Vol. II
No. 13.



Friday
27th June, 1952

HYDERABAD LEGISLATIVE ASSEMBLY DEBATES

Official Report

CONTENTS

Price : Eight Annas

GOVERNMENT PRESS
HYDERABAD-DN.
1953

HYDERABAD LEGISLATIVE ASSEMBLY

FRIDAY, 27TH JUNE, 1952

(Thirteenth day of the Second Session)

The Assembly met at Two of the Clock

[Mr Speaker in the Chair]

Starred Questions and Answers

Mr. Speaker Let us take up questions

Appointments

*100 *Shri G Hanumanth Rao* (Mulug): Will the hon. the Chief Minister be pleased to state ·—

(*a*) Whether any non-mulkies have been appointed permanently in Government service after Police Action on posts (other than those advertised by Public Service Commission) ?

(*b*) If so, the number so employed, with their names, qualifications, and the States from which they have been taken

(*c*) The reasons for such appointments

The Chief Minister (Shri B Ramkrishna Rao) With regard to (*a*) A list has been prepared and has been placed on the table of the House As the list happens to be a long one, it is not easy for me to mention all the names or give the number and hence the list has been placed on the table of the House The names of the persons and also the States from which they were recruited and their qualifications have also been given With regard to the reasons for their appointment, in most of the cases exemptions from Mulki-bar were given on account of the introduction of the regional languages as the media of instruction in schools. Qualified hands were not available locally Similarly in the Technical and Vocational Education Department, certain Headmasters and technical teachers had to be appointed from among non-mulkies, as suitably qualified technical personnel with requisite practical experience could not be found among Mulkies. This is the reason with regard to the 44 people who were

recruited in the Office of the Director of Public Instruction, and the 40 people who were recruited in the Office of the Special Officer for Technical Education. In the list that has been supplied, certain reasons have been given as to why to those particular posts, non-mulkies were appointed. I will refer the hon Member who has put the question to the list which has been prepared and I shall, if necessary, supply him with the list

Shri V. D Deshpande (Ippaguda) Atleast the House may be informed as to how many outsiders have been taken in each Department It might be difficult to read the names as such, but hon the Chief Minister may give the total number, as he has done in the case of the Education Department. If an idea is given, it may help us to understand the situation

Shri B Ramkrishna Rao I can state for the information of the House that the following non-Mulkies were appointed :

	Department	*No.*
1	Director of Public Instruction	44
2	Special Officer, Dept. of Technical and Vocational Education	40
3	Curator, Asafia State Library	1
4.	Labour Department	2
5.	Public Works Department	1
6	Supply Department	5
7.	Fisheries Department	2
8.	Commerce & Industries Department	4
9.	Agricultural Department	124
10.	Road Transport Department	3
11.	Information & Public Relations Department	2
12	Judicial Department	7
13.	Jail Department	5
14	Revenue Department	42
15	Police Department	4,981

Shri Pratapa Reddy (Wanaparthy) : If suitable persons were not available locally, could not non-mulkies be appointed only on a temporary basis ?

Shri B. Ramkrishna Rao · I can assure the House that the appointment of non-mulkies in such large numbers has taken place as a result of the unsettled conditions soon after Police Action. A large number of Policemen were recruited to the Police Department from among non-mulkies under the stress of circumstances,

So far as the other Departments are concerned the Education Department adopted a policy of changing the media of instruction from Urdu to the regional languages, namely Telugu, Marathi and Kanarese A large number of teachers who knew the regional languages sufficiently well to discharge their duties were required It was not possible, for the primary implementation of this policy, to recruit sufficient number of local people, who were fit to discharge their duties. It is true that many local people, who were found to be fit, were also recruited, but as the required number was not obtainable locally, recourse had to be had to the appointment of non-mulkies.

Similarly, in the Agricultural Department also, lots of Agricultural Assistants and others had to be recruited from outside, because locally qualified people were not obtainable. As I already said, in the Police Department recruitment was done under the stress of circumstances and as a new constabulary had to be created, lots of people from the neighbouring province of Madras and few other people from other provinces had to be recruited A little over 3 thousand—3,111—persons have been recruited from Madras State I can assure the House that attempts have always been made and are even now being made, wherever possible, to see that persons who were appointed on temporary posts, unless their services are necessary, are being replaced by persons who are qualified and efficient Mulkies. But the same is not the case with the others, because once having appointed them permanently, it is probably difficult to discharge them simply because they were non-mulkies. In most cases exemption from Mulki-bar have already been obtained, because it was necessary to do so at the time of their appointments. Their appointments having thus been regularised, it would not be possible to think of discharging them from the Service or otherwise reducing their service securites.

شری بھگونت راؤ گاڑھے (عبڑ) - یہ جو تقررات کئے گئے ہیں کیا وہ ابتدائی طور پر کئے گئے ہیں یا جدید تقررات کئے گئے ہیں ؟ دوسرے پراونیسس سے باہر کے ملازمین کو کنٹراکٹ کے طور پر لیا گیا ہے یا انکے جدید تقررات ہوئے ہیں ؟

شری بی - رام کشن راؤ - یہ جدید تقررات ہیں -

شری رنگ راؤ دیشمکھ (گنگا کھیڑ) - یہ جو اپائنٹ منٹس ہوئے ہیں کیا وہ پورے کے پورے ٹمپرری (Temporary) ہیں یا پرمنٹ (Permanent) اگر پرمنٹ ہیں تو کتنے اور ٹمپرری ہیں تو کتنے ؟

شری بی ۔ رام کشن راؤ ۔ اسوقت میرے پاس تعداد نہیں ہے تاکہ میں یہ بتلا سکوں کہ ٹمپری جائدادوں پر کتنے لوگ مامور ہیں ۔ لیکن میں عام طور پر جواب دے سکتا ہوں ۔ مثلاً یہ کہ پولیس میں جو لوگ چار ہزار سے زائد کی تعداد میں بھرتی کئے گئے ہیں وہ کانسٹبلوں کی حیثیت سے بھرتی کئے گئے ہیں ۔ وہ پرمننٹ بیسس پر ہیں ۔ اسطرح اگریکلچرل اور ایجوکیشنل ڈپارٹمنٹ میں جن لوگوں کا تقرر ہوا ہے وہ بھی پرمننٹ بیسس پر ہوا ہے ۔ وہ جائدادیں جن پر انکا تقرر ہوا ہے ٹمپری نہیں ہیں ۔ ہوسکتا ہے کہ انکا تقرر پہلے ٹمپری طور پر کیا گیا ہو اور بعد میں انکو مستقل کردیا گیا ہو ۔ ابھی کوئی ممبر بھی ہاؤس کو نہیں بتاسکتا کہ کسی جائدادیں ٹمپری ہیں ۔ اگر ٹمپری جائدادیں ہونگی بھی تو بہت کم ہونگی ۔

شریمتی شاہجہاں بیگم (پرگی) ۔ کیا دوسرے پراونسس کے لوگ حیدرآبادیوں کو کام پر لینے کیلئے تیار ہیں ؟

شری بی ۔ رام کشن راؤ ۔ اب ہائیسٹ سرویسس (Highest Services) جتنی ہیں مثلاً آئی ۔ اے ۔ ایس ۔ انکے امتحانات آل انڈیا بیسس (All India Basis) پر ہوتے ہیں ۔ حیدرآباد کے کینڈیڈیٹ بھی ان میں شریک ہوتے ہیں ۔ آئی ۔ اے ۔ ایس کی طرح آئی ۔ پی ۔ ایس کے بھی امتحانات آل انڈیا بیسس پر ہوتے ہیں ۔ نیا طریقہ یہ ہے کہ ہر اسٹیٹ کا کوٹہ الاٹ (Allot) ہوتا ہے اور اس میں جو لوگ کامیاب ہوجاتے ہیں وہ لوگ جن پراونسس سے آتے ہیں عام طور پر وہی پراونس چوز (Choose) کرتے ہیں ۔

شری وی ۔ ڈی ۔ دیشپانڈے (اپا گوڑہ) ریونیو ڈپارٹمنٹ میں جو باہر کے لوگ لئے گئے ہیں کیا وہ کسی خاص غرض کے تحت لئے گئے ہیں ؟

شری بی ۔ رام کشن راؤ ۔ وہ نان گزیٹیڈ سرویسز کے لوگ ہیں جن میں اسٹور اور کلرکس شامل ہیں اور جن کا سول اڈمنسٹریٹر نے تقرر کیا تھا جبکہ وہ یہاں تھے ۔ گورنمنٹ نے انکو اگریمنٹس دیا گیا ۔ اسلئے انہیں تنخواہیں بھی بعد میں ملیں ۔ ان ۲۴ آدمیوں میں جنکا کہ تقرر ہوا ہے ۱۵۰ ۔ کلرکس ہیں ۱۰۰ ۔ گرداور ہیں اور کچھ اسٹور ہیں ۔

شری بھگونت راؤ گاڑھے ۔ پولس ڈپارٹمنٹ میں جن لوگوں کا تقرر ہوا ہے وہ کس قسم کا تقرر ہے ؟ کیا انہیں یہاں ہائیر گریڈس پر لیا گیا ہے یا اسی پر جس میں وہ پہلے تھے ؟

شری جے ۔ بی ۔ متیال راؤ (سکندرآباد ۔ محفوظ) ۔ اگر جنرل طور پر بتلادیں تو اچھا ہے ۔

شری بی ۔ رام کشن راؤ ۔ پہلے میں آنریبل ممبر کو ڈپارٹمنٹ وائیس (Department-wise) جواب دونگا ۔ پولس کی حد تک بعد میں کہونگا ۔ اگریکلچر ڈپارٹمنٹ میں ۶۰ اگریکلچرل اسسٹنٹس ہیں اور ۱۲ ٹکنیکل اسٹاف کے لوگ ہیں ۔ ۵۲ فیلڈ مین کی حیثیت سے اپائینٹ کئے گئے ہیں ۔ انکی تفصیل بھی الگ ہے ۔ پولس کی حد تک میں یہ کہونگا کہ اس

ڈپارٹمنٹ میں (۱۹۹۴) تقررات ہوئے - انکے ناموں کی تفصیل پیش کلائی گئی ہے- اسوجہ سے کہ یہ تعداد بہت بڑی ہوجاتی ہے - ان میں مدراس سے (۳۱۱) - بمبئی پراسس سے (۱۴۸۱) ، اتر پردیش سے (۱۳) ، مدھیہ پردیش سے (۲۵) ، میسور سے (۳۵) ، کورگ سے (۸)، پنجاب سے (۲) ، ایسٹ پنجاب سے (۴) ، جوناگڑھ سے (۲) اور ایک رفیوجی بھی لئے گئے تھے - ۴۶ ادمی ہیں جن کے بارے میں تفصیل اسوقت نہیں ہے - ان میں سے ۱۳ گریجوئیٹس ہیں ، ۶ انٹر ہیں ، ۹۶ میٹرک پاس شدہ ہیں اور نان میٹرک (۴۰۷) ہیں- ظاہر ہے کہ یہ کانسٹبلس ہیں - ان کوالیفائیڈ (۳۹۹) ہیں - جن کے کوالیفیکیشنس کے بارے میں ہمارے پاس ریکارڈ نہیں ہے انکی تعداد (۴۸۷) ہے - جیسا کہ میں نے بتایا پولس ایکشن کے بعد اسکی ضرورت محسوس ہوئی کہ ملکی رولس کو ریلاکس (Relax) کیا جائے اور اسکے بیسس پر رکروٹمنٹ ہوا -

شریمتی معصومہ بیگم (شاہ علی بنڈہ) - آرمی جو ڈسبانڈ کیگئی ہے کیا اس کے علحدہ شدہ لوگوں کو نہیں لیا جاسکتا تھا ؟ کیا اس سے ان امپلائمنٹ کا مسئلہ بھی بڑی حد تک حل نہیں ہوسکتا تھا ؟

شری بی - رام کشن راؤ - اگر باہر سے لئے ہوئے لوگوں کو علحدہ کردیا جائے تو اس صورت میں بھی تو ان امپلائیمنٹ کا سوال پیدا ہوتا ہے -

شری جے - متیال راؤ - کیا انہیں انکے اسٹیٹس کو واپس نہیں کیا جاسکتا ؟

شری بی - رام کشن راؤ - وہ پہلے اسٹیٹ کے ملازم تو نہیں تھے - یہاں انکا فریش اپائینٹمنٹ (Fresh Appointment) ہوا ہے - وہ خانگی طور پر آئے ہیں -

شری بی - ڈی - دیشمکھ (بھوکردن - عام) - کیا باہر سے پیونس (Peons) بھی لئے گئے ہیں ؟

شری بی - رام کشن راؤ - سب لوگوں کی تعداد بتلائی جاچکی ہے -

श्री. लक्ष्मीनिवास गनेरीवाल (नाराशणपेठ) – क्या अग्रिकल्चर डिपार्टमट के लिये हैद्राबाद में फील्डमेन दस्तियाब नही हो सकते थे ?

شری بی - رام کشن راو - ڈپارٹمنٹ جو کوالیفیکیشن چاہتا تھا ویسے نہ ملنے کی وجہ سے ڈپارٹمنٹ نے ان لوگوں کو مقرر کیا -

شری جے - متیال راؤ - کیا گورنمنٹ نے اس سلسلے میں رسٹرکشن (Restriction) عائید نہیں کیا تھا ؟

شری بی - رام کشن راؤ - گورنمنٹ نے درخواستیں مانگی تھیں - ایسے صرف دیں آدمی دستیاب ہوسکے - باقی لوگ دستیاب نہ ہونیکی وجہ سے انہیں لیا گیا -

شری اے - راج ریڈی (سلطان آباد) - دیہاتوں میں جو پنڈت وغیرہ پڑھے لکھے لوگ ھیں انکی حقیقت کر کے اور انہیں ٹرینگ دیکر تعلیمات میں ابزارب (Absorb) کرنے کا گورنمنٹ کا کیا کوئی ارادہ ھے ؟

شری بی - رام کشن راؤ - تعلیمات میں وھاں کے رولس کے لحاظ سے تقررات ھوتے ھیں - اگر وہ کوالیفائڈ لوگ ھوں تو انکے لئے موقع ھے - لیکن پنڈتوں کے بارے میں اتنک حکومت کی طرف سے رولس نہیں بنائے گئے ھیں کہ انہیں پنڈتوں کی حیثیت سے آرڈنری اسکولس اور ھائی اسکولس میں مقرر کیا جائے -

STATEMENT SHOWING APPOINTMENT OF NON-MULKIES
(OTHER THAN THOSE WHO APPLIED FOR POSTS ADVERTISED BY THE PUBLIC SERVICE COMMISSION) IN GOVERNMENT SERVICE PERMANENTLY AFTER THE POLICE ACTION

EDUCATION DEPARTMENT

Sl. No	Name of the candidates (Non-Mulkies) employed after Police Action	Qualifications of the Candidates	The States from which they have been recruited	Reasons for giving them Mulki exemption
1	2	3	4	5
		Office of the Director of Public Instruction		
1	Mrs Olıva P Hemalatha	B A, B ED	Madras	In most of the cases exemption from Mulki-bar was given on account of the introduction of the regional languages as the media of instruction in schools and as qualified hands were not available locally Similarly in the Technical and Vocational Department certain Head-masters and Technical Teachers had to be appointed from among non-mulkies on account of dearth locally of suitably qualified technical personnel with requisite practical experience.
2	,, Vimla Devi	B A, B ED	do	
3	Miss Chandra Leela Vandanam	B A, B ED	do	
4	Any Bhushanam Som	B A, B T	East Bengal	
5	S Yogananarsimhachari	B Sc	Mysore	
6	Krishna Devraj	M A LL B	Madras	
7.	P V Subba Rao	M A	do	
8	H N L Shastri	B A, B ED	do	
9	P Raghavachari	B A, B ED	do	
10.	Miss K M Pushpabai	B A	do	
11	Miss Enid Aranha	F A	Mysore	
12	Miss Ranganayaki	B A, B ED	Madras	
13	Guru Raj Rao	B A, B T	Mysore	
14.	Mr Ramachander Rao	B A, B ED	Madras	
15.	Miss D Papamma	Mid Trd	do	
16	Mrs Somayajulu	M Sc	do	
17	Mortin Luther	B A., B ED	do	
18.	Viswanathan	M Sc	do	

19.	A Gupta	B A B, ED	do
20.	D. Erukalayya	B A	do
21.	Miss Sundaramma	B A	do
22	T. Purnachander Rao	B Sc	do
23.	Krishna Murthy	B A, B ED	do
24.	Miss P Launa Deva Prakasam	B A, B ED.	do
25.	Miss Diana J Robin	B A	do
26.	K Mahalkhar	B Sc	Bombay
27.	K Gundu Rao	B Sc.	Mysore
28.	G Sreenivasan	B A	Mysore
29.	Miss Vidyaji Ganekar	B A	Bombay
30	T Sudarshan	B A, L T	Madras
31.	Yellapragada Narayan Sharma	M. A	do
32.	T. Anasuya	B A, B ED.	do
33	Pogul Shingarao	B Sc, B A	do
34.	A N Krishna Murthy	B Sc	Mysore
35.	B N .Doraiswamy	B Sc	do
36.	K. S. Ranganatha Chary	B Sc.	do
37.	S Narasimha Chary	B Sc.	Madras
38.	P N Vijayam	M A, B T.	do
39.	Miss Visnava Botla K Durga	B Sc, B ED	do
40.	Miss Saraswathi Devi	B A, B ED	do
41	Miss T Vijaya Prakasham	B A	do
42.	M. Sreenivasa Rao	B A.	do
43	Miss Laxmi Devi	B A	do
44.	A. N. Gupta	B A.	do

OFFICE OF THE SPECIAL OFFICER, DEPT OF TECH & VOC EDUCATION

45.	Mr. H. K. Seshgiri Rao	S S L C (Bangalore), L M E. (Bangalore),	Mysore
46.	Mr M. Seetarama Iyengar	S S L. C. (Mysore), L E E. (Bangalore),	Mysore

STATEMENT SHOWING APPOINTMENT OF NON-MULKIES (OTHER THAN THOSE WHO APPLIED FOR POSTS ADVERTISED BY THE PUBLIC SERVICE COMMISSION) IN GOVERNMENT SERVICE PERMANENTLY AFTER THE POLICE ACTION

Sl No.	Name of the candidates (Non-Mulkies) employed after Police Action	Qualifications of the Candidates	The State from which they have been recruited	Reasons for giving them Mulki exemption
1	2	3	4	5
47.	Mr K. Kameshwar Rao	S S L C (Madras), L M. E. (Madras),	Madras (Resigned)	
48.	,, M. B. Khanna ..	Matric (Punjab), L. E. E. (Banaras),	N W F. (Resigned)	
49	,, B C Kesva Murthy	S S L C (Mysore) L. E E. (Bangalore),	Mysore,	
50.	,, P. S. Arunachala Sastry	S S L C (Vellore) L M E. (Madras)	Madras	
51	,, K. Lakshmi Narsimhan	S S L C (Madras), L E E (Madras)	Madras	
52.	,, P K Raghavandra Rao	L. E. E (Madras)	do	
53.	,, S. Partha Sarthy	S S L C (Cuddapah), L M E (Coimbatore)	do	
54.	,, S Rajgopalan	S S L C (Coimbatore), L M E (Madras)	do	
55.	,, K. V Mahalingam	S S L C (Madras), L E E (Madras)	do	

56.	,, R K Dole	Matric (Poona), L. M. E (Poona)	Bombay
57.	,, B. J. Thirtha Rao	S S L C (Bangalore), L M E. (Bangalore)	Mysore
58.	,, V. Krishna Mitra	S. S L C. (Rajahmundry), L E. E Madras	(Madras)
59.	,, N. C R Charylu	S. S L C (Madras) L E E (Madras)	do
60.	,, R G. Narkhade	Inertmediate (Amraoti), D E E (Baroda)	Madhya Pradesh
61.	,, S S Yavagal	Matric (Bombay), L M E E (Bombay)	Bombay
62.	,, S. Venkata Chary	S. S L C (Andhra), L M E (Madras)	Madras
63.	,, Vasudeo Bal Gadre	L M E, L E E	Sowrashtra
64	,, G. Satyanarayana	B Sc. (Electrical & Mechanical Engineering Banaras)	Madras
65.	,, I K Badiger	Elementary & Intermediate grade drawing, Bombay	Madras
66.	,, G. Gopalan Nair	Matric, Electroplating Certificate from Instrument Mechanics Training Centre, Madras	Travancore
67.	,, P Chachu	Up to S S L C, Electroplating Certificate from Instrument Mechanics Training Centre, Madras	Madras
68.	,, S. R Srinivasan	B. Com (Madras)	do
69	,, B R Bhoraskar	M A (Agra), B Com (Agra)	Madhya Pradesh
70.	,, Basudeo Balwant Benodikar	M A (Nagpur), (B T Nagpur—Marathi and Geography	do

STATEMENT SHOWING APPOINTMENT OF NON-MULKIES (OTHER THAN THOSE WHO APPLIED FOR POSTS ADVERTISED BY THE PUBLIC SERVICE COMMISSION) IN GOVERNMENT SERVICE PERMANENTLY AFTER THE POLICE ACTION

Srl No	Name of the candidates (Non-Mulkies) employed after Police Action	Qualifications of the Candidates	The State from which they have been recruited	Reasons for giving them Mulki exemption
1	2	3	4	5
71.	Mr. V. T Bhelande ..	..M A (Poona), M ED (Poona)	Bombay	
72.	„ Galli Narayan Rao	..B. A & B ED (Madras) (Geography)	Madras	
73.	„ Saba Singh ..	..B. Sc (Agri) (Amritsar)	West Punjab	
74	„ N. B Kulkarni ..	.B Sc (Agri) (Bombay)	Bombay	
75.	„ A N Channappa Gouder	.B Sc (Agri) (Karnatak)	do	
76.	„ T. Ramaswamy	.Middle Certificate in Rattan Work, C T I	Mysore	
77.	Miss Anna P. Ommon	..B Sc (Home Science), Madras	Travancore	
78.	Mrs. Pramila Sarathy	..Intermediate, Home Science & Teacher's Training Diploma, Lady Irwin College, New Delhi	Madras	
79.	Mr Samuel Clement	Middle Certificate in Carpentry, Govt. Industrial School, Bellary	Madras	

80.	" G Gadilingappa	Middle Certificate in Carpentry & Cabinet Making, Govt. Industrial School, Bellary	do	
81.	" K K. Mane	Middle Certificate in Leather work, Govt Leather Working School, Bandra, Bombay	Bombay	
82.	" S. V Panduranga Rao	S S L C Certificate in Tailoring & Dress Making, C T I (Mysore)	Mysore	
83.	" T. Subbiah	V Form Certificate in Leather work, Leather Trades Institute, Madras	Madras	
84.	" V. S. Bhole	Inter (Science) (Banaras) Diploma in Electrical Engineering, Baroda	Madhya Pradesh	

OFFICE OF THE CURATOR ASAFIYAH STATE LIBRARY

1.	Mr Bhaganagarapu Subba Rao	Intermediate (Andhra University), Studied for B A (Hons) in Nizam College, Hyderabad-Dn	Vizianagram (Andhra Desa)	

LABOUR DEPARTMNET

1.	Mr. N T Neemkanth	Graduate with Shorthand, Typewriting and Accountancy qualifications	Mysore	These two persons come under the general exemption granted by Government for Stenos
2.	" A. S. Arunachallam	Matric, Shorthand and Typewriting qualifications	Madras	

PUBLIC WORKS DEPARTMENT

1.	Mr. V P K Nair	Matriculate (Madras) Diploma holder in Survey	Orissa State	Appointed as a Supervisor because his experience in project works

STATEMENT SHOWING APPOINTMENT OF NON-MULKIES (OTHER THAN THOSE WHO APPLIED FOR POSTS ADVERTISED BY THE PUBLIC SERVICE COMMISSION) IN GOVERNMENT SERVICE PERMANENTLY AFTER THE POLICE ACTION

Srl. No.	Name of the candidates (Non-Mulkies) employed after Police Action.	Qualification of the Candidates	The State from which they have been recruited	Reasons for giving them Mulki exemption
1	2	3	4	5
		SUPPLY DEPARTMENT		
1.	Mr. V. K. Eradi	B Sc , L T M.	Madras	High Technical qualifications and experience in Taxtile Work.
2.	„ Gopal Krishna	B A (Hons)	Mardas	High academic qualifications.
3.	„ M V. Menon	Matric	West Pakistan	Displaced person having requisite qualifications
4.	„ Devender Singh	do	do	do
5.	Shrimati Krishna Kumari	do	do	do
		FISHERIES DEPARTMENT		
1.	Mr. H. Krishna Rao	B.Sc (Hons)	Mysore	The Posts of Inspectors were advertised on All-India basis and the applicants were interviewed and selected by

2.	„ V.C. Badamı	B.Sc	Mysore	the Board comprısing of the Secretary, Rural Reconstruction Department, Fısheries Advıser to the Hyderabad Government, and the Fısheries Officer
		Commerce & Industries Department		
1.	Mr. B R. Ramaswamy Iyengar	S S L C, Mysore, Shorthand, Junior grade, Govt of Mysore, etc	Mysore	Exempted from Mulkı-bar owıng to the dearth of Mulkı-Stenos
2.	„ Indra Kıshore Kacher	M.Sc (Lucknow)	Uttar Pradash	Nos 2 & 3 posts were advertised and selected by the Committee consisting of the Minister, Commerce & Industries, Srı J C Ghosh, Dr Razıuddın Sıddıquı and the Director, Central Laboratories
3.	„ Mr. A Rahman	B Sc. (Alıg), A.I I Sc (Bangalore)	do	
4.	Mr. Chandrasekhar	Matrıculate	Madras	5 years' experience ın Indian Electric and Mechanical Engineering Corps
		Agriculture Department		
1.	Mr. N. Chandriah Naıdu, Agricultural Asst.	B.Sc (Ag),	Madras	Paucıty of Technıcal personnel and Agricultural Graduates.
2.	„ K. Pattabhi Rama Reddy, Plant Pathological Asst.	B Sc. (Ag)	do	do
3.	„ V Purnachandar Rao, Agricultural Asst	B.Sc. (Ag) B Sc,	do	do

STATEMENT SHOWING APPOINTMENT OF NON-MULKIES (OTHER THAN THOSE WHO APPLIED FOR POSTS ADVERTISED BY THE PUBLIC SERVICE COMMISSION) IN GOVERNMENT SERVICE PERMANENTLY AFTER THE POLICE ACTION

AGRICULTURE DEPARTMENT

Srl. No.	Name of the candidates (Non-Mulkies) employed after Police Action	Qualifications of the Candidates	The State from which they have been recruited	Reasons for giving them Mulki exemption
1	2	3	4	5
4	Mr. K. Sitaram Rao, Botanical Assistant (Rice).	B.Sc. (Ag.)	Madras	Paucity of Technical personnel and Agriculture Graduates
5.	,, M S n lerraman, Statistical Assistant.	B Sc (Ag)	do	do
6.	,, G Satyanarayan Swami, Taccavi Assistant	B Sc , B Sc (Ag)	do	do
7.	,, K Ramiah, Sr. Crop Survey Asstt.	B A , B Sc (Ag)	do	do
8	,, K V Krishna Murthy, Agricultural Assistant	B Sc (Ag)	do	do
9.	,, I. Reddy Babu, Agricultural Assistant	B Sc (Ag)	do	do
10.	,, S Sri Ram Murthy, Farm Superintendent	B Sc (Ag)	do	do
11.	,, V V. Suryanarayana Murthy, Rice Research Asstt.	B Sc , B Sc (Ag.)	do	do

12.	,,	R Shri Ram Murthy, Horticultural Asstt.	B Sc (Ag)	do	do
13	,,	B Suryanarayan, Agricultural Assistant	B Sc (Ag)	do	do
14	,,	K. Chakrapani, Plant Protection Assistant	B Sc (Ag)	do	do
15.	,,	G V Ramurthy, Castor Assistant, (Oilseeds Specialist)	B A, B Sc (Ag)	do	do
16.	Shri	K Rama Subbiah Plant Protection	B Sc (Ag)	do	do
17	,,	D R Kulkarni, Agricultural Assistant	B Sc (Ag) Hon	Bombay	do
18.	,,	G V Appa Rao, Agricultural Assistant	B Sc (Ag)	Madras	do
19.	,,	A V Krishnanandam, Agricultural Assistant	B Sc (Ag)	do	do
20.	,,	C Panduranga Ranga Rao, Agricultural Assistant	B Sc (Ag)	do	do
21.	,,	Nagi Reddy, (Cake Assistant)	B Sc. (Ag)	do	do
22	,,	V Krishna Mohan Agricultural Assistant	B Sc (Ag.)	do	do
23.	,,	N. Ganga Prasada Rao St Res Asst Kumpta Cotton Scheme	B Sc (Ag)	do	do
24	,,	D V Subba Rao, Agricultural Assistants (Mycology)	B Sc (Ag)	do	do
25.	,,	R. Narayana Rao, Agricultural Assistant.	.. B Sc. (Ag)	do	do

STATEMENT SHOWING APPOINTMENT OF NON-MULKIES (OTHERS THAN THOSE WHO APPLIED FOR POSTS ADVERTISED BY THE PUBLIC SERVICE COMMISSION) IN GOVERNMENT SERVICE PERMANENTLY AFTER THE POLICE ACTION

AGRICULTURE DEPARTMENT

Srl. No.	Name of the candidates (Non-Mulkis) employed after Police Action	Qualifications of the Candidates	The State from which they have been recruited	Reasons for giving them Mulki exemption
1	2	3	4	5
26.	Mr. C Vedanttam Agricultural Assistant	B Sc (Ag)	Madras	Paucity of Technical Personnel and Agricultural Graduates
27.	„ A. Karunakar Rao, Agr. Asst in Chemesty sect	B.A ,B Sc (Ag)	do	do
28.	„ M Krishna Moorthy Agricultural Assistant	B Sc (Ag)	do	do
29.	„ D S. Sapre, Agricultural Assistant	B Sc (Ag)	Bombay	do
30.	„ K Anjaneyulu Plant Protection Asstt	B Sc (Ag)	Madras	do
31.	„ B H Krishna Moorthy, Entomological Assistant.	B Sc (Ag)	do	do
32	„ Y B. Joshi Agricultural Assistant	B Sc (Ag)	Bombay	do
33	„ P H. Krishna Murthy Agricultural Assistant	B A , B Sc (Ag)	Madras	do

34.	,,	M. Gopinath, Horticultural Assistant	B Sc (Ag.)	do	do
35.	,,	A S Ramchandra Moorthy Agricultural Assistant	B Sc. (Ag)	do	do
36.	,,	B. Ranganath Rao Agricultural Assistant.	B.Sc B Sc , (Ag)	. Mysore	do
37.	,,	S Purushottam Agricultural Assistant	B Sc (Ag)	Madras	do
38.	,,	K G. Verghese Graduate Assistant to Cotton Breeder	B Sc (Ag)	do	do
39	,,	C. Sitapathi Rao Agricultural Assistant	B Sc (Ag)	do	do
40	,,	T. V Ratnakar Rao Agricultural Assistant	B Sc (Ag)	do	do
41	,,	B Kondiah Agricultural Assistant	B Sc (Ag)	do	do
42.	,,	J D Patill Agricultural Assistant	B Sc (Ag)	Bombay	do
43.	,,	V. Srinivas Rao Agricultural Assistant	B Sc (Ag)	Madras	do
44.	,,	G V. Reddiah Agricultural Assistant	B Sc (Ag)	do	do
45.	,,	S. Narayan, Rice Res Assistant	B Sc. (Ag.)	do	do
46.	,,	S Dorai Agricultural Assistant	B Sc (Ag)	.. Travancore	do
47.	,,	J. N Kapadnis Asstt Farm Superintendent	B Sc (Ag)	Bombay	do
48.	Shri	N. P. Jagirdar Crop Competition Asstt.	B. Sc (Ag).	Bombay	do

STATEMENT SHOWING APPOINTMENT OF NON-MULKIES (OTHER THAN THOSE WHO APPLIED FOR POSTS ADVERTISED BY THE PUBLIC SERVICE COMMISSION) IN GOVERNMENT SERVICE PERMANENTLY AFTER THE POLICE ACTION

AGRICULTURE DEPARTMENT

Srl. No.	Name of the candidates (Non-Mulkies) employed after Police Action	Qualifications of the Candidates	The State from which they have been recruited	Reasons for giving them Mulki exemption
1	2	3	4	5
49.	Mr. N. K Chitnavis Asst Bio-Chemist	B. Sc (Ag)	Bombay	Paucity of Agricultural personnel and Agricultural graduates
50.	„ H N. Sonane Botanical Assistant	B Sc (Ag)	do	do
51.	„ K R. Gopal Krishna Agrl Asst Chem Section.	B Sc , B Sc (Ag).	Mysore	do
52.	„ M. T Gurbaxani Farm Superintendent	B Sc (Ag).	Hyderabad (Sindh)	do
53.	„ D C Warke, Agricultural Assistant	B Sc (Ag)	Bombay	do
54.	„ G M Gaidhani, Agricultural Assistant	B Sc (Ag)	do	do
55.	„ V. L Narsimha Rao, Agricultural Assistant	M. Sc (Ag)	Madras	do
56.	„ S D Nimkar, Sr. Res Asst, Kupta Cotton Scheme	B. Sc (Ag)	Madhya Predesh	do

57.	,,	G S. Shekar, Jr. Research Assistant	B. Sc (Ag)	do	do
58.	,,	N. L Jategaonkar, Crop Competition Asst	B. Sc (Ag)	Bombay	do
59.	,,	M. D A. Raju, Agricultural Assistant in Entomology Section	. B Sc (Ag)	Madras	do
60.	,,	T Suryanarayana Murthy Plants Protection Assistant	B. Sc (Ag)	do	do
61.	,,	P. D Chitre, Geologist (200-400)	. B Sc (Geology as one of the sub.)	Bombay	do
62.	,,	K. C Ghosh Head Driller (200-400)	Studied up to Matriculation (24 years experience in various firms)	Benaras (Uttar Pradesh)	
63.	,,	Sulaman Khan, Head Driller	.. Failed Matric (18 years experience in Well Drilling)	Mysore	do
64.	,,	Harbanslal Bhnanate, Head Driller	.. Inter Science, Diploma Holder in Drilling	Bombay	
65.	,,	P. Chaturvedi, Head Driller	Diploma Holder in Electrical Mechanical Engineering Qualified as Driller	Bombay	do
66.	,,	Narsimha Murthy, Head Driller	. Diploma holder in Mining	Bombay	do
67.	,,	V. R Menon, Mechanical Supervisor	. Intermediate (Madras)	Madras	do
68.	,,	R. B. S Somayajlu, Mechanical Supervisor	. First Class Diploma in Mechanical Engineering	do	do
69.	,,	N G Krishnaswamy, Mechanical Supervisor	. Passed School Final, Coimbatore	Madras	do
70.	,,	C. G Muttappa, Assistant Mechanical Supervisor	.. S. S. L C Diploma in Automobile Engineering ,	do	do

STATEMENT SHOWING APPOINTMENT OF NON-MULKIES (OTHERS THAN THOSE WHO APPLIED FOR POSTS ADVERTISED BY THE PUBLIC SERVICE COMMISSION) IN GOVERNMENT SERVICE PERMANENTLY AFTER THE POLICE ACTION

AGRICULTURE DEPARTMENT

Srl. No.	Name of the candidates (Non-Mulkies) employed after Police Action	Qualifications of the candidates	The State from which they have been recruited	Reasons for giving them Mulki exemption
1	2	3	4	5
71.	Mr. V M. Ramesh Asst. Mechanical Supervisor	S. S L C , Automobile Servicing Course	Bombay	Paucity of Technical personnal and Agricultural graduates
72.	„ C. C Raghavan Nambiar, Asst Mechanical Supervisor	. S S L C (five years Mechanical Engineering Course)	do	do
		NON-GAZETTED		
73.	Shri K. G. Krishna Murthy Fieldman.	S S L C	West Godavari District	In view of experience & Technical qualifications
74.	„ Kumaran Nair „	L. (Ag)	Travancore	do
75.	„ B. Baliah „	S.S L C	Guntur	do
76.	„ A. Seshanna „	Studied up to S S L C	Kurnool	do

77.	,, K . Narsimha Rao ,,	S S L C	do	do
78	,, Sampat Nagu Aglawe ,,	Passed 3rd Standard and Marati VIIth standard	Bombay	do
79.	,, S B Chopde ,,	Passed 7th Standard	do	do
80	,, Chintaman Tukaram Bhavasker ,,	Passed 3rd Form and Marathi 7th Standard	do	do
81.	,, B H Deoley ,,	Studied up to Matric	do	do
82	,, U Kishan Dehipale ,,	P S L C	do	do
83.	,, Hanuman Baghwan Goud. ,,	Passed 3rd Form and Vernacular Final Exam	do	do
84.	,, Pandurang Govind Rao Chowhan ,,	Non-Matric	do	do
85.	,, Hilal Sing Dhan Singh Rajput.	Up to Matric	do	do
86.	,, R K Jug Rajput	Up to 4th Standard (Now 8th)	do	do
87.	,, Prabhakar Skaharam Kulkarni ,,	Passed Middle	do	do
88	,, S B Kulkarni ,,	Studied up to Matric Passed P S L C	do	do
89.	,, V.B. Kulkarni ,,	Up to English 4th Standard (8th Standard)	do	do
90.	,, G B Kumtekar ,,	Passed S L C	do	do
91	,, Surjuddin Nizamu-ddin Kazi	Passed 6th Form	do	do
92.	,, Sukdev ManikKole	Passed Middle	C.P	do
93.	,, S. L. Mulge ,,	Passed Matriculation	Bombay	do

STATEMENT SHOWING APPOINTMENT OF NON-MULKIES (OTHER THAN THOSE WHO APPLIED FOR POSTS ADVERTISED BY THE PUBLIC SERVICE COMMISSION) IN GOVERNMENT SERVICE PERMANENTLY AFTER THE POLICE ACTION

AGRICULTURE DEPARTMENT

Srl No.	Name of the candidates (Non-Mulki s) employed after Police Action	Qualifications of the Candidates	The State from which they have been recruited	Reasons for giving them Mulki exemption
1	2	3	4	5
94.	Mr M P. Mahimane Fieldman	Passed 4th Form	Bombay	In view of experience & Technical Qualification
95.	„ Dhanji Dhondu Mahajen „	Passed 3rd Form	C P.	do
96.	„ Sivapathi Tukaram „	Passed 4th Form and Vernacular Final	do	do
97.	„ M. M Lukde „	Passed Vernacular Final and studied up to English 4th Standard	Bombay	do
98.	„ S. D Kakde „	Passed Vernacular Final and studied 7th Standard	do	do
99.	„ Vasant Kayaji Nemade „	Passed Vernacular Final studied up to 5th Standard	C P	do
100.	„ Neelkant Dhondu Patel „	Passed 3rd Standartd and Marathi 7th	do	do
101.	„ Nachu Sapdu Patil „	Passed 3rd Standard and Marathi 7th	do	do
102.	„ Govind Shivram Pansre „	Pased P.S C Examination	Bombay	do

103.	„	M. Joshi	„	Passed 7th Standard & Marathi 7th	do	do
104.	„	C. B. Chandargi	„	Studied Matric with Agriculture	do	do
105.	„	S. K. Desai	„	Studied up to Matric	do	do
106.	„	S. K Khadkole	„	Passed P.S L C.	do	do
107.	„	B C Kulkarni	„	Passed Middle	do	do
108.	„	Ramchander Mahadeo Ghalgi	„	Passed Vernacular Final and studied up to pre-Matric	do	do
109.	„	D. G. Kulkarni	„	Passed Kannad P.S.L.C.	do	do
110.	„	V. K. Vajaramat	„	Passed Kanerese 7th Standard.	do	do
111.	„	B. S. Kulkarni	„	Passed S S C	do	do
112.	„	Govinda Charlu	„	Appeared for Matriculation	Madras	do
113.	„	U. Ganesham	„	Studied up to 8th Class	do	do
114.	„	N. Himachalam	„	Studied up to 8th Class	do	do
115.	„	T. S. Madangopal	„	Ex-serviceman, qualified for S.S.L C. (English)	do	do
116.	„	C. H. Ramamurthi	„	Passed P S L C	do	do
117.	„	C. H Viahnnah	„	Passed S S L.C	do	do
118.	„	B Chalimiah	„	Passed S S L C	do	do
119	„	I. Jaya Rao	„	U P.S.S.L.C.	do	do

STATEMENT SHOWING APPOINTMENT OF NON-MULKIES (OTHER THAN THOSE WHO APPLIED FOR POSTS ADVERTISED BY THE PUBLIC SERVICE COMMISSION) IN GOVERNMENT SERVICE PERMANENTLY AFTER THE POLICE ACTION

AGRICULTURAL DEPARTMENT

Srl. No.	Name of the candidates (Non-Mulkies) employed after Police Action	Qualifications of the Candidates	The State from which they have been recruited	Reasons for giving them Mulki exemption
1	2	3	4	5
120.	Shri V. Ram Rao	Fieldman Passed 3rd Form.	Madras	In view of experience & Technical Qualifications
121.	,, V. Radha Krishna Murti	,, Passed 5th Form.	do	do
122.	,, Jaganath R. Banker	,, Completed High School Education	Bombay	do
123.	,, D. V Subba Rao	,, Passed 3rd Form	Madras	do
124.	,, H R. Kulkarni	,, Failed Matric.	Bombay	do
		Road Transport Department		
1.	Shri Uma Shankar	.. M A. (Statistician)	Uttar Pradesh .	In view of Technical Qualification.
2.	Shri K. P Krishnan	. Matric	.. Madras	

3.	Shri K.V.K. Nair	.. Intermediate Shorthand, Typewriting & Book-keeping	Madras	In view of Technical Qualifications
		Information and Public Relations.		
1.	Shri Binod U. Rao	.. B.A.	.. Bombay	
2.	Shri Gnanaratnam	.. Intermediate & qualified Stenographer.	Madras ..	do
		Judicial Department		
1.	Shri N Murthy	.. Stenographer	.. Madras ..	do
2.	Shri S. Gopalan	.. do	do	do
3.	Shri Satagopan	.. do	do	do
4.	Shri K S. Rao	.. do	do	do
5.	Shri P. Rama Rao	.. do	do	do
6.	Shri T. Rama Rao	.. do	do	do
7.	Shri S. M. Joshi	.. do	do Bombay	do
		Jail Department		
1.	Shri R. D Sahani	.. Matric	.. Sind	.. Being displaced person from Sind jail department
2.	Shri T. V. Motiani	.. do	do	do
3.	Shri T. M. Keswani	.. F A.	.. do	do

STATEMENT SHOWING APPOINTMENT OF NON-MULKIES (OTHER THAN THOSE WHO APPLIED FOR POSTS ADVERTISED BY THE PUBLIC SERVICE COMMISSION) IN GOVERNMENT SERVICE PERMANENTLY AFTER THE POLICE ACTION.

JAIL DEPARTMENT

Srl. No.	Name of the candidates (Non-Mulkies) employed after Police Action	Qualifications of the Candidates	The State from which they have been recruited	Reasons for giving them Mulki exemption
1	2	3	4	5
4.	Shri R. T Jethani	.. Matric	.. Sind	Being displaced person from Sind Jail Department.
5.	Shri N L Chablani	. do	do	do
		Revenue Department		
1.	Shri B. G Dharmadikari	Matric		Shortage of suitable mulki candidates
2.	Shri P G Sawale	. do		do
3.	Shri B V Krishnappa	Accountant		Experienced and useful.
4.	Shri T S Barve	Matric		Shortage of suitable mulki candidates.
5.	Shri Ramachander Kashve	. do		do
6.	Shri Dattatreya Narhar Kaslekar	do		do

7.	Shri Vittal Parsuram Kulkarni	do		do
8.	„ B C Manthe ..	do		do
9.	„ Mahadev Narayan Shinde.	do		do
10.	„ Tanaji Ranganath Shinde	do		do
11.	„ M S. Kotkurde ..	do		do
12.	„ S. D Diwakar ..	Matric		Shortage of suitable mulki candidates
13.	„ K. V. Samuel .	S S L. C.	Travancore	do
14.	„ Surendranath ..		West Pakistan	do
15.	„ G. C Nimbergi ..			do
16.	„ V. B Mahajan ..	LL B.	Poona	On account of his qualificastion
17.	„ Koteswar Rao .	Matric		Probationery Surveyor appointed in Settlement Department due to lack of qualified hands
18.	„ Khan Chand	Matric		do
19.	„ M V. J K. Ram Mohan Rao	do		do
20.	„ B Surya Prakash Rao .	do		do
21.	„ S Viswanathan ..	do		do
22.	„ Jagannath Rao ..	do		do

STATEMENT SHOWING APPOINTMENT OF NON-MULKIES (OTHER THAN THOSE WHO APPLIED FOR POSTS ADVERTISED BY THE PUBLIC SERVICE COMMISSION) IN GOVERNMENT SERVICE PERMANENTLY AFTER THE POLICE ACTION

REVENUE DEPARTMENT

Srl. No.	Name of the candidates Non-Mukies) employed after Police Action.	Qualifications of the Candidates	The State from which they have been recruited	Reasons for giving them Mulki exemption
1	2	3	4	5
23.	Mr. A. Krishna Murthy ..	Matric		Probationary Surveyor appointed in Settlement Department due to lack of qualified hands
24.	„ C. Balachari ..	do		do
25.	„ T V. Subba Rao ..	do		do
26.	„ S. Seshagiri Rao ..	do		do
27.	„ V. Suryanarayana Sastry	do		do
28.	„ Adinarayana Murthy ..	do		do
29.	„ V. Chinna Kutum`a Rao	do		do
30.	„ Sona Patel ..	do		do

31.	„ S. N. Rao ..	do		do
32.	„ S. Prahalad ..	.. B. Sc., B. E.		Qualified Supervisors (mulki) being not available
33.	„ P Jayavasudev Sastri	.. B E		do
34.	„ K Srinath	.. B E		do
35.	„ D. S Raghavendra Rao	.. B E		do
36.	„ J. R Krishan Swamy	B E		do
37.	„ M L Radha Krishnan	B Sc, B E,		do
38.	„ R S Raman	.. B Sc, B E		do
39.	„ Laxmiah .	..		
40.	„ V S Pawar	.. Matric		In view of dearth of mulki hands.
41.	„ M D Joshi ..	..		
42.	„ Dharmalingachari	..		

Police Department

As the number of non-mulkies enlisted is 4,981, it is not possible to give their names in view of the limited time. Hence the names are not furnished.	There are 13 Graduates 6 Intermediates 69 Matriculates 399 unqualified and 487 are such whose qualifications are not known.	3111 From Madras 1418 from Bombay 13 from Uttar Pradesh 250 from Madhya	Soon after Police Action when the vacancy position in the state was alarming and very few Mulki candidates of the required standard were forthcoming

STATEMENT SHOWING APPOINTMENT OF NON-MULKIES (OTHER THAN THOSE WHO APPLIED FOR POSTS ADVERTISED BY THE PUBLIC SERVICE COMMISSION) IN GOVERNMENT SERVICE PERMANENTLY AFTER THE POLICE ACTION

POLICE DEPARTMENT

Srl. No.	Name of the candidates (Non-Mulkies) employed after Police Action	Qualifications of the candidates	The State from which they have been recruited	Reasons for giving them Mulki exemption
1	2	3	4	5
		Police Department (contd)		
			Pradesh 35 from Mysore 4 from Bengal 4 from Tarvancore & Cochin 8 from Coorg 2 from Punjab 4 from East Punjab 2 from Junagad 1 Displaced 64 not known 2 from West Punjab	in spite of the best efforts of all the Police Officers and leading non-officials the Govt ordered the relaxation of Mulki Rules for recruitment to the non-gazetted Executive service.

Mr. Speaker: We have spent about 23 minutes over this question. We shall now proceed to the next question. Shri G. Hanumantha Rao.

*101. *Shri G. Hanumantha Rao* Will the hon the Chief Minister be pleased to state:

(*a*) whether it is a fact that non-mulkies were allowed to appear for H. A S and H. P S examinations?

(*b*) if so, for what reasons?

(*c*) whether knowledge of one of the regional languages was prescribed as an essential qualification?

(*d*) if not, why such a qualification was prescribed for Tahsildars' examination?

Shri B. Ramakrishnarao Those non-mulkies who were already in Government service and who were exempted from the Mulki-Bar were allowed to appear at the H. A. S. and H. P. S. examinations. This is the answer to both (*a*) & (*b*).

(*c*) Answer to this is in the negative

(*d*) This Government merely followed the practice that has been in vogue in the past. So far as Tahsildars' Examinations are concerned, the knowledge of regional languages was a pre-requisite from the very beginning and that rule was followed in the case of Tahsildari examinations, but as H. A S and H P S examinations were newly organised after the Police Action and as there was no such condition prescribed by the Government of India, examinations were held and non-mulkies who were already exempted from the Mulki-Bar were allowed to appear, without the qualification of knowledge of reg.onal languages

Shri J B. Mutyal Rao: I would request the hon. the Chief Minister to answer in Hindusthani.

Shri b. Ramakrishnarao · I can answer in any of the languages.

Mr. Speaker.: We shall proceed to the next question.

*102. *Shri G Hanumantharao*. Will the hon. the Chief Minister be pleased to state:—

(*a*) whether an official whose permanent post was that of a 1st grade in the Berar Agency Office is now an Assistant Secretary holding Class 1 post in the General Administration Department ?

(*b*) was there a protest against this appointment in the 'Deccan Chronicle' dated 13-5-1951?

(*c*) whether the said officer is still continuing as Assistant Secretary, though he does not hold any substantive post in any other department?

(*d*) whether it is a fact that the Public Service Commission has protested against the appointment of this Officer in their report for the year 1950-1951?

(*e*) whether the Government intends to confirm him and if so, for what reasons?

شری بی - رام کشن راؤ - (اے) - یہ سوال ایک خاص اپائنٹمنٹ سے متعلق ہے - اس سوال میں جس عہدہ دار کا ذکر کیا گیا ہے وہ جب برار ایجنٹ کے دفتر میں پرمننٹ گریڈ پوسٹ پر تھے - ۲۸ جولائی سنہ ۱۹۴۸ع سے برار ایجنٹ کے آفس میں آفیشٹنگ سکریٹری کی حیثیت سے ۴ سو تا ۸ سو کلدار کے گریڈ پر کام کر رہے تھے جسکو کلاس ون (Class one) جونیر کہا جاتا ہے - اسکے بعد یکم اکٹوبر ۴۸ سے ۲۹ ڈسمبر سنہ ۱۹۴۸ع تک جب تک کہ برار ایجنسی آفس ختم نہیں ہوا وہ سکریٹری ٹو دی ایجنٹ آف برار کی حیثیت سے ۴۰۰ تا ۸۰۰ کلدار کی کلیر ویکنسی (Clear vacancy) پر مامور تھے -

(بی) گورنمنٹ کی نوٹس میں ایسا کوئی پروٹسٹ نہیں آیا -

(سی) اور (ڈی) کا جواب یہ ہے کہ پبلک سروس کمیشن اور گورنمنٹ کے درمیان مراسلت ہوئی اور طئے پایا ہے کہ ۲۶ جنوری سنہ ۱۹۵۰ع سے پہلے کلیرویکنسیز پر جو تقررات عمل میں آئے ہیں اس میں پبلک سروس کمیشن دست اندازی نہیں کریگا کیونکہ اس تاریخ سے کانسٹیٹیوشن حیدرآباد میں لاگو ہوا ہے - یہ تقرر ۲۶ جنوری سنہ ۱۹۵۰ع سے پہلے کا ہے - اسلئے گورنمنٹ نے جو فیصلہ کیا ہے وہ قطعی ہوگا اور پی - ایس - سی - اس میں مداخلت نہیں کرسکتا -

(ای) میں یہ پوچھا گیا ہے کہ کیا انہیں کنفرم کیا جائیگا - ہر تقرر کے ساتھ یہ شرط رہتی ہے کہ وہ ایک سال تک پروبیشنری پریڈ رہیگا - اسی اصول کے تحت ان کا بھی لحاظ کیا جائیگا -

شری وی - ڈی - دیشپانڈے - سوال میں یہ کہا گیا ہے کہ دکن کرانیکل کے ۱۳-۵-۱۹۵۱ع کی اشاعت میں اس اپائنٹمنٹ کے خلاف پروٹسٹ ہوا ہے - اس میں تاریخ کا حوالہ واضح طور پر دیا گیا ہے -

شری بی - رام کشن راؤ - ۱۳-۵-۱۹۵۱ع کا دکن کرانیکل آنریبل ممبر بھی دیکھ سکتے ہیں اور گورنمنٹ بھی - لیکن گورنمنٹ کی نوٹس میں یہ چیز آفیشیل طور پر نہیں آئی -

شری بھگونت راؤ گاڑگے - ایجنٹ آف برار کا انسٹی ٹیوشن ختم ہوجانے کے بعد بھی کیا جنرل اڈمنسٹریشن میں اس پوسٹ کی ضرورت تھی ؟

شری بی - رام کشن راؤ - اسی پوسٹ پر انکا تقرر نہیں ہوا ہے - بلکہ ایجنٹ برار کا آفس ختم ہوجانے کے بعد انہیں چیف سکریٹریٹ میں ابزارب کیا گیا ہے -

شری جی - ہنمنت راؤ - جب اخبار کے ذریعہ اس تقرر پر ڈپارٹمنٹ کو توجہ دلائی گئی ہے تو کیوں کارروائی نہیں ہوئی ؟

شری بی - رام کشن راؤ - یہ ایک رائے ہے جو ظاہر کی جا رہی ہے - اخبار میں جو کوئی آرٹیکل آجائے اسکو دیکھنے کی ضرورت نہیں ہے ، مگر اسکے کہ کوئی خاص اور اہم بات ہو - تمام اخبارات کے کٹنگس جمع نہیں کئے جاتے -

ایک آنریبل ممبر - اسکے معنی یہ ہوئے کہ وہ ویسٹ پیپر باسکٹ میں ڈالدئے جاتے ہیں -

Mr. Speaker :—This question is not allowed.

Let us proceed to the next question. Question No. 74

Rape By Police

*74. *Shri A. Raja Reddy* :— Will the hon. Minister for Home be pleased to state :—

(1) whether any cases of rape by Police have come to the notice of the Government during the last two years ?

(2) the number of such cases pending in Courts ?

ہوم منسٹر (شری دگمبر راؤ بندو) - پہلے جزو کا جواب ہے ہاں - دوسرے جزو کا جواب ہے کہ ۱۲ مقدمات عدالت میں چل رہے ہیں -

شری وی - ڈی - دیشپانڈے - کیا آنریبل منسٹر اس سلسلہ میں تفصیلات بتاسکتے ہیں ؟

شری دگمبر راؤ بندو - تفصیلات سے مراد کیا ۱۲ مقدمات کے واقعات کی پوری تفصیل بتائی جائے ؟

شری وی - ڈی - دیشپانڈے - یہ بتایا جائے کہ یہ مقدمات کس ضلع کے ہیں اور کس سلسلہ میں دائر کئے گئے ہیں ؟

شری دگمبر راؤ بندو - انکی تفصیل میرے پاس نہیں ہے -

شری وی - ڈی - دیشپانڈے - ایک آنریبل ممبر وشوناتھم نے اپنی کانسٹی ٹیونسی میں جو ریپ کا واقعہ ہوا تھا اسکا ذکر کیا تھا - کیا وہ ریپ کا مقدمہ بھی ان مقدمات میں شامل ہے ؟

شری دگمبر راؤ بندو - کونسا واقعہ ؟

Shri M Buchiah (Sirpur) A girl aged about 11 years

شری دگمبر راؤ بندو - میں آف ہینڈ (Off hand) نہیں کہہ سکتا - اس کے لئے علحدہ نوٹس کی ضرورت ہے -

شری لکشمن کونڈا (آصف آباد - عام) - ۱۲ مقدمات میں سے کسوں کو سزا ہوئی ؟

شری دگمبر راؤ بندو - ابھی تو مقدمات چل رہے ہیں -

شری سی - ایچ - وینکٹ - رام راؤ (کریم نگر) - کیا کریم نگر ضلع میں ہو -

شری دگمبر راؤ بندو - ۱۲ مقدمات سے متعلق سوالات کئے جائینگے تو میں کیسے جواب دیسکتا ہوں ؟ اگر نوٹس دیجائے تو نیں ان بارہ مقدمات کی تفصیلات منگوالونگا - اس وقت میرے پاس انکی تفصیلات نہیں ہیں -

شری وی - ڈی - دیشپانڈے - کیا ان ۱۲ مقدمات کی تکمیل ہوچکی ہے ؟

شری دگمبر راؤ بندو - اس کا وہی جواب ہے جو میں پہلے دیچکا ہوں -

شری وی - ڈی - دیشپانڈے - کیا ان بارہ مقدمات کی متعلقہ واری تفصیل بتاسکتے ہیں ؟

شری دگمبر راؤ بندو - اسکا میں نے پہلے ہی جواب دیدیا ہے -

Mr. Speaker: Next Question, Shri A. Raja Reddy.

Retrenched Police and Military Men.

*116 A. *Shri A Raja Reddy:* Will the hon. Minister for Home be pleased to state :—

why retrenched policemen and military men are not being recruited to the police ranks and non-mulkies are being imported in large numbers to the utter jeopardy of mulki interest ?

شری دگمبر راؤ بندو - اس سوال کا جواب یہ ہے کہ گورنمنٹ کی پالیسی یہ ہے کہ پولیس میں ایسے لوگوں کو لیا جائے جو ملٹری کے پرسنل (Personnel) ہوں اور سوٹیبل (Suitable) بھی معلوم ہوں - لیکن جیسا کہ ابھی چیف منسٹر صاحب نے کہا ہے کہ حالات کے تحت کچھ غیر ملکیوں کو بھی لیا گیا ہے -

श्रीमती आशाताओी वाधमारे (वैजापूर) :-

आज पोलीस सारख्या खात्यात बाहेरची पाच हजार माणसे घेतली आहेत. त्या योग्य तेची माणसे स्टेट मध्यें नव्हती काय?

شری دگمبر راؤ بدو - اون حالات میں جن لوگوں کو لینے کی ضرورت سمجھی گئی وہ دستیاب ہوئے تو انکو لیا گیا ہے -

श्रीमती आशाताअी वाघमारे

मुलकी सदाकतनाम्याची अट असताना अितके लोक नौकरीत आले, तेव्हा खोटे मुलकी सदाकतनामे वापरले गेले हे सिद्ध होत नाही काय?

श्री. दिगबरराव बिंदु —त्याना अेक्झेम्पशन (Exemption) देण्यात आले आहे

گورنمنٹ نے انکو اگزمپشن دیا ہے -

شریمتی شاہجہاں بیگم - ہمارے پاس ان امپلائیمنٹ کا جو سوال ہے اسکو حل کرنے کے لئے پولیس میں جو بھرتی کی جا رہی ہے اس میں اسٹیٹ کے لوگوں کو کیا ترجیح نہیں دیجائیگی ؟

شری دگمبر راؤ بندو - ضرور ترجیح دیجائیگی بشرطیکہ جس کام کے لئے آدمیوں کی ضرورت ہوتی ہے اس کے لئے موزوں آدمی ملیں -

شری ایم - بچیا (سرپور)- بعض لوگ غلط طریقے سے ملکی صداقت نامے حاصل کرتے ہیں اس کے انسداد کے لئے . . .

شری دگمبر راؤ بدو - یہ صداقت نامے مجسٹریٹ اجرا کرتے ہیں -

شری وی - ڈی - دیشپانڈے - مجسٹریٹ اجرا نہیں کرتے بلکہ میرا خیال یہ ہے کہ اس کے لئے ایک علحدہ سکشن ہے -

شری دگمبر راؤ بندو - ہاں میرا مطلب یہ ہے کہ جو عہدہ دار ملکی صداقت نامے دیتے ہیں ان کا درجہ مجسٹریٹ کے مساوی ہے -

श्री. नरेद्रजी (कारवान) .—आम तौर पर यह शिकायत है की २०–२५ रुपये देनेसे मुल्की सदाकतनामे मिल जाते है।

شری دگمبر راؤ بندو - ایسا کوئی کیس میرے سامنے نہیں آیا - اگر آئے تو تحقیقات کرونگا -

श्री. नरेद्रजी —मुल्की सदाकतनामे मॅजिस्ट्रेट नही बल्की कलेक्टर अिजरा करता है। पहले गैर मुल्कीयोको मुल्की सदाकतनामे अिजरा किये गये थे। अिसके बारेमे साबिका होम मिनिस्टर साहब को अितिल्ला दी गई थी। क्या ऑनरेबल मिनिस्टर अिस रिकार्ड से वाकिफ हैं?

شری دگمبر راؤ بندو - اگر آنریبل ممبر اسکی نوٹس دیں تو میں دریافت کرکے جواب دونگا -

شری بھگونت راؤ گاڈ ہے -کیا تقررات کے سلسلہ میں غیر ملکی ملازمین کو لینے سے گورنمنٹ پر زیادہ بار عائد نہیں ہوتا ؟

شری دگمبر راؤ بندو - ایسے لوگوں کو صرف ۲۰ فیصد ڈیپوٹیشن الونس (Deputation Allowance) دیا جاتا ہے -

ایک آنریبل ممبر - کیا باہر کے جن لوگوں کو لیا گیا ہے اون سے ملک پر برا اثر نہیں پڑتا ؟

شری دگمبر راؤ بندو - میں نہیں سمجھتا کہ ایسا ہوگا -

شری وی - ڈی - دیشپانڈے - پولیس کانسٹبل کے لئے ہٹا کٹا ہونا بھی ایک کوالیفیکیشن ہے - کیا ایسے ہٹے کٹے لوگ حیدرآباد میں نہیں ملتے ؟

شری دگمبر راؤ بندو - بھرتی کے وقت اس کا بھی موقع دیا جاتا ہے - لیکن کوئی امیدوار سامنے نہیں آتا -

ایک آنریبل ممبر - کیا اب بھی باہر کے لوگ لئے جا رہے ہیں ؟

شری دگمبر راؤ بندو - میں سمجھا نہیں کہ آنریبل ممبر کا کیا سوال ہے -

شری وی - ڈی - دیشپانڈے - یہ لوگ جو رکروٹ کئے جا رہے ہیں انکو رکروٹ (Recruit) کرنے والے رکروٹنگ آفیسر باہر کے تھے یا یہاں کے ؟

شری دگمبر راؤ بندو - اس کا مواد اس وقت میرے پاس نہیں ہے -

شری وی - ڈی - دیشپانڈے - کیا ہوم منسٹر کو اس کا علم ہے کہ جو رکروٹنگ آفیسرس باہر سے لئے گئے تھے ان میں سے کتنے واپس کئے گئے اور کتنے یہاں ہیں ؟

شری دگمبر راؤ بندو - مجھے اطلاع نہیں ہے -

Police Sub-Inspectors.

*116-B. *Shri A. Raja Reddy*: Will the hon. Minister for Home be pleased to state:

(1) Whether there is any rule under which the sub-Inspector of Police is empowered to force the villagers to sleep daily before the Thana on pain of serious beating and thrashing and at the cost of security of their homes and fields ?

شری دگمبر راؤ بندو - اس کا جواب نفی میں ہے -

شری اے - راج ریڈی - کیا اسبارے میں حکومت نے کوئی ہدایات جاری کئے ہیں ، کیونکہ اکثر دیہاتوں میں ایسا عمل جاری ہے ؟

شری دگمبر راؤ بندو - کوئی ٹھوس بات میرے سامنے نہیں آئی - اگر کسی خاص واقعہ سے متعلق دریافت کیا جائے تو میں دریافت کرکے جواب دونگا -

شری وی - ڈی - دیشپانڈے - ایک آنریبل ممبر نے بحث کے دوران میں تقریر کرتے ہوئے بتایا تھا کہ ولیجس میں ولیجرس کو زبر دستی ناکے میں سونے کے لئے مجبور کیا جاتا ہے۔ کیا یہ واقع صحیح ہے؟

شری دگمبر راؤ بندو - مجھے کسی واقعہ کی تفصیل بتائی جائے تو میں دریافت کر کے جواب دیسکتا ہوں۔

شری لکشمن کونڈا - کیا جرائم پیشہ لوگوں کو سونے کیلئے کہا جاتا ہے؟

شری راجی شنکر (عادل آباد) - سوال جرائم پیشہ کے متعلق نہیں ہے بلکہ کاشتکاروں کے متعلق ہے -

شری کے - ایل - نرسمہا راؤ (یلندو - عام) - گاؤں میں ڈھیر، مانگ، اور هریجن جوہوتے ہیں ان سے زبر دستی بیٹی لی جاتی ہے اور انہیں راتوں میں وہاں سونے کے لئے کہا جاتا ہے۔ انہیں جھاڑو دینے پر بھی مجبور کیا جاتا ہے۔ کیا اسکے متعلق آنکو کچھ معلوم ہے؟

شری دگمبر راؤ بندو - میں نے جواب دیدیا ہے -

Dacoities Committed by Police

*121. *Shri Ch. Venkat Rama Rao* · Will the hon. Minister for Home be pleased to state.

(1) Whether any case of dacoities committed by the Police during nights, in Vanpalli, Gopalraopet and Esampet villages of Jagtial and Sircilla taluqas, have come to the notice of the Government?

(2) If so, what steps have been taken by the Government?

شری دگمبر راؤ بندو - پہلے جزو کا جواب ہے ہاں - نومبر سنہ ۱۹۴۸ع میں ارسٹ کیا گیا ہے - ارسٹ کی وجہ یہ ہے کہ قتل و غارتگری کے واقعات مسلسل جن لوگوں کی جانب سے ہو رہے تھے ان میں سے یہ بھی ایک تھے -

دوسرے جزو کا جواب یہ ہے کہ مسٹر نارائنا و انا پورنا -

شری سی - ایچ وینکٹ راما راؤ - آنریبل منسٹر کوئسچن نمبر ۱۲۲ کا جواب دے رہے ہیں - کوئسچن نمبر (۱۲۱) کا جواب دیجئے -

شری دگمبر راؤ بندو - پہلے دو گاؤں ون پلی اور گوپال راؤ پیٹھ کے بارے میں اوس گاؤں کے رہنے والوں نے بتایا کہ دو پولیس کے آدمی ڈاکوؤں میں شریک تھے - انکو ارسٹ کیا گیا - ان میں سے ایک کے متعلق معلوم ہوا کہ وہ شریک نہیں تھا البتہ

دوسرے کو ارسٹ رکھا گیا ۔ گوپال راؤ بیٹھ کے بارے میں معلوم ہوا کہ ایچ۔اے۔پی ۔ (H A P) کا کانسٹبل ڈا کوؤں میں سریک ہوگیا تھا ۔ لیکن بعد میں تحقیقات کرنے پر معلوم ہوا کہ یہ صحیح نہ تھا ۔ دوسرے گاؤں اسم بیٹھ کے متعلق معلوم ہوا کہ اس میں پولس کا ہاتھ تھا ۔ انکو ارسٹ کیا گیا اور چالان پیش کردئے گئے ہیں ۔

شری سی ایچ ۔ وینکٹ رام راؤ ۔ کیا یہ صحیح ہے کہ گوپال راؤ بیٹھ کا کانسٹبل ارسٹ ہوگیا تھا ۔ لیکن بعد میں پاگل پن کا صداقت نامہ پیش کرکے رہا ہوگیا ؟

شری دگمبر راؤ بندو ۔ ہاں ، کہا جاتا ہے کہ وہ کچھ پاگل سا تھا ۔

شری سی ایچ ۔ وینکٹ رام راؤ ۔ صداقت نامہ حاصل کرنے کے لئے ڈاکٹر پر دباؤ تو نہیں ڈالا گیا ؟

شری دگمبر راؤ بندو ۔ شہادت فراہم کرنے کے لئے صداقت نامہ حاصل کیا گیا ۔

شری کے ۔ ایل ۔ نرسمہا راؤ ۔ کیا کانسٹبل پاگل نہیں ہوسکتا ؟

شری دگمبر راؤ بندو ۔ کانسٹبل تو پاگل بن سکتا ہے ، لیکن پاگل کانسٹبل نہیں ہوسکتا ۔

Mr. Speaker: Next Question Shri Ch Venkat Rama Rao

Arrest of a Person

*122 · *Shri Ch. Venkat Rama Rao*: Will the hon. Minister for Home be pleased to State.—(1) Whether it is a fact that Shri Boggarapu Narayana of Kommallagudam village, Khammamet taluqa, was arrested 3½ years ago, *i.e.*, in the month of November, 1948 ?

(2) If so, the reasons for his arrest.

(3) whether it is a fact that Mrs. Narayana and Annapurnamma were not allowed to see Mr. Narayana in the Jail ?

(4) whether it is a fact that he was released by the Advisory Committee of jails and was re-arrested ?

(5) whether the Government intends to release him?

شری دگمبر راؤ بندو ۔ پہلے جزو کا جواب ہے ہاں ۔ انکا ارسٹ سنہ ۱۹۴۸ ع میں ہوا ۔ جو لوگ قتل و غارتگری کر رہے تھے ان میں سے ایک وہ بھی تھے ۔ اسلئے انکو ارسٹ کرکے ڈی ٹین (Detain) کیا گیا ۔ یہ واقعات صحیح ہیں کہ مسز نارائنا اور انا پورنما کو ان سے ملنے کی اجازت نہیں دیگئی ۔ اڈوائیزری کمیٹی نے ایک مرتبہ انکو رلیز کیا تھا ۔ لیکن اس قسم کے واقعات ان سے پھر سرزد ہونے لگے جسکی وجہ سے انکو دوبارہ ارسٹ کیا گیا ۔ اب یہ مقدمہ اڈوائیزری کمیٹی کے سامنے پیش کیا گیا ہے تاکہ انکے رلیز کے بارے میں پھر غور کیا جاسکے ۔

شری کنا ۔ رام ریڈی (نلگنڈہ ۔ عام) ۔ کیا اکٹیویٹیز (Activities) کے سلسلہ میں کوئی مقدمہ میں چلایا جارہا ہے ؟

شری دگمبر راؤ بندو ۔ جی ہاں ۔

شری عبدالرحمن (ملک پیٹ) ۔ قتل و غارتگری کا جو الزام لگایا گیا ہے کیا عدالت میں اسکا کوئی ثبوت پیش کیا گیا ہے ؟

شری دگمبر راؤ بندو ۔ حالات ایسے ہیں کہ گواہ شہادت نہیں دینا چاہتے ۔ جہاں کہیں ماس مرڈرس (Mass-murders) اور ماس ارسٹس (Mass-arrests) ہوتے ہیں وہاں ایسی حالت پیدا ہوجاتی ہے کہ کوئی شہادت دینا نہیں چاہتا ۔ ان حالات کی روک تھام کیلئے پریونٹیو ڈیٹنشن ایکٹ (Preventive Detention Act) کے تحت ان لوگوں کو ڈیٹین (Detain) کیا جارہا ہے ۔

شری وی ۔ ڈی ۔ دیسپانڈے ۔ جب ایک مرتبہ انکو ریلیز کیا گیا تو پھر کیوں ارسٹ کیا گیا ؟

شری دگمبر راؤ بندو ۔ وہاں کے مقامی عہدہ داروں کو ان لوگوں کے بارے میں یہ رپورٹ ملی تھی کہ پھر یہ لوگ وہی کام کر رہے ہیں تو انہیں اس بنا پر ارسٹ کیا گیا ۔

شری سی ۔ ایچ وینکٹ راما راؤ ۔ اناپورنما کو ملاقات کی اجازت نہ دینے کا سبب کیا آپ بتاسکتے ہیں ؟

شری دگمبر راؤ بندو ۔ پولس نے اپنے ڈسکریشن سے یہ طے کیا کہ انکو اجازت نہ دینی چاہئے ۔

شری وی ۔ ڈی ۔ دیسپانڈے ۔ ساڑھے دس برس کے بعد بھی انہیں ملاقات کا موقع نہیں دیا گیا؟

شری دگمبر راؤ بندو ۔ ہاں پولس نے اپنا ڈسکریشن (Discretion) استعمال کیا ۔

شری وی ۔ ڈی ۔ دیسپانڈے ۔ ساڑھے دس سال سے جونکہ وہ ڈیٹنشن میں ہیں کیا انکو چھوڑنے کے بارے میں کچھ غور ہو رہا ہے یا نہیں ؟

شری دگمبر راؤ بندو ۔ جیسا کہ میں نے پہلے کہا ہے کہ انکے کیس پر ریویو (Review) کیا جارہا ہے اور انکا کیس اڈوائیزری بورڈ کے سامنے ہے ۔

شری کے ۔ ایل ۔ نرسمہا راؤ ۔ کیا اب بھی انکے خاندان والوں پر ایسا رسٹرکشن (Restriction) ہے ؟

شری دگمبر راؤ بندو ۔ اب ایسا کوئی رسٹرکشن نہیں ہے ۔

شری ایچ - ویکٹ رام راؤ - کیا یہ صحیح ہے کہ اڈوائیزری کمیٹی کی جانب سے رلیز کرنے کے فوراً ہی بعد پولس نے انہیں ارسٹ کیا ؟

شری دگمبر راؤ بندو - ایسا نہیں ہوا -

شری وی - ڈی - دیشپانڈے - جو عورتیں ڈیٹین کی گئی ہیں کیا انکو رلیز کرنے کے بارے میں بھی کچھ سوچا جارہا ہے ؟

شری دگمبر راؤ بندو - ہم اُس پر بھی غور کر رہے ہیں -

شری وی - ڈی - دیشپانڈے - ایک عورت ساڑھے دس سال سے ورنگل جیل میں ڈیٹینڈ ہے - اب تک انکو کیوں رہا نہیں کیا گیا ؟

شری دگمبر راؤ بندو - مجھے اسکی اطلاع نہیں ہے -

شری جی - ہنمنت راؤ - رلیز ہونے پر کتنے دن کے بعد انکو ارسٹ کیا گیا ؟

شری دگمبر راؤ بندو - میرے پاس تفصیلات نہیں ہیں -

Mr. Speaker · Next question Shri S. Pratap Reddi.

Cognizable offence in Alampur Taluqa

*141. *Shri S. Pratap Reddi* Will the hon. Minister for Home be pleased to State —(1) How many cognizable offences have been registered by the Police in Alampur taluqa since Police Action ?

(2) how many of the above number were challaned ?

(3) the number of cases which ended in the conviction of the accused persons ?

شری دگمبر راؤ بندو - پولس ایکشن کے بعد عالم پور تعلقہ میں کل وارداتیں جنکے متعلق رپورٹ وصول ہوئی (۲۸۰) ہوئیں جن میں سے ۹۳ کے چالانات پیش ہوئے اور ۲۸ مقدمات میں سزا ہوئی -

Superintendents and Assistant Superintendents of Jails

*171 : *Shri K. V. Narayan Reddy* (Rajgopalpet) : Will the hon Minister for Home be pleased to state :—

(1) whether it is a fact that four additional posts of Superintendents and nine Assistant Superintendents of Jails were created on a temporary basis immediately after Police Action ?

(2) if so, for what reasons they were created ?

(3) whether appointments to those posts were referred to the Public Service Commission ?

شری دگمبر راؤ بندو - پہلے اور دوسرے جزو کا جواب یہ ہے کہ دو سپرنٹنڈنٹس اور چار اسسٹنٹ سپرنٹنڈنٹس کی جائدادیں پولیس ایکشن کے بعد کریئیٹ (Create) کی گئیں - اسکی وجہ یہ ہوئی کہ جہاں چار ہزار قیدی رہا کرتے تھے وہاں قیدیوں کی تعداد ۱۲ ہزار تک بڑھ گئی - اس لئے ان جائدادوں کو قائم کرنا پڑا -

تیسرے جزو کا جواب یہ ہے کہ پبلک سروس کمیشن کو ایسے ملازمین کے کیسس ریفر نہیں کئے گئے جن کا تعلق کسی محکمہ سے تھا البتہ جو جدید طور پر مامور کئے جائیں انکے کیسس پبلک سروس کمیشن کو ریفر کئے جاتے ہیں -

شری رنگ راؤ دیشمکھ - کیا آنریبل منسٹر یہ بتاسکتے ہیں کہ یہ تقررات کانسٹی ٹیوشن کے بعد ہوئے ہیں یا پہلے ؟

شری دگمبر راؤ بندو - اکثر تقررات پہلے ہوئے ہیں -

شری وی - ڈی - دیشپانڈے - جیل کے باشندوں میں اضافے کی وجہ سے جب یہ جائدادیں قائم کیگئی تھیں تو اب جبکہ جیل کا باشندوں کم ہوچکا ہے تو کیا ان جائدادوں کو تخفیف نہیں کیا جائیگا ؟

شری دگمبر راؤ بندو - دو سپرنٹنڈنٹوں کی جائدادیں تخفیف کی گئی ہیں -

شری وی - ڈی - دیشپانڈے - اور چار اسسٹنٹ سپرنٹنڈنٹس ؟

شری دگمبر راؤ بندو - ان کا مجھے علم نہیں ہے - البتہ دو اسسٹنٹس اور چار اسسٹنٹ سپرنٹنڈنٹس کی جائدادیں بڑھائی گئی تھیں انہیں کم کرنے کا سوال حکومت کے پیش نظر ہے - جیسے جیسے حالات بہتر ہوجائینگے انکو کم کردیا جائیگا -

شری کے آر - ویرا سوامی (کاواکرتی - محفوظ) ایکس پول لسٹ سے معلوم ہوتا ہے کہ جملہ ۲ سپرنٹنڈنٹس اور ۹ اسسٹنٹ سپرنٹنڈنٹس کی جائیدادیں کریٹ (Create) کی گئی ہیں -

شری دگمبر راؤ بندو - یہی تعداد بتلائی گئی ہے - میرے خیال میں پولس ایکشن کے بعد غیر معمولی حالات میں ان کو کریٹ کیا گیا تھا -

شری کے آر - ویرا سوامی - کیا جی - ایل - جیلانی کا کیس حکومت نے پبلک سروس کمیشن کو رفر (Refer) نہیں کیا ؟

شری دگمبر راؤ بندو - انکا کیس پبلک سروس کمیشن کو رفر کیا گیا تھا جہاں سے انکو علیحدہ کرنیکی رائے دی گئی تھی اور انکو علیحدہ کردیا گیا .

श्रीमती आशाताआी वाघमारे —

जेल डिपार्टमेंट मध्ये अेज्युकेशन डिपार्टमेंटचा मनुष्य जेल सुपरिंटेंडेंट म्हणून का काम करतो आहे, हे कारण सांगू शकाल काय ?

شری دگمبر راؤ بندو - مجھے اگر نوٹس دیجائے تو میں دریافت کر کے بتلاؤنگا ۔

Inspector-General of Prisons

*172. *Shri K V Narayana Reddy* Will the hon. Minister for Home be pleased to state .—

(1) Whether it is a fact that the present Inspector-General of Prisons who entered the Government of Hyderabad service on 9-4-1949 as a Member of the Civil Administration Personnel has been classified as a displaced person ?

شری دگمبر راؤ بندو - اسکا جواب "ہاں" ہے - آئی جی - پرزنس ڈسپلیسڈ پرسن (Displaced Person) ہیں -

شری کے - وی - نارائن ریڈی - انہیں سنہ ۱۹۵۰ ع کے سول لسٹ میں سینیر اڈمنسٹریٹیو پرسونل (Senior Administrative Personnel) بتایا گیا ہے اور بعد کی سول لسٹ یعنی سنہ ۱۹۵۱ ع میں انکو ڈسپلیسڈ پرسن بتایا گیا ہے - آخر اسکا کیا ماجرا ہے ؟

شری دگمبر راؤ - پہلے نہیں لکھا گیا تھا بعد میں لکھا گیا ، اسکے معنی یہ ہیں کہ پہلے ایسا خیال نہیں آیا تھا جو بعد میں آیا

شری کے - وی - نارائن ریڈی - یہ جواب تسلی بخش نہیں ہے -

مسٹر اسپیکر یہ معلومات پر منحصر ہے - بعد میں نئی معلومات ہوسکتی ہیں -

شری وی - ڈی - دیشپانڈے انکی نام اور شکل و صورت سے بھی معلوم ہوسکتا تھا کہ کون ڈسپلیسڈ پرسن ہیں -

Mr. Speaker: It is a matter of opinion.

*173 *Shri K. V. Narayana Reddy* Will the hon. Minister for Home be pleased to state .—

(1) Whether it is a fact that Shri C. J. Bhavnani who has been appointed as the Inspector-General of Prisons, is only a matriculate?

(2) If so, what are the conditions that warranted the appointment?

(3) Whether it is a fact that the original contract of his appointment stipulated a consolidated salary of Rs. 900 per month?

(4) Whether he is given a higher grade than that stipulated in the contract?

(5) If so, for what reasons?

شری دگمبر راؤ بندو - ہاں وہ میٹریکیولیٹ ہیں۔ جب ان کا تقرر جیل ڈپارٹمنٹ میں ہوا تھا تو اس وقت میٹریکیولیٹ کا گریڈ اونچا سمجھا جاتا تھا - بیس سال انہوں نے جیل ڈپارٹمنٹ میں سروس کی - وہ وہاں آئی - جی - پی تھے - تیسرے جز کا جواب یہ ہے کہ ابتدا میں کنٹراکٹ (۹۰) روپے پر کیا گیا تھا - لیکن اس کے بعد گورنمنٹ نے مناسب سمجھا کہ مزید دو سو روپے کا الاونس دیا جائے کیونکہ دوسرے ڈپارٹمنٹس کے مساوی آفیسرس کے گریڈ کے لحاظ سے یہ مناسب سمجھا گیا کہ ان کا گریڈ بھی ۱۲۰۰ تا ۱۵۰۰ کردیا جائے۔

شریمتی شاہ جہاں بیگم - میں سمجھتی ہوں کہ گوروالا کمیٹی نے اپنی رپورٹ میں بتایا ہے کہ ۳۰ سال کی سروس کی بعد انسان پنسن کے قابل ہوجاتا ہے -

شری دگمبر راؤ بندو - وہ حالات پر منحصر ہے -

شری کے - وی - نارائن ریڈی - کیا اس کے لئے میٹریکیولیٹس، انٹرس، گریجویٹس اور ایم - اے یہاں نہیں مل سکتے؟ اون سے بڑھکر ٹکنیکل پرسنس یہاں بھی ملسکتے تھے -

شری ڈگمبر راؤ بندو - ایسے لوگوں کو تعلیم و تربیت دینے کے خاص انتظامات ہوتے ہیں اور جن حالات میں تقرر کیا گیا ہے ان میں گریجویٹس اور ایم - اے بھی کام نہیں کرسکتے تھے - اس لئے انکا تقرر دو سال کے لئے کیا گیا اور تیسرے سال کی توسیع دی گئی -

شری رنگ راؤ دیشمکھ - جیل کے ہائیر پوسٹس (Higher Posts) پر غیر ملکیوں کو کیوں لیا جاتا ہے؟ (Not answered)

شری کے - ایل - نرسمہا ریڈی - اور کیا ان کے لئے کسی کوالیفکیشن (Qualification) کی ضرورت نہیں ہے؟

شری دگمبر راؤ بندو - میں نے پہلے ہی بتایا تھا کہ وہ سندھ سے آئے ہیں - وہاں وہ جیل ڈپارٹمنٹ میں کام کر رہے تھے - جس گریڈ اور درجہ پر وہ وہاں کام کرتے تھے اسی پر یہاں لئے گئے ہیں -

شری وی - ڈی - دیشپانڈے - کیا ڈپٹی یا اسسٹنٹ آئی - جی - پرزنس ڈسپلسڈ پرسن (Displaced person) ہیں؟

شری دگمبر راؤ بندو - میں دریافت کرکے بتلاسکتا ہوں -

شری کے - وی - نارائن ریڈی - کیا وجہ ہیکہ انکی مدت ختم ہونے کے بعد بھی انہیں بحال کیا گیا ہے؟

مسٹر اسپیکر۔ "حال" کا مطلب ؟

شری کے۔ وی۔ نارائن ریڈی۔ ابھی توسیع دی گئی ہے۔

شری دگمبر راؤ بندو۔ ہاں توسیع دی گئی ہے۔

شری دتیال راؤ۔ کیا یہ صحیح ہے کہ جیل ڈپارٹمنٹ میں دن بدن نان ملکیز (Non-mulkies) کی تعداد بڑھتی جا رہی ہے ؟

شری دگمبر راؤ بندو۔ یہ غلط ہے ۔

*173A *Shri K. V. Narayana Reddy* Will the hon. Minister for Home be pleased to state —

(1) Whether it is a fact that the Inspector-General of Prisons has recruited candidates of his own community to the newly created posts of Superintendents and Assistant Superintendents of Jails?

(2) Whether it is a fact that the candidates appointed to the 13 gazetted posts are either matriculates or non-matriculates having no previous experience?

(3) Whether it is a fact that Shri Molchand Kanchand, brother-in-law of the Inspector-General of Prisons, was appointed as Assistant Superintendent (Rs. 400-800) at Gulbarga, on 21-11-49, immediately after the promotion of Shri Bhavnani as Inspector-General of Prisons and was promoted as Superintendent, Central Jail, Aurangabad, on 1st January, 1952?

(4) Whether it is a fact that four Sindhies in the non-gazetted cadre have been confirmed?

(5) Whether it is a fact that the whole of the higher cadre in the Jail department of Hyderabad has been occupied by a section of non-mulkies drawn from a particular community, having no special qualification or previous experience?

شری دگمبر راؤ بندو۔ یہ صحیح نہیں ہے کہ انہوں نے اپنی ہی کمیونٹی کے لوگوں کو رکھا ہے۔ وہ خود حال ہی میں مامور ہوئے ہیں۔ ایسے حالات میں دوسرے لوگ اور بھی آئے ہیں۔

شری وی۔ ڈی۔ دیشپانڈے۔ ان کی کمیونٹی کیا ہے ؟

شری دگمبر راؤ بندو۔ کم از کم پراونسلی (Provincially) وہ سندھی ہیں۔ یہ صحیح ہے کہ بعض میٹریکولیٹ ہیں اور بعض نان میٹریکولیٹ ہیں۔ لیکن جیسا کہ میں نے کہا سندھ جیل میں جس درجہ پر تھے اسی درجہ پر انہیں یہاں رکھا گیا ہے

سوال کے تیسرے جز کا جواب یہ ہے کہ یہ صحیح ہے کہ وہ برادران لا (Brother-in-law) ہیں - اور وہ بھی ان ہی حالات میں لئے گئے ہیں جن حالات میں آئی - جی - پریزن کو لگایا گیا - جزو چہارم کا جواب ہے " ہاں " -

شری ورکاتم گوپال ریڈی (میڈچل) - وہ رشتہ دار ہیں - اس پر اصرار کے باوجود بھی انہیں کیوں لگایا گیا ؟

شری دگمبر راؤ بندو - گورنمنٹ کے نزدیک رشتہ دار ہونا قابل اعتراض نہیں ہے -

شری بھگونت راؤ گاڑھے - کیا سندھیوں کے لئے اس محکمہ کے سوا اور کوئی محکمہ نہیں ہے ؟

شری دگمبر راؤ بندو - مجھے دوسرے محکموں کی اطلاع نہیں -

شری وی - ڈی - دیشپانڈے - سوال یہ تھا کہ سول جیل کاں جیل یہاں لئے جانے کے پہلے جب وہ سندھ میں تھے تو کیا اسی عہدہ پر تھے ؟ اس کا کیا جواب ہے ؟

شری دگمبر راؤ بندو - یہاں عارضی طور پر انکو اسسٹنٹ کی جگہ پر لگایا گیا ہے کیونکہ اصل آدمی ٹاٹا اسکول آف سوشل سروس (Tata School of Social Service) میں انڈر ٹریننگ (under training) ہے انہیں ٹمپوریری طور پر لگایا ہے اور وہ اسی پوسٹ پر وہاں تھے -

شری رنگ راؤ دیشمکھ - کیا یہ اپائنٹمنٹ ٹمپوریری (Temporary) ہے ؟

شری دگمبر راؤ بندو - میں نے کہدیا کہ ٹمپوریری ہے -

شری وی - ڈی - دیشپانڈے - جو آفیسرس لئے گئے ہیں وہ سب جیل ڈپارٹمنٹ (Jail Department) میں ہی تھے ؟

شری دگمبر راؤ بندو - یہ گورنمنٹ آف انڈیا کے ریکارڈ سے معلوم کرنا ہوگا -

شری لکشمن کونڈا - کیا یہ میٹریکولیٹس اور نان میٹریکولیٹس گریجویٹس سے بھی زیادہ موزوں ہیں ؟

شری دگمبر راؤ بندو - صحیح ہے -

شری کے - ایل - نرسمہا راؤ - کیا کمٹھ صاحب کو ترقی دی گئی ہے ؟

شری ڈگمبر راؤ بندو - عارضی طور پر ترقی دی گئی ہے -

شری وی - ڈی - دیشپانڈے - برادران لا ہونے کی وجہ سے کیا کوئی فرق ہوتا ہے ؟

شری ڈگمبر راؤ بندو - میں نہیں سمجھتا کہ کوئی فرق ہوتا ہے -

شری متیال راؤ - پولیس ایکشن میں جن لوگوں نے سفر (Suffer) کیا ہے کیا انکے ساتھ بھی دوسرے اسٹیٹس نے ایسا ہی عمل کیا ہے ؟

شری دگمبر راؤ بندو - یہ دوسرے اسٹیٹس سے دریافت کرنا ہوگا -

شری دھرما بھکشم - (سریا سٹھ - عام) کیا بھوپالی دریائی حملان ایسے ہی آدمیوں کو ترقیاں ساتی ہیں ؟

شری دگمبر راؤ بندو - ایسا نہیں ہے -

شریمتی شاہجہاں بیگم - وہ اور کسے سال فٹ رہینگے ؟

شری دگمبر راؤ بندو - اب تو وہ فٹ ہیں -

شری وی - ڈی - دیسپانڈے - کیا آنریبل منسٹر یہ نہیں سمجھتے کہ اس طرح اپنے رشتہ داروں ہی کو موقع دینے سے نیپوٹیزم (Nepotism) ہو رہا ہے ؟

شری دگمبر راؤ بندو - یہ نیپوٹیزم نہیں ہے -

شری دھرما بھکشم - میں نے اورنگ آباد محل کے دفتر کے حالات کو دیکھا ہے وہاں بھی سب انکے رشتہ دار ہیں - میں اسے ثابت کرسکتا ہوں -

شری دگمبر راؤ بندو - پہلے آنریبل ممبر ثابت کریں - اسکے بعد سوچینگے -

شری دھرما بھکشم - کیا اس ڈپارٹمنٹ میں کوئی سینیر گرایجویٹ عہدہ دار نہیں تھا ؟

شری دگمبر راؤ بندو - ہوسکتا ہے -

شری دھرما بھکشم - پھر اسے ترقی کیوں نہیں دی گئی ؟

شری دگمبر راؤ بندو - انکے وقت پر انہیں ترقی دیجائیگی -

شریمتی شاہجہاں بیگم - حیدرآباد کے ڈسپلیسڈ لوگ جو اضلاع سے نکالے گئے ہیں، اور پریشان حال ہیں اور سٹی میں آکر پڑے ہوئے ہیں ایسے کتنے لوگوں کو جائدادیں دی گئی ہیں ؟

شری دگمبر راؤ بندو - وہ ڈسپلیسڈ کسطرح ہوسکتے ہیں ؟

شریمتی شاہجہاں بیگم - جب وہ اپنی جگہ سے ہٹادئے گئے تو ہٹجانے کے بعد ڈسپلیسڈ ہی ہوگئے -

شری دگمبر راؤ بندو - ظاہر ہے کہ وہ کسی وجہ سے ہٹائے گئے ہونگے -

UNSTARRED QUESTIONS & ANSWERS

Petitions.

79 *Shri G Sriramulu* (Manthani): Will the hon. the Chief Minister be pleased to state:—

1. Whether he is aware that the practice of acknowledging receipts of letters or petitions is not being observed and in some cases is being completely avoided?

2 What steps do the Government intend taking to enforce such communication being sent to the parties by the departments concerned?

Shri B. Ramakrishna Rao · (1) The practice of acknowledging receipt of letters or petitions has not been avoided completely as suggested in the question It has, however, been found that it is impossible to acknowledge receipt of the very large number of applications received every day. The Government feel that it would be an unnecessary waste of postage for which little provision is made in the Budget. The petitions are, therefore, endorsed and forwarded to the authorities who deal with them and take action

(2) Government consider that communications can be sent to the parties where found necessary and they are being sent in suitable cases. No further steps are considered necessary.

R. T. D Employees

36. *Shri M. S. Rajalingam* · (*Warangal*): Will the hon. Minister for Home be pleased to state.—

Whether Government have implemented or propose to implement to any extent the recommendations of

(*i*) the Equation Committee of the Central Services Commission,

(*ii*) Adjudication Committee of the Government of India,

(*iii*) The Liberalised Leave Rules in regard to the demands of the R.T.D. employees?

Shri Digambar Rao Bindu. (*i*) Yes, in full with effect from the 1st November, 1951, in the case of all the employees in service on the 6th April, 1952.

(*ii*) No.

(*iii*) No.

Temporary Magistrates

50. *Shri K. V. Narayan Reddy*: Will the hon. Minister for Home be pleased to state —

(*a*) On what principles temporary Magistrates are being appointed?

(*b*) Whether method of temporary appointment ensures efficiency in the said posts?

Shri Digambar Rao Bindu (*a*) Candidates for the posts of Munsiff-Magistrates have been selected by the High Court after holding competitive examination in conformity with the Rules and a list of such candidates has been prepared and sent to the Government These candidates are kept on the waiting list and, as and when vacancies occur, they are appointed to the posts of Munsiff-Magistrates

(*b*) As the candidates have been selected as above after examination and in conformity with the Rules, they are presumed to be efficient.

Munsiff-Magistrates

51. *Shri K. V. Narayan Reddy*: Will the hon. Minister for Home be pleased to state —

(*a*) Whether any decision has been taken regarding the method of future recruitment to the posts of Munsiff-Magistrates? and

(*b*) Whether the recruitment of the said posts will be made through the Public Service Commission?

Shri Digambar Rao Bindu (*a*) and (*b*). Instead of the the old and existing rules, a draft of new rules being ' Judicial Service Rules, 1952 ' for the appointment of candidates to the subordinate Judicial Service is under consideration of Government.

Appointment of the High Court Judge

73. *Shri K. Venkat Rama Rao* (Chinnakondur): Will the hon. Minister for Home be pleased to state :—

(*i*) Is it a fact that Shri Pingle Jaganmohan Reddy who has been appointed a Judge of the Hyderabad High Court has put in about 3 years' judicial service?

(*ii*) Was this fact brought to the notice of the President of the Republic by the Rajpramukh in his Recommendation under Article 217 of the Constitution?

Shri D. G. Bindu Shri Justice Pingle Jaganmohan Reddy was appointed directly from the Bar in the Legal Department on the post of Deputy Secretary in the grade of O S Rs 1,000-1,400 (Sessions Judge's cadre) on 9-9-1946 which is borne on the judicial service. He was elevated to the Bench for the first time on 26th February, 1948 From the High Court he was reverted to the post of Deputy Secretary, Legal Department, on 16th November, 1948. He was posted as Sessions Judge, Secunderabad, on 23-2-1950 from the Legal Department He had been working in that capacity till his present elevation to the Bench on 16-2-1952. Prior to his first appointment as Deputy Secretary in the Legal Department, he had a practice at the Bar for 11 years.

(2) In view of answer to (1) above, the question does not arise.

City Improvement Board

85. *Shrimati S Lakshmi Bai* (Banswada): Will the hon. Minister for Local Self-Government be pleased to state .—

(*i*) the number of houses constructed by the City Improvement Board so far ?

(*ii*) What is the expenditure incurred on their construction?

(*iii*) Whether the Government intend to construct more houses?

(*iv*) If so, what are the sources for raising funds for their construction?

Minister for Local Self-Government (Shri Anna Rao Ganamukhi) 1 The City Improvement Board has so far constructed 4,825 houses.

(2) The total expenditure incurred so far is Rs. 70,43,053

(3) Yes.

(4) The cost of construction is proposed to be met from the sale proceeds of the City Improvement Board buildings and City Improvement Board lands now being sold as also from the annual grant given by the Government.

City Improvement Blocks

86. *Shrimati S. Lakshmi Bai:* Will the hon. Minister for Local Self-Government be pleased to state :

(1) Whether it is a fact that the City Improvement Blocks are to be sold to the tenants ?

(2) If so, what, if any, are the conditions of the sale ?

(3) Whether any concession will be shown to the tenants who have lived in these blocks for a long period and have been paying rent regularly ?

(4) What is the estimated cost of the different kinds of blocks for sale ?

(5) Whether any depreciation will be allowed in fixing the sale price, taking into consideration the rent paid by the tenants and the life of the building ?

Shri Anna Rao Ganamukhi : (1) Yes.

(2) The conditions of sale have not yet been finalised, and are under Government's consideration.

(3) Authorised tenants will be given first preference to purchase the houses in which they are living.

(4) The estimated cost of the different types of houses for sale is shown in the attached statement.

(5) Depreciation will be allowed in fixing the sale-price depending on the estimated life of the building and its present age. The rent paid by the tenant is not being taken into consideration in fixing the sale-price.

[Statement

STATEMENT OF PRESENT COST OF C I B HOUSES.

Srl No	Locality	Type of houses	No of houses	Present cost less depreciation including cost of land Rs	A	P	Total amount Rs	A	P.
1	Khairatabad	'A' Class	27	6,954	0	0	1,87,758	0	0
		'B' "	62	4,422	0	0	2,74,164	0	0
		'C' "	38	5,148	0	0	1,95,624	0	0
		'D' "	77	2 831	0	0	2,17,987	0	0
		'D' "	94	2,632	0	0	2,47,408	0	0
		'D' "	46	1,480	0	0	68,080	0	0
2	Nampally ..	'A' "	48	6,900	0	0	3,31,200	0	0
		'B' "	89	3 298	0	0	2,93,522	0	0
		'C' "	223	2,380	0	0	5,30,740	0	0
3	Moazampura .	Special	11	20,530	0	0	2,25,830	0	0
		First "	11	12,061	0	0	1,32,671	0	0
		'A' "	48	6,514	0	0	3,12,672	0	0
		'B' "	153	4,151	0	0	6,35,103	0	0
		II "	67	6,051	0	0	4,05,417	0	0
		III "	296	3,616	0	0	10,70,336	0	0
		'C' "	157	2,679	0	0	4,20,603	0	0
		IV "	169	2,056	0	0	3,47,464	0	0
4.	Aghapura ..	Special	56	22,338	0	0	12,50,928	0	0
		First "	54	12,905	0	0	6,96,870	0	0
		'A' "	6	7,286	0	0	43,716	0	0
		IInd "	88	6,434	0	0	5,66,192	0	0
		'B' "	60	4,769	0	0	2,86,140	0	0
		IIIrd "	22	4,627	0	0	1,01,794	0	0
		'C' "	177	2,935	0	0	5,19,495	0	0
		'D' "	29	1,543	0	0	44,747	0	0
5	Bhoiguda .	'D' "	168	1,351	0	0	2,26,968	0	0
6	Yadgir Hussain Kunta	'D' "	84	1,372	0	0	1,15,248	0	0
7.	Goulipura ..	'D' "	40	1,372	0	0	54,880	0	0
8	Sultan Shahi ..	'B' "	2	4,972	0	0	9,944	0	0
		'C' "	12	2,641	0	0	31,692	0	0
		'C' "	20	4,807	0	0	96,140	0	0
9.	Moghalpura ..	IInd "	18	5,011	0	0	90,198	0	0
		'A' "	14	6,292	0	0	88,088	0	0

STATEMENT OF PRESENT COST OF C I B HOUSES

Sl No	Locality	Type of houses	No of houses	Present cost less depreciation including cost of land			Total amount		
				Rs	a	p.	Rs	a	p
		'B' ,,	22	4,015	0	0	88,330	0	0
		'C' ,,	24	2,603	0	0	62,472	0	0
10	Purani Haveli	'A' ,,	8	6,538	0	0	52,304	0	0
		'B' ,,	8	4,173	0	0	33,384	0	0
		'C' ,,	48	2,708	0	0	1,29,984	0	0
11	Bazar Noor-ul-umra	'A' ,,	22	6,859	0	0	1,50,898	0	0
		'B' ,,	37	2,920	0	0	1,08,040	0	0
		'C' ,,	52	2,808	0	0	1,46,016	0	0
12.	Dabirpura	'D' ,,	50	1,383	0	0	69,150	0	0
13	Azampura	'A' ,,	88	6,311	0	0	5,55,368	0	0
		'B' ,,	94	2,986	0	0	2,80,684	0	0
		'C' ,,	131	1,642	0	0	2,15,102	0	0
		'D' ,,	40	1,412	0	0	56,480	0	0
		Shops ,,	5	2,602	0	0	13,010	0	0
14	Malakpet	'A' ,,	163	6,147	0	0	10,01,961	0	0
		'B' ,,	146	4,015	0	0	5,86,190	0	0
		'C' ,,	9	2,603	0	0	23,427	0	0
		'C' ,,	75	4,895	0	0	3,67,125	0	0
15.	Sultan Bazar	Special,,	6	23,922	0	0	1,43,532	0	0
		'A' ,,	10	15,084	0	0	1,50,840	0	0
		'B' ,,	4	11,961	0	0	47,844	0	0
		'C' ,,	13	8,598	0	0	1,11,744	0	0
16	Family Quarters Rangmahal.	16 Blocks 1 shop	1	1,86,628	0	0	1,86,628	0	0
17	Amberpet	'A'—Class	15	6,426	0	0	96,390	0	0
		'B' ,,	22	4,101	0	0	90,222	0	0
		'C' ,,	58	2,660	0	0		0	0
		'C' ,,	65	4,882	0	0	3,17,930	0	0
		'D' ,,	42	1,420	0	0	59,640	0	0
		'D' ,,	54	2,542	0	0	1,37,268	0	0
18	Errannagutta and Lingampally.	First ,,	53	12,900	0	0	6,83,700	0	0
19.	Lingampally	Special ,,	6	21,800	0	0	1,30,800	0	0
				Grand Total			1,84,96,260	0	0

BUSINESS OF THE HOUSE

Mr. Speaker: There is a notice of one adjournment motion given by Shri K. Venkataramarao, which reads —

"I hereby give notice of my intention to move the following adjournment motion, for the purpose of discussing a definite matter of urgent public importance, *viz.*

That one day before the polling for Municipal Election in Nalgonda, i.e., on 22-6-52, the Police and H.S.R.P. forces openly supported the Congress workers; both jointly attacked the P.D.F. Office, attacked and injured the Secretary of the P.D.F. and broke the head of one Shri Veerareddy. The Police officials were within a distance of one furlong when these incidents took place, but they did not take any steps to restore order."

یہ اڈجرنمنٹ موشن ۲۲-۶-۵۲ع کے واقعہ کے متعلق ہے - یہ الکشن کے دن کا واقعہ ہے -

شری کے - وینکٹ رام راؤ - الکشن سے ایک دن قبل کا ہے -

مسٹر اسپیکر - اس لیٹر میں ۲۲-۶-۵۲ع کی تاریخ کے واقعہ کا ذکر کرکے اوسے ارجنٹ پبلک امپارٹنس (Urgent Public Improtance) کا واقعہ بتلایا گیا ہے - لیکن یہ ارجنٹ پبلک امپارٹنس کے تحت اسوجہ سے نہیں آسکتا کہ یہ واقعہ ہوکر تقریباً ۵ دن گزر چکے ہیں - اڈجرنمنٹ موشن لانے کے لئے جو رولس عام طور پر ہیں اونکے تحت اگر دو دن کی بھی تاخیر ہو تو اسکی اجازت نہیں دیجاسکیگی - چنانچہ اس اڈجرنمنٹ موشن کے سلسلہ میں جو دیری ہوئی ہے اسکی بنا پر اس اڈجرنمنٹ موشن کے اڈمیشن (Admission) کی اجازت نہیں دیجاسکتی - دوسری چیز یہ ہے کہ اڈجرنمنٹ موشن ان حالات میں پیش نہیں کیا جاسکتا - دوسرا موقع بہتر ہوگا - اب ہمارے پاس بجٹ پر ڈسکشن چل رہا ہے اور نئی بلس آنے والے ہیں اور دوسری چیزیں بھی اس سلسلہ میں ہو رہی ہیں - لیکن پھر بھی اس وقت ان چیزوں کے بارے میں کافی بحث ہوسکتی ہے - چونکہ اس اڈجرنمنٹ موشن میں ڈیلے (delay) ہوگیا ہے اسلئے میں اسکو اڈمٹ (Admit) نہیں کرتا -

شری وی - ڈی - دیشپانڈے - مجھے ہاؤس سے یہ عرض کرنا ہے کہ اسکے پہلے بتایا گیا تھا کہ بجٹ سشن کے زمانہ میں اڈجرنمنٹ موشن نہیں آسکتا - اسلئے یہ اب پیش کیا گیا ہے - بجٹ ڈسکشن دو دن میں ختم کرکے جلد سے جلد اسکو لیا جاسکتا ہے - دوسری چیز جو میں عرض کرنا چاہتا ہوں وہ یہ ہے کہ اس میں ارجنٹ پبلک امپارٹنس اسوجہ سے ہے کہ نلگنڈہ اور بھونگیر میں بھی ان واقعات کو ریپیٹ (Repeat)

کرنے کے امکانات پائے جا رہے ہیں۔ لہذا اسکے انسداد کے لئے یہ موشن لایا گیا ہے۔

شری کے۔ وینکٹ رام راؤ۔ نلگنڈہ میں بھی یہی حالت ہے۔ پولیس ان لوگوں کی طرفداری کررہی ہے۔ وہاں قانون پر عمل نہیں ہورہا ہے۔ اسلئے یہ موشن ڈسکشن کے لئے رکھا جائے تو مناسب ہوگا۔

مسٹر اسپیکر۔ چونکہ یہ واقعہ ۲۲ جون کا ہے اور ۴ - ۵ روز کے بعد یہ موشن لایا جا رہا ہے اسلئے اسکی اجازت نہیں دیجاسکتی۔

ایک آنریبل ممبر۔ جونکہ بھونگیر میں بھی ان ہی واقعات کے پیش آنے کا . . . .

مسٹر اسپیکر۔ اگر یہ موشن قریب تر زمانہ میں پیش کیا جاتا تو غور کیا جاسکتا تھا۔

شری وی۔ ڈی۔ دیشپانڈے۔ جب ہم کو اطلاع ملی . . . . .

مسٹر اسپیکر۔ جب میں نے رولنگ (Ruling) دیدی ہے . . . . . .

شری وی۔ ڈی۔ دیشپانڈے۔ آپکی رولنگ کو کوئسچن کرنے کا سوال نہیں ہے بلکہ ڈیلے کے متعلق جو کہا گیا اوسکی وضاحت کررہا ہوں کہ ہم نے ہوم منسٹر اور چیف منسٹر کو ٹیلیگرام دیا تھا اور ہم امید کررہے تھے کہ کوئی نہ کوئی انتظام ہوجائیگا۔ لیکن چونکہ کوئی انتظام نہیں ہوا اسلئے یہ موشن لایا جا رہا ہے۔

شری دگمبر راؤ بندو۔ میں یہ عرض کرونگا کہ آنریبل لیڈر آف دی اپوزیشن کے ٹیلیگرام کے بعد میں نے دریافت کیا۔ جو وائرلس مجھے اس سلسلہ میں وصول ہوا وہ یہ ہے:-

"If the local P.D.F workers have any representation to make, myself and the D.S.P. are on the spot to see that impartial elections are conducted. There is no truth in the contents of the telegram. Parties are freely canvassing without any hindrance."

شری کے۔ وینکٹ رام راؤ۔ جس دن حملہ ہوا آنریبل ہوم منسٹر وہاں دورہ پر تھے۔ ان ہی کی موجودگی میں یہ چیزیں ہوئی ہیں۔

Shri M. S. Rajalingam: It is the inference of the hon. Member that the Home Minister is a party to the incident?

شری وی۔ ڈی۔ دیشپانڈے۔ یہ چیز ہوم منسٹر اور ڈی۔ یس۔ پی۔ کے سامنے لائی گئی تو یہ کہا گیا کہ تحقیقات کی جائیگی۔ لیکن کوئی تحقیقات نہیں کی گئی۔

شری لکشمن کو نڈا - آنریبل اسپیکر اس هاؤس کےساتھ سریک هیں- اڈجرنمنٹ موشن (Disallow) ڈس الاؤ کرنے کے باوجود سوالات کے ذریعہ بحث کی جارهی هے- ایسی بحث کی اجازت دی جاسکتی هے ؟

مسٹر اسپیکر - کوئی بحث هو رهی هے نه اور اجازت دی جارهی هے

Demands for Grants

Mr. Speaker Now, cut motions are to be moved.

Demand No 11 Other Revenue Expenditure Financed from ordinary Revenue works for which No Capital Accounts are kept—Rs 52,82,000

Shri K. V. Narayan Reddy · Speaker, Sir, I beg to move

"That the demand under the head 'Other Revenue Expenditure financed from Ordinary Revenue Works for which no Capital Accounts are Kept' be reduced by Rs. 100, to impress upon the Government the dire necessity for the proper maintenance and improvements of irrigation tanks in Siddipet taluqa."

Mr. Speaker Motion moved:

"That the demand under the head 'Other Revenue Expenditure financed from Ordinary Revenue Works for which no Capital Accounts are kept' be reduced by Rs. 100, to impress upon the Government the dire necessity for the proper maintenance and improvements of irrigation tanks in Siddipet taluqa."

Shri K Ram Reddy · Speaker, Sir, I beg to move:

"That the demand under the head 'Other Revenue Expenditure financed from Ordinary Revenue Works for which no Capital Accounts are kept' be reduced by Re. 1, to discuss the policy regarding the maintenance and repairs of tanks."

Mr Speaker: Motion moved:

"That the demand under the head 'Other Revenue Expenditure financed from Ordinary Revenue Works for which no Capital Accounts are kept' be reduced by Re. 1, to discuss the policy regarding the maintenance and repairs of tanks."

Demand No. 63—Works & Establishment—Rs. 1,62,64,000.

Shri G. Rajaram (Armoor) Speaker, Sir, I beg to move:

"That the demand under the head 'Works & Establishment' be reduced by Rs 10,00,000, to discuss Economy—by abolishing contract system."

Mr. Speaker Motion moved

"That the demand under the head 'Works & Establishment' be reduced by Rs. 10,00,000, to discuss Economy—by abolishing contract system"

Demand No. 89—Construction of Irrigation, etc, Works—Rs. 3,73,81,000.

Shri G Raja Ram Speaker, Sir, I beg to move:

"That the demand under the head 'Construction of Irrigation, etc, Works' be reduced by Rs 5, to discuss checking of maladministration"

Mr. Speaker · Motion moved.

"That the demand under the head 'Construction of Irrigation, etc., Works' be reduced by Rs. 5, to discuss checking of maladministration."

Shri A Raj Reddy · Speaker, Sir, I beg to move:

"That the demand under the head 'Construction of Irrigation, etc, Works' be reduced by Re 1, to discuss the policy and working of irrigation works."

Mr Speaker What is the particular grievance?

Shri A. Raj Reddy · The policy and working of the bigger irrigation projects, Sir.

Mr Speaker Motion moved ·

"That the demand under the head 'Construction of Irrigation etc., Works' be reduced by Re. 1, to discuss the policy and working of bigger irrigation works."

*Demand No. 91.—Capital outlay on Multi-purpose River Schemes—*Rs. 93,04,000.

Shri K. Ram Reddy.—Speaker, Sir, I beg to move:

"That the demand under the head 'Capital outlay on Multi-purpose River Schemes' be reduced by Re. 1, to discuss the policy regarding multi-purpose river schemes."

Mr. Speaker —Motion moved

" That the demand under the head ' Capital Outlay on multi-purpose River Schemes ' be reduced by Re 1, to discuss the policy regarding multi-purpose river schemes "

Demand No. 11 —*Other Revenue Expenditure financed from ordinary Revenue Works for which no capital accounts are kept.*

Shri Shamrao Naik (Hingoli-General) —Speaker, Sir, I beg to move. "That the demand under the head ' Other Revenue Expenditure financed from ordinary Revenue Works for which no capital accounts are kept be reduced by Re 1, to discuss the policy regarding the maintenance and repairs of tanks in general ".

Mr. Speaker :—Motion moved :

"That the demand under the head 'Other Revenue Expenditure financed from ordinary Revenue Works for which no capital accounts are kept be reduced by Re 1, to discuss the policy regarding the maintenance and repairs of tanks in general "

Demand No. 89.—*Construction of Irrigation, etc , Works*— Rs. 3,73,81,000.

Shri Annajirao Gavane (Parbhani) Speaker, Sir, I beg to move: " That the demand under the head ' Construction of Irrigation, etc., Works' be reduced by Re. 1, to discuss the policy and working of construction of irrigation works."

Mr. Speaker Another cut motion has been already moved on the same subject.

Shri Annajirao Gavane I want to discuss the fact that there is no major project in Marathwada.

Mr. Speaker : I think both can be bracketted.

Shri K. Venkiah (Madhira)· Speaker, Sir, I beg to move: "That the demand under the head ' Construction of Irrigation, etc., Works' be reduced by Re. 1, to discuss the policy and working of construction of irrigation works."

Mr. Speaker : This Cut motion can also be bracketted with the cut motion moved by Shri Raj Reddy.

The next cut motion of Shri K. Venkiah under Demand No 91 can also be bracketted with the cut motion moved by Shri K Ram Reddy

The next cut motion given notice of by Shri Shamrao Naik can also be bracketted with the two above cut motions. Next Shri K Venkiah

Demand No 97 —State Road Fund—Rs 1,50,000.

Shri K Venkiah. Mr. Speaker, Sir, I beg to move "That the demand under the head 'State Road Fund' be reduced by Re. 1, to discuss the policy of working of the State Road Fund"

Mr Speaker Motion moved:

"That the demand under the head 'State Road Fund' be reduced by Re 1" to discuss the policy of working of the State Road Fund

Next, Shri Ankushrao Venkat Rao

Shri Ankush Rao Venkat Rao Speaker Sir, There is some mistake I did not at all intend a reduction in the allotment of Rs. 12,89,000, but my cut motion was for the Conservancy Section of the Forest Department.

Mr. Speaker: So, this should go under the Demands of the Forest and Excise Minister

Shri Ankush Rao Venkatrao: Yes, Sir.

شری جی - راجہ رام - مسٹر اسپیکر سر - میں نے دو کٹ موشنس اریگیشن وسول ورکس کے بارے میں موو کئے ہیں - کٹ موشنس لانے کا مقصد یہ تھا کہ آج نئے حیدرآباد میں جبکہ عوامی حکومت قائم ہوئی ہے ہمارا حیدرآباد غذائی نقطہ نظر سے بہت ہی قابل غذا پیدا کرنے والا علاقہ سمجھا جا رہا ہے - اس کے لئے مناسب تدابیر اختیار کرنی چاہئیں - کسی بھی اسٹیٹ کے پی - ڈبلیو - ڈی - (P.W.D.) کے بداب خرچ کو دیکھنے کے بعد کوئی بھی آدمی یہ رائے قائم کرسکتا ہے کہ ڈیولپمنٹ کی طرف حکومت کسطرح قدم بڑھا رہی ہے - میں خاص طور پر اس وقت پی - ڈبلیو - ڈی - کے طریقہ کار کے بارے میں کچھ کہنا چاہتا ہوں - مختلف پراجکٹس (Projects) پر ، نہ صرف پراجکٹس پر بلکہ پرمیننٹلی (Permanently) پی - ڈبلیو - ڈی - میں نوکر رکھکر کام چلاسکتے ہیں - لیکن نہیں معلوم کہ کیوں ہر ایک کام کنٹراکٹ کے ذریعہ سے پورا کیا جاتا ہے ؟ مثال کے طور پر میں پی - ڈبلیو - ڈی ورکشاپ کی طرف توجہ دلاؤنگا - جنگ سے پہلے اس ورکشاپ میں ۳ ہزار آدمی کام کرتے تھے - اور اب پانچسو آدمی کام کرتے ہیں - بقیہ لوگوں کو تخفیف کردیا گیا ہے - میں سمجھتا ہوں کہ پی - ڈبلیو - ڈی - ورکشاپ جو

قائم کیا گیا ھے وہ گورنمنٹ کے سارے رکوائیرمنٹس (Requirements) پورے کرسکتا ھے ۔ لیکن گورنمنٹ سارے رکوائیرمنٹس کنٹراکٹرس سے سوا کرنا چاھتی ھے یہ کیوں؟

مسٹر اسپیکر۔ اس وقت پبلک ورکس ڈپارٹمنٹ کے ڈیمانڈس کے بارے میں بحث ھورھی ھے۔ اسکے بعد اکسائیر ۔ فارسٹس ، کسٹمس ۔ فیناس ۔ لوکل سلف گورنمنٹ ۔لاایڈ انڈوںمنٹ ایس، ریھبی لٹیس، انفرمیشن، سوسیل سرویس، اور رورل ری کنسٹرکس ان ڈ ارٹمنٹس کے ڈیمانڈس بھی ھمارے سامنے ھیں ۔ مجھے کل تک انکو پورا کرنا ھے ۔ اس لحاظ سے اسپیچس ھونگی۔ آج ھم پبلک ورکس ڈپارٹمنٹ ، اکسائیر ، فارسٹ ، کسٹمس ، فیناس اور لوکل سلف گورنمنٹ کے ڈمانڈس ختم کرینگے ۔ کل چار منسٹروں کے ڈیمانڈس باقی رھینگے ۔ لوکل سلف گورنمنٹ ڈپارٹمنٹ کے ڈیمانڈس آج ختم نہ ھوں تو کم از کم فیناس ڈپارٹمنٹ کے ڈیمانڈس لازمی طور پر ختم کرنا ھوگا ۔ اسکے بعد میں یہ کہنا چاھتا ھوں کہ اسپیچس اس ٹائیم کا لحاظ رکھتے ھوئے کی جانی چاھئیں۔آج ھمیں ۱۰ بجے تک بیٹھنا پڑیگا ۔

شری بی - راجہ رام۔ھاں تو میں یہ کہہ رھا تھا کہ گورنمنٹ خود اپنی مشنری سے کام لے سکتی ھے ۔ لیکن مشنری کٹنے پر دیجاتی ھے ۔کنٹراکٹرس سے ضرورت کی چیزیں گورنمنٹ لیتی ھے۔ مثال کے طور پر میں کہونگا کہ انکٹ ، شاول اور دیگر چھوٹی چیزیں جو خود گورنمنٹ کے کارخانوں میں تیار ھوسکتی ھیں ان کے لئے کنٹراکٹرس کو ٹھیکہ دیا جاتا ھے ۔ اسکی کیا ضرورت ھے ؟ ھماری گورنمنٹ ان لوگوں کو مشنری سپلائی کرتی ھے اور وہ اس مشنری سے چیزیں بناتے ھیں ۔ اور وھی چیزیں گورنمنٹ کو دیتے ھیں ۔ اسکی کیا وجہ ھے ؟ اسی طرح اوزار بنانے کی مشنری بھی گورنمنٹ دوسروں کو دیتی ھے ۔ جسکی وجہ سے وہ کافی کمیشن حاصل کرتے ھیں ۔ میں دیکھتا ھوں کہ ھر ڈپارٹمنٹ میں کنٹراکٹ سسٹم ھے ۔ اس کنٹراکٹ سسٹم کو انالس کرنے کی ضرورت ھے۔ اسکی وجہ سے گورنمنٹ کا جو نقصان ھوتا ھے اس سے کیا گورنمنٹ واقف نہیں ھے ؟ میں ایک مثال دونگا ۔ حال ھی میں میں گوداوری پراجکٹ " کڈم " گیا تھا اور سپلائی منسٹر بھی وھاں موجود تھے ۔کڈم میں ندی کو روکنے کے لئے " ڈیام " (Dam) بنایا جا رھا ھے ۔ (۸۰) فٹ کھودا گیا ھے ۔ میں نے وھاں دیکھا کہ کھودی ھوئی مٹی اوپر کی طرف ڈالی جا رھی ھے ۔ میں نے وھاں کے کنٹرا کٹر سے پوچھا کہ یہ مٹی ایسا کیوں ڈال رھے ھیں کیونکہ جب پانی پڑے تو پھر مٹی نیچے آجائیگی تو وہ ھنس کر کہنے لگے کہ یہی تو پیسہ کمانے کا طریقہ اور موقعہ ھے ۔ جب مٹی نیچے آجائیگی تو پھر اس مٹی کو نکالنے کے لئے گورنمنٹ کو دو چار لاکھ روپیہ اور خرچ کرنا پڑیگا ۔ اسلئے کنٹراکٹ دینے کا گورنمنٹ کا جو طریقہ ھے وہ اچھا نہیں ھے۔ کیونکہ کنٹراکٹرس اپنے فائدہ کی خاطر زیادہ سے زیادہ پیسہ کمانے کی کوشش کرتے ھیں ۔

ساتھ ھی ساتھ گورنمنٹ نے جن میجر پراجکٹس (Major Projects) کی طرف دھیان دیا ھے وہ قابل مبارکباد ھے ۔ لیکن اس وقت میں یہ کہونگا کہ آج ھمیں

عدا٘ مسئلہ کو حل کرتا ہے ۔ یہ میجر پراجکٹس ایک طویل عرصہ میں ریاست کی پیداوار اور معاشی حالت کو بہتر بنانے کےلئے ہیں ۔ اسلئے ایسی چھوٹی چھوٹی اسکیات جن پر کہ ۱۰-۱ ہزار روپیہ لگا کر ہم کام کرسکتے ہیں تیار کرکے ریاست کو زیر کاشت لاناچاہئیے۔ ان چھوٹے چھوٹے اریگیشن پراجکٹس (Irrigation Projects) کی بہت اہمیت ہے اور گورنمنٹ کو اس طرف توجہ کرنی چاہئیے ۔

اسکے علاوہ روڈس (Roads) پر کام کرنے والے عملہ کی نوعیت اگر چیکہ مستقل ہے لیکن روڈس گیانگ کے جتنے بھی مزدور ہیں انکو پرمننسی اور سکیورٹی آف سروس حاصل نہیں ہے ۔ حیدرآباد ڈرینیج ڈپارٹمنٹ میں ایسے ہزاروں مزدور ہیں کہ جنکاہر سال تقرر ہوتا ہے حالانکہ وہ ۲۰-۲۵ سال سے کام کررہے ہیں ۔ ہر سال انکی سرویس ختم ہوتی ہے اور پھر انکا تقررکرلیا جاتا ہے ۔ اسکا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ وہ پراویڈنٹ فنڈ یا پنشن کے حقدار نہیں ہوسکتے ۔ وہ یہ بات محسوس ھی نہیں کرتے کہ انکی سرویس ہر سال ختم کی جاتی ہے اور پھر دو بارہ انکو مامور کیا جاتا ہے ۔ میں آنریبل منسٹر کی توجہ اس طرف مبذول کراکریہ کہونگاکہ نہ صرف ان مزدوروں کو جوکام کر رہے ہیں بلکہ ایسے تمام مزدور جو پچھلے ۲۵-۳۰ سال سے کام کر رہے ہیں انکو پنشن یا گراجیوٹی (gratuity) کا حقدار قرار دیا جائے ۔

اس ڈپارٹمنٹ میں کرپشن (Corruption) بہت ہے ۔ لیکن میں جانتاہوں کہ پچھلی خرابیوں کو ایک دو دن کے اندر دور نہیں کیا جاسکتا ۔ لیکن آنریبل شری مہدی نواز جنگ نے جب سے جائزہ لیاہے کافی ہلچل پیداکردی ہے اور وہ جو اقدام لے رہے ہیں اس کےلئے میں انہیں مبارکباد دیتا ہوں ۔ لیکن ایک چیز جسکا خاص طور پر ذکر کرنا ہے وہ ٹاؤن پلاننگ ڈپارٹمنٹ کے بیجا صرفہ سے متعلق ہے ۔ حیدرآباد میں سنہ ۱۹۴۷ع میں ایک نیا ٹاؤن پلاننگ ڈپارٹمنٹ سروے کرنے کے لئے قائم کیا گیا جس پر سالانہ ایک لاکھ کا صرفہ ہو رہا ہے ۔

پبلک ورکس منسٹر (شری مہدی نواز جنگ - ٹاؤن پلاننگ (Town Planning) کا تعلق مجھ سے نہیں ہے ۔

شری راجہ رام - میرا مطلب ڈسٹرکٹ واٹرسروے (District Water Survey) سے ہے۔

شری مہدی نواز جنگ - اسکا تعلق لوکل سلف گورنمنٹ سے ہے ۔

شری بی - راجہ رام - میں کہہ رہا تھا کہ پی - ڈبلیو - ڈی - ورکشاپ کی طرف فوری توجہ دینے کی ضرورت ہے ۔ حیدرآباد ڈرینیج ڈپارٹمنٹ کے ورکرس جو ۲۵-۳۰ سال سے کام کررہے ہیں اور جنکی نوعیت بھی مستقل ہے انکو پراویڈنٹ فنڈ (Provident Fund) یا پنشن دینے کی طرف توجہ کی جائے ۔ کیونکہ میں نہیں سمجھتا کہ حکومت کی یہ پالیسی ہے کہ حکومت ان مزدوروں کو پراویڈنٹ فنڈ یا پنشن سے محروم کرنا چاہتی ہے ۔ اسلئے میں امید کرتا ہوں کہ آنریبل منسٹر پی - ڈبلیو - ڈی - ان تمام معاملات کی طرف فوری توجہ کرینگے ۔

مسٹر اسپیکر ۔ شری کے ۔ وی ۔ نارائن ریڈی مختصر طور پر تقریر کریں کیونکہ وقت بہت کم ہے ۔

شری کے ۔ وی ۔ نارائن ریڈی ۔ وقت بہت کم ہے ۔ اسلئے میں زیادہ بحث نہیں کرونگا ۔ اس وقت یہ کہنا چاہتا ہوں کہ میں نے لیجسلیٹیو اسمبلی کے اسٹاف کو دو کٹ موشنس دئے تھے لیکن یہاں ایک ہی کٹ موشن ہے ۔ میں سمجھتا ہوں کہ بہت سارے ممبرس کو بھی ایسی ہی شکایت ہے ۔ اس طرف توجہ دی جائے تو بہتر ہوگا ۔

مسٹر اسپیکر ۔ انٹراڈکشن (Introduction) میں وقت ختم ہو جائےگا ہے اسلئے موضوع پر بحث کی جائے ۔

شری کے ۔ وی ۔ نارائن ریڈی ۔ ہمارے سست رفتار ، دائم المریض اورکاھل الوجود پبلک ورکس ڈپارٹمنٹ کو قائم کرکے ۸۴ سال ہوئے ہیں ۔ اس ڈپارٹمنٹ کی جانب سے سدی پیٹھ میں جو کام ہوا ہے اسکو میں بیان کرنا چاہتا ہوں ۔ ہمارے پاس نہ بارش زیادہ ہوتی ہے اور برف گرتی ہے ۔ لیکن اسکے باوجود پی ۔ ڈبلیو ۔ ڈی نے جو کام کیا ہے وہ قابل اعتراض ہے ۔ گوداوری ویالی اسکیم (Godavari Valley Scheme) اور اس قسم کے طویل المدت چند بڑے پیمانے کے پراجکٹس کے مختلف حصوں میں بن رہے ہیں ۔ لیکن اس وقت میں صرف اپنی کانسٹیٹیوانسی راج گرپال سٹھ جس میں ۸۲ مواضعات ہیں اس کا ذکر کرونگا ۔ سدی پیٹھ اور بالخصوص حلقہ راج گوپال پیٹھ میں بارش کم ہوتی ہے ۔ میرے وہاں دورہ کرنے پر معلوم ہوا کہ اس وقت ۱۲۰ تالاب شکستہ حالت میں ہیں ۔ اب اگر اسکا حساب نکالا جائے تو معلوم ہوگا کہ ۸۲ مواضعات میں ۱۲۰ تالاب شکستہ ہیں تو پورے ریاست کی کیا حالت ہوگی ۔ تذکرہ کرنے کا موقع نہیں بلکہ اور مرھٹواڑہ دونوں حصوں کی یہی حالت ہے ۔ ذرائع آب پاشی کے جو انتظامات ہوئے ہیں ان میں ۹ اسکیمیں ہیں ۔ لیکن سدی پیٹھ کےلئے کوئی اسکیم نہیں ہے ۔ اس وقت میں کڈم اریگیشن یا گوداوری اسکیم کا جس پلان سے تعلق ہے اسکے متعلق کچھ نہیں کہہ رہا ہوں بلکہ میں یہ چاہتا ہوں کہ جو تالاب شکستہ ہیں انکو درست کیا جائے تاکہ وہاں کے باشندوں کےلئے یہ انتظامات مفید ثابت ہوں ۔ اگر اسپیکر صاحب اجازت دیں تو میں جنرل طور پر ریاست کے متعدد اسکیمات کے متعلق بحث کرنا چاہتا ہوں ۔

مسٹر اسپیکر ۔ جو کٹ موشن موو کیا گیا ہے صرف اسی پر تقریر کریں ۔

شری کے ۔ وی ۔ نارائن ریڈی ۔ چونکہ اسپیکر صاحب کی اجازت نہیں ہے اسلئے میں اپنی تقریر ختم کرتا ہوں ۔

شری مہدی نواز جنگ ۔ میری توجہ میں ٹاؤن پلاننگ ڈپارٹمنٹ اور واٹر سپلائی ڈپارٹمنٹ لائے گئے ہیں ۔ میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ ڈسٹرکٹ واٹر سپلائی اور میونسپل سروے کا تعلق پی ۔ ڈبلیو ۔ ڈی ۔ سے نہیں ہے بلکہ لوکل سلف گورنمنٹ سے ہے ۔

عدا ٔ مسئلہ کو حل کرتا ہے - یہ میجر پراجکٹس ایک طویل عرصہ میں ریاست کی پیداوار اور معاشی حالت کو بہتر بنانے کےلئے ہیں - اسلئے ایسی چھوٹی چھوٹی اسکیمات جن پر کہ ۱۰-۱۵ ہزار روپیہ لگا کر ہم کام کرسکیں ہیں تیار کرکے رسیات کو زیر کاشت لایا جائے۔ ان چھوٹے چھوٹے اریگیشن پراجکٹس (Irrigation Projects)کی بہت اہمیت ہے اور گورنمنٹ کو اس طرف توجہ کرنی چاہئے -

اسکے علاوہ روڈس (Roads) پر کام کرنے والے عملہ کی نوعیت اگر چیکہ مستقل ہے لیکن روڈس گنگ کے جتنے بھی مزدور ہیں انکو پرمننسی اور سکیورٹی آف سروس حاصل نہیں ہے - حیدرآباد ڈرینیج ڈپارٹمنٹ میں ایسے ہزاروں مزدور ہیں کہ جنکا ہر سال تقرر ہوتا ہے حالانکہ وہ ۲۰-۲۵ سال سے کام کررہے ہیں - ہر سال انکی سروس ختم ہوتی ہے اور پھر انکا تقرر کرلیا جاتا ہے - اسکا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ وہ پراویڈنٹ فنڈ یا پنشن کے حقدار نہیں ہوسکتے - وہ یہ بات محسوس ہی نہیں کرتے کہ انکی سرویس ہر سال ختم کی جاتی ہے اور پھر دو بارہ انکو مامور کیا جاتا ہے - میں آنریبل منسٹر کی توجہ اس طرف مبذول کرا کریہ کہونگا کہ نہ صرف ان مزدوروں کو جوکام کر رہے ہیں بلکہ ایسے تمام مزدور جو پچھلے ۲۰-۳۰ سال سے کام کر رہے ہیں انکو پنشن یا گراجوٹی (gratuity) کا حقدار قرار دیا جائے -

اس ڈپارٹمنٹ میں کرپشن (Corruption) بہت ہے - لیکن میں جانتا ہوں کہ پچھلی خرابیوں کو ایک دو دن کے اندر دور نہیں کیا جاسکتا - لیکن آنریبل شری مہدی نواز جنگ نے جب سے جائزہ لیا ہے کافی ہلچل پیدا کردی ہے اور وہ جو اقدام لے رہے ہیں اس کےلئے میں انہیں مبارکباد دیتا ہوں - لیکن ایک چیز جسکا خاص طور پر ذکر کرنا ہے وہ ٹاؤن پلاننگ ڈپارٹمنٹ کے بیجا صرفہ سے متعلق ہے - حیدرآباد میں سنہ ۱۹۴۷ع میں ایک نیا ٹاؤن پلاننگ ڈپارٹمنٹ سروے کرنے کے لئے قائم کیا گیا جس پر سالانہ ایک لاکھ کا صرفہ ہو رہا ہے -

پبلک ورکس منسٹر (شری مہدی نواز جنگ) - ٹاؤن پلاننگ (Town Planning) کا تعلق مجھ سے نہیں ہے -

شری راجہ رام - میرا مطلب ڈسٹرکٹ واٹرسروے(District Water Survey)سے ہے -

شری مہدی نواز جنگ - اسکا تعلق لوکل سلف گورنمنٹ سے ہے -

شری بی - راجہ رام - میں کہرہا تھا کہ پی - ڈبلیو -ڈی-ورکشاپ کی طرف فوری توجہ دینے کی ضرورت ہے - حیدرآباد ڈرینیج ڈپارٹمنٹ کے ورکرس جو ۲۰-۳۰ سال سے کام کرر ہے ہیں اور جنکی نوعیت بھی مستقل ہے انکو پراویڈنٹ فنڈ (Provident Fund) یا پنشن دینے کی طرف توجہ کی جائے - کیونکہ میں نہیں سمجھتا کہ حکومت کی یہ پالیسی ہے کہ حکومت ان مزدوروں کو پراویڈنٹ فنڈ یا پنشن سے محروم کرنا چاہتی ہے - اسلئے میں امید کرتا ہوں کہ آنریبل منسٹر پی - ڈبلیو - ڈی - ان تمام معاملات کی طرف فوری توجہ کرینگے -

مسٹر اسپیکر ۔شری کے۔ وی۔ نارائن ریڈی مختصر طور پر تقریر کریں کیونکہ وقت بہت کم ہے ۔

شری کے۔ وی۔ نارائن ریڈی ۔ وقت بہت کم ہے ۔ اسلئے میں زیادہ بحث نہیں کرونگا ۔ اس وقت یہ کہنا چاہتا ہوں کہ میں نے لیجسلیٹیو اسمبلی کے اسٹاف کو دو کٹ موشنس دئے تھے لیکن یہاں ایک ہی کٹ موشن ہے ۔ میں سمجھتا ہوں کہ بہت سارے ممبرس کو بھی ایسی ہی شکایت ہے ۔ اس طرف توجہ دی جائے تو بہتر ہوگا ۔

مسٹر اسپیکر ۔ انٹراڈکشن (Introduction) میں وقت ختم ہو جائے گا ہے اسلئے موضوع پر بحث کی جائے ۔

شری کے۔ وی۔ نارائن ریڈی۔ہمارے سست رفتار، دائم المریض اورکاهل الوجود پبلک ورکس ڈپارٹمنٹ کو قائم کرکے ۸۴ سال ہوئے ہیں ۔ اس ڈپارٹمنٹ کی جانب سے سدی پیٹھ میں جو کام ہوا ہے اسکو میں بیان کرنا چاہتا ہوں ۔ ہمارے پاس نہ بارش زیادہ ہوتی ہے اور برف گرتی ہے ۔ لیکن اسکے باوجود پی ۔ ڈبلیو ۔ ڈی نے جو کام کیا ہے وہ قابل اعتراض ہے ۔ گوداوری ویالی اسکیم (Godavarı Valley Scheme)اور اس قسم کے طویل المدت چند بڑے پیمانے کے پراجکٹس کے مختلف حصوں میں بن رہے ہیں ۔ لیکن اس وقت میں صرف اپنی کانسٹیٹیوانسی راج گوپال پیٹھ جس میں ۸۷ مواضعات ہیں اس کا ذکر کرونگا ۔ سدی پیٹھ اور بالخصوص حلقه راج گوپال پیٹھ میں بارش کم ہوتی ہے ۔ میرے وہاں دورہ کرنے پر معلوم ہوا کہ اس وقت ۱۲۰ تالاب شکستہ حالت میں ہیں ۔ اب اگر اسکا حساب نکالا جائے تومعلوم ہوگا کہ ۸۷ مواضعات میں ۱۲۰ تالاب شکستہ ہیں تو پورے ریاست کی کیا حالت ہوگی ۔ تذکرہ کرنے کا موقع نہیں تلنگانہ اور مرہٹواڑہ دونوں حصوں کی یہی حالت ہے ۔ ذرائع آب پاشی کے جو انتظامات ہوئے ہیں ان میں ۹ اسکیمیں ہیں۔ لیکن سدی پیٹھ کےلئے کوئی اسکیم نہیں ہے ۔ اس وقت میں کڈم اریگیشن یا گوداوری اسکیم کا جس پلان سےتعلق ہے اسکے متعلق کچھ نہیں کہہ رہا ہوں بلکہ میں یہ چاہتا ہوں کہ جو تالاب شکستہ ہیں انکو درست کیا جائے تاکہ وہاں کے باشندوں کےلئے یہ انتظامات مفید ثابت ہوں ۔ اگر اسپیکر صاحب اجازت دیں تو میں جنرل طور پر ریاست کے متعدد اسکیمات کے متعلق بحث کرنا چاہتا ہوں ۔

مسٹر اسپیکر ۔ جوکٹ موشن موو کیا گیا ہے صرف اسی پر تقریر کریں ۔

شری کے۔ وی۔ نارائن ریڈی ۔ چونکہ اسپیکر صاحب کی اجازت نہیں ہے اسلئے میں اپنی تقریر ختم کرتا ہوں ۔

شری مہدی نواز جنگ ۔ میری توجہ میں ٹاؤن پلاننگ ڈپارٹمنٹ اور واٹر سپلائی ڈپارٹمنٹ لائے گئے ہیں ۔ میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ ڈسٹرکٹ واٹر سپلائی اور میونسپل سروے کا تعلق پی ۔ ڈبلیو ۔ ڈی ۔ سے نہیں ہے بلکہ لوکل سلف گورنمنٹ سے ہے ۔

شری کنٹا رام ریڈی (نلگنڈہ - عام) - اسپیکر سر - یہ ایک روپیہ کا کٹ موشن اس لئے لایا گیا ہے کہ حکومت کی توجہ میں تالابوں کی حالت لائی جائے - یہ بات مسلمہ ہے کہ محکمہ آبپاسی جو ٹیکس کا کام کرتا ہے اس میں کافی کرپشن ہے - اسکی وجوہات کیا ہیں اور اسے کسطرح درست کیا جاسکتا ہے میں اسکے متعلق کچھ کہونگا -

محکمہ آبپاسی ٹیکس کے ریپرس اور مینٹیننس (Maintenance) کا جو کام کروا ا ہے وہ گتہ داروں کے ذریعہ انجام پاتا ہے جنہیں رعایا سے کوئی دلچسپی یا ہمدردی نہیں رہتی - اور رعایا کو یہ بھی معلوم نہیں ہوتا کہ انکے گاؤں کا تالاب گورنمنٹ درست کروارہی ہے ، یا سوارہی ہے - اسلئے رعایا اس بارے میں نہ تو کام کی نگرانی کرسکتی ہے اور نہ کوئی ضروری اور مفید مشورہ دے سکتی ہے - گتہ دار بس مانے کام کرتے ہیں - تالاب کے کٹوں میں جب گنڈیاں (గండ్లు) بڑھجاتی ہیں اور انکی درستگی کا کام گتہ داروں کو دیا جاتا ہے تو وہ کٹہ کا لیول کم کرکے پیسے حاصل کرلیتے ہیں - اس میں شک نہیں کہ حکومت بجٹ میں اس کے لئے گنجائش تو رکھتی ہے اور روپیہ خرچ بھی کرتی ہے - لیکن کام ٹھیک طور پر انجام نہیں پاتا - کنٹراکٹرس ۳ سے ٥ فیصد سود پر رقم حاصل کر کے کام انجام دیتے ہیں - جس سے یہ صاف ظاہر ہوتا ہے کہ وہ کام ٹھیک طور نہ کرکے بغیر گورنمنٹ سے گتہ کی رقم حاصل کرلیتے ہیں - اسلئے میں یہ کہونگا کہ یہ کام عوام کی مرضی سے ہونے چاہئیں تاکہ وہ بھی کام کی جانچ کرسکیں - اکثر مقامات پر ایسا بھی ہوتا ہے کہ گاؤں کے لوگ گورنمنٹ کو تالاب درست کرنے کے لئے توجہ دلاتے ہیں - لیکن گورنمنٹ وقت پر توجہ نہ کرنے کی وجہ سے وہاں کی اراضیات کے لوگ اپنی طرف سے تالاب کو درست کروالیتے ہیں - مگر گورنمنٹ بعد میں انکو یہ خرچہ ادا نہیں کرتی اور یہ کہتی ہے کہ ہمکو اطلاع نہیں دی گئی - اگر رعایا گورنمنٹ کی منظوری کا انتظار کرتی رہے تو موسم گزر جاتا ہے -

تالابوں اور نہروں کی درست کروانے کے لئے بھی بجٹ میں روپیہ رکھا جاتا ہے - لیکن کام برابر نہیں کیا جاتا - بارش کے موسم میں تو پانی تالاب میں جمع ہوجاتا ہے اور اسکی برآورد بناکر عہدہ دار متعلقہ اور گتہ دار رقم حاصل کرلیتے ہیں - چنانچہ مثال کے طور پر میں یہ کہونگا کہ سنہ ٦ ٥ف میں یہ ریپرزنٹیشن (Representation) کیا گیا تھا کہ پانگل کے تالاب کی نہر جسکا نام آصف نہر ہے اسکا نالا ناقص ہے - خصوصاً پولس ایکشن کے بعد نالے پر اتنے تومڑ رکھے گئے ہیں کہ پانی نہیں آتا ہے - اگر آتا ہے تو استعمال بھی نہیں ہوسکتا - نالہ خراب ہونیکی وجہ سے دویلہ کے نزدیک جو کٹہ بنایا گیا ہے اس سے پانی ضائع ہوتا ہے - نالہ درست نہ ہونے کی وجہ سے ہر سال غیر معمولی بارشوں میں تالاب بھرجاتا ہے - اسکا ایاکٹ ٥ ١ سو ایکر ہوتا ہے اور اس سے گرو مور فوڈ (Grow more food) میں بھی مدد ملسکتی ہے - لیکن اس کا مینٹیننس (Maintenance) برابر نہیں ہوتا - میں حکومت کو اس جانب توجہ دلانا چاہتا ہوں - کرپشن زیادہ ہونے کی وجہ سے عہدہ داران متعلقہ برابر سپروائز (Supervise) نہیں کرسکتے اور اپنا اپنا کمیشن گھٹ کرلیتے ہیں - آئندہ

کے لئے میں حکومت سے کہونگا کہ ٹیکس کے ریپرس (Repairs) کا کام ایک پبلک کمیٹی کے ذریعہ کروایا جائے - اسلئے کہ اگر رعایا محکمہ آبپاشی سے کسی تالاب کے بارے میں کچھ کہتی ہے تو محکمہ سے کہا جاتا ہے کہ تمہارا کیا تعلق ہے ؟ اسلئے رعایا کچھ مداخلت نہیں کر سکتی - میں کہونگا کہ گورنمنٹ جب بجٹ میں روپیہ رکھتی ہے تو اسکے خرچ کرنے میں پراپر سپرویژن (Proper Supervision) بھی ضروری ہے - اگر پبلک کی نگرانی رکھی جائے تو کام صحیح طور پر انجام پاسکے گا ورنہ یہ ہوگا کہ جسطرح اب تک پہلے کے لوگ یہ رقم کھاتے آئے ہیں ویسے ہی کھاتے رہینگے -

شری مہدی نو ازجنگ - آنریبل ممبر نے جس گاؤں کا حوالہ دیا کیا اسے مکرر فرمائینگے ؟

شری کشتا رام ریڈی - یہ پانگل کے تالاب کا ذکر ہے جو نلگنڈہ سے ایک میل کے فاصلہ پر واقع ہے - سررا اسماعیل کے زمانے سے ہم توجہ دلاتے آرہے ہیں - سنے ہیں کہ اس پر مینٹیننس کے لئے خرچ ہوتا ہے - لیکن کوئی کام نہیں ہوتا -

شری اے - راج ریڈی - (سلطان آباد) - مسٹر اسپیکر سر - مجھے میجر پراجکٹس (Major Projects) کے بارے میں کچھ عرض کرنا ہے - گورنمنٹ آف انڈیا نے فائیو ایر پلاننگ (Five Year Planning) کا پروگرام بنایا ہے جسکے لحاظ سے بعض پراجکٹس جلد از جلد تعمیر کرنے کے بارے میں گورنمنٹ آف حیدرآباد کو جو ہدایات دئے گئے ہیں اس کے مطابق عمل نہیں ہورہا ہے - آرڈرس یہ تھے کہ تنگبھدرا پراجکٹ ، راجولی بنڈہ پراجکٹ اور دیگر پراجکٹس پر اس سال یعنی سنہ ۵۲-۱۹۵۳ء میں نو اعشاریہ کچھ کروڑ روپیہ خرچ کیا جائے - لیکن اسکے باوجود بجٹ میں ہم دیکھتے ہیں کہ سنہ ۵۲-۱۹۵۳ء کیلئے چھ اعشاریہ کچھ کروڑ روپیہ رکھا گیا ہے - اس طرح سنٹرل گورنمنٹ پلاننگ کے لحاظ سے تنگبھدرا پراجکٹ پر تقریباً دو کروڑ روپئے کم خرچ کئے جارہے ہیں - اسی سے راجولی بنڈہ پراجکٹ پر ایک کروڑ کی بجائے ۶۰ لاکھ روپیہ رکھا گیا ہے - اسی طرح دوسرے مدات بھی ہیں جن میں بہت کم رقوم رکھی گئی ہیں - میں یہ کہونگا کہ جب ہم غور و خوض کے بعد ان پراجکٹس کو ضروری سمجھتے ہیں اور ان پر صرفہ کا اندازہ لگاتے ہیں تو اس میں کمی کس لئے کی جاتی ہے ؟ یہ فائیو ایر پلان کا پہلا ہی سال ہے اور پہلے ہی سال میں کمی - آپ خود ایک پلان بناتے ہیں پھر اسمیں کمی کرنے کی کیا وجہ ہے ؟ کیا یہ گلومی پکچر (Gloomy picture) نہیں ہے ؟ آپ اس بجٹ میں جاگیرداروں کیلئے تو ایک کروڑ روپیہ رکھتے ہیں اور ۱۸ کروڑ روپیہ دینا چاہتے ہیں - اسکے بعد آنریبل چیف منسٹر کہینگے کہ وطنداروں کو بھی معاوضہ دینا ضروری ہے - آپ کتنوں کو ایسے معاوضے دیتے جائینگے ؟ ایسے کاموں کیلئے تو آپ کے پاس گنجائش ہے - دیعہ آمدنی ہے - میں کہونگا کہ اگر یہی لیل و نہار رہیں ، یہی سلسلہ جاری رہے ، تو آپ کا یہ پلان صرف کاغذی پلان ہوکر رہجائیگا - اور آپ کے یہ خواب کبھی پورے نہوسکینگے - ممکن ہے آپ کہدیں کہ اس سال اتفاق سے رقم فراہم نہوسکی - لیکن آئندہ بھی آپ سے پوری رقم دینے کی کسطرح توقع کی جاسکتی ہے ؟ یہ بات تو خوشی کی ہے کہ ہمارے پاس پراجکٹس کے پلانس ہیں - لیکن یہ پراجکٹس کس کیلئے تیار

ہو رہے ہیں ؟ نظام آباد میں پراجکٹ ہے لیکن کیا ان اراضیات کو جو جنگل کے ہیں تری میں تبدیل کرنے کیلئے توجہ دی جارہی ہے ؟ اس حیدرآباد میں جس کا ڈھانچہ فیوڈل ہے میجر لینڈ ریفارمس کے بغیر وہ کونسی بنیاد ہے جس کی بنا پر زیادہ غلہ اگاؤ کی مہم کو آپ پورا کرنا چاہتے ہیں ؟ وہ کسان جو غریب ہیں کیا وہ اس سے فائدہ اٹھاسکتے ہیں ؟ سماج کے اس ڈھانچے کو بدلنے کی پہلے ضرورت ہے ۔ میں یہ کہونگا کہ ایسے بڑے پراجکٹس کے ساتھ ساتھ سائمل ٹینیسلی (Simultaneously) لینڈ ریفارمس بھی آنے چاہئیں ۔ اس سے آپ کو بھی زیادہ سے زیادہ پیداوار حاصل ہوگی ۔ اور اس پر خاص توجہ کی ضرورت ہے ۔ اگر ایسا نہ کیا جائے تو اسکا مطلب یہی ہوگا کہ اس ہاتھ سے دیکر آپ اس ہاتھ سے لے رہے ہیں ۔ جب تک محنت لوٹنے کا طریقہ جاری رہیگا اسوقت تک صحیح نتیجہ برآمد ہونا ناممکن ہے اور یہاں چین کا نقشہ نہیں بنسکتا ۔ آپ کوآپریشن (Cooperation) چاہتے ہیں ۔ لیکن صرف کوآپریشن کہنے سے حاصل نہیں ہوتا ۔ جب تک کہ حالات نہ پیدا کئے جائیں اس وقت تک صحیح نتائج ممکن نہیں ۔

پی ۔ ڈبلیو ۔ ڈی ۔ کے متعلق میں اس سے پہلے سررشتہ کے علم میں کچھ ضروری باتیں لاچکا ہوں ۔ یہاں دو صیغے آئی ۔ بی ۔ اور سی ۔ بی ۔ ہیں جو ایک ہی آفیسر کے تحت چلتے ہیں ۔ گور والا کمیٹی کی سفارشات میں بھی اس جانب توجہ دلائی گئی ہے ۔

چونکہ وقت ختم ہوچکا ہے اسلئے میں اپنی تقریر ختم کرتا ہوں ۔

مسٹر اسپیکر ۔ اب چار بج چکے ہیں ۔ ہاؤس اڈجورن (Adjourn) ہوتا ہے ۔ ساڑھے چار بجے ہم پھر ملینگے ۔

The House then adjourned for recess till Half Past Four of the Clock.

The House reassembled, after recess, at Half Past Four of the Clock.

[Mr. Speaker in the Chair]

شری وی ۔ ڈی ۔ دیشپانڈے ۔ مسٹر اسپیکر سر ۔ اڈجرنمنٹ موشن (Adjournment motion) کے سلسلہ میں جو رولس (Rules) ہمارے لیجسلیچر (Legislature) کے ہیں اسکے رول نمبر ۱۰۰ میں یہ بتایا گیا ہے کہ دو گھنٹہ پہلے اڈجرنمنٹ موشن لایا جاسکتا ہے ۔ لیکن آپ نے فرمایا کہ بجٹ سیشن میں اڈجرنمنٹ موشن نہیں لایاجاسکتا تو میں عرض کرونگا کہ ایسا ہے میں رولس واضح کردئے جائیں تا کہ آئندہ اڈجرنمنٹ موشن پیش کرنے میں سہولت رہے ۔

مسٹر اسپیکر ۔ اڈجرنمنٹ موشن کے متعلق میں نے پہلے بھی کہا تھا کہ بجٹ سیشن کے دوران میں جو اڈجرنمنٹ موشن آیا اوسمیں تاخیر ہوئی تھی ۔ اور یہ جو حوالہ دیا گیا

ہے رول نمبر ۱۰ کا اس لحاظ سے بھی یہ موشن پراپر فارم (Proper form) میں نہیں تھا اور محض لیٹر (Letter) کی حیثیت سے آیا تھا - چونکہ یہ ایک ٹیکنیکل پائنٹ (Technical Point) تھا اس لئے میں نے اسکی وضاحت نہیں کی تھی - خیر اسکے بارے میں اب زیادہ بحث نہیں ہوگی - بات در اصل یہ ہے کہ اڈجرنمنٹ موشن کے سلسلہ میں جو کنوینشنس یا رولس ہیں ان کے لحاظ سے اڈجرنمنٹ موشن لایا جائے - چونکہ اگر بحث کے بارے میں ڈسکشن ہورہا ہو تو یہ موشن نہیں لایا جاسکتا - اسکے علاوہ اس میں ایک دو دن کی تاخیر بھی ہوئی تھی - یہ البتہ صحیح ہے کہ حالات معلوم کرنے کے لئے ٹائم دیا جائے - ان چیزوں کا لحاظ کرتے ہوئے دیکھا جائیگا کہ اڈجرنمنٹ موشن کی اجازت دیجائیگی یا نہیں -

श्री. लक्ष्मीनिवास गनेरीवाल :— यह जो डिमाड पेश किया गया है अुसमे "चीफ अिलेक्ट्रिकल अिन्स्पेक्टर" के शब्द अिस्तेमाल किये गये है । मै चाहता हू की ऑनरेबल मिनिस्टर अिसकी अेक्सप्लेन (Explain) करे ताकि हम समझ सके।

مسٹر اسپیکر - یہ پائینٹ میں سمجھتا ہوں کہ اسی وقت پیش ہونا چاہئے تھا جبکہ ڈیمانڈ رکھا گیا تھا - لیکن اگر آپ چاہتے ہیں تو پی - ڈبلیو - ڈی - مسٹر اسکی وضاحت کردینگے -

श्री. लक्ष्मीनिवास गनेरीवाल — मै ऑनरेबल मिनिस्टर से दरखास्त करूगा की चीफ अिलेक्ट्रिकल अिन्स्पेक्टर के लिये अेक लाख सात हजारका डिमाड रखा गया है अुसकी वे वजाहत फरमा दे।

شری مہدی نواز جنگ - ریکویزیشن ایکٹ (Requisition Act) کے تحت چیف الکٹریکل انسپکٹر ایسا عہدہ دار ہے جس کے ذمہ کارخانوں معدنیات سینماؤں اور عوام کے گھروں میں جو انسٹالیشنس (Installation) ہوتے ہیں انکی نگرانی ہوتی ہے - ان کے پاس اسٹاف (Staff) ہوتا ہے جس میں ایسے لوگ ہوتے ہیں جنہوں نے انسٹالیشن اور وایرنگ وغیرہ کی خاص طور پر ٹریننگ حاصل کی ہو - یہ لوگ دیکھتے ہیں کہ انسٹالیشن اور وائرنگ وغیرہ صحیح طور پر ہوئی ہے یا نہیں -

శ్రీ కె. వెంకయ్య :

అధ్యక్ష మహాశయా,

ఈ పి డబ్ల్యు డి ని గురించి మాట్లాడేటప్పుడు నాకు చిన్ననాటి కొన్ని విషయాలు జ్ఞాపకం వస్తున్నాయి "పి డబ్ల్యు డి. ని కొంతమంది ఇలా వ్యాఖ్యానం చేస్తారు.

శ్రీ. మెహిదీనవాజ్‌జంగ్ :

"నేను కొంచెం తెలుగులో మాట్లాడగలను గాని మంచిగా మాట్లాడలేను దయచేసి ఉర్దూలో మాట్లాడండి.

శ్రీ కె వెంకయ్య

పరవాలేదు అంతమాత్రం మీరు మాట్లాడ గలిగినప్పుడు నేను చెప్పేది అర్థం చేసుకో గలరు

శ్రీ మెహిదినవాజ్ జంగ్

దీనిలో వ్యాపారపుమాటలు ఉన్నాయి అవి ఉర్దూలోఅయితే బాగా అర్థమవుతాయి

مسٹر اسپیکر :- اگر آنریبل ممبر اردو میں تقریر کرسکتے ہوں تو اردو میں تقریر کریں۔

Shri K Venkiah I do not know Urdu at all, but I know a little bit of English which I cannot make appreciated by the hon. Members.

పి డబ్ల్యు డి అంటే పేపర్ వేస్టింగ్ డిపార్టుమెంటు అని దానిని తిరుగవేసి డి పి డబ్ల్యు అంటే డ్యూప్, ఫ్లన్డర్ పెల్ అని అంటారు ఇది ఒక రకంగా సార్థకనామమాఅని అనుకోవలసి వస్తుంది పి డబ్ల్యు డి ఎస్టిమేట్సులో ఆఖరున కొన్ని పద్దులు ఇముడుస్తారు అవి ఏమిటంటె (Lumpsum, unforeseen, contingencies, miscellaneous అంటారు) ఇవన్నీకూడా దాదాపు ఈ . న్ఫొర్సీన్ ఎక్స్పెన్సెస్‌లు మింగబడుతున్నాయి ఇవన్నీ ఎస్టిమేట్సులో ఒక విధంగా ఖర్చుపెట్టకుండా వెళ్ళిపోతాయి ఇక అక్కడ జరిగే దొంగతనాలను ఈ మొత్తాలు పూడుస్తాయి. ఇదిగాక యింకా పెద్దమొత్తాలను కూడా మింగివేయుడం జరుగుతోంది, ఒకసారి ఎస్టిమేట్సు వేసినప్పుడు మళ్ళీ రివైజ్డ్ ఎస్టిమేట్సు (Revised estimates) లేకుండా పని జరుగుటలేదు మొట్టమొదట ఎస్టిమేట్సు (Estimates) చేసినప్పుడు తరువాతవచ్చే ఎక్కువ తక్కువలు సరిపెట్టుకోవడానికి అన్‌ఫొర్సీన్ (Unforeseen) అని ఖర్చులు కొంతమొత్తం ప్రత్యేకంగా ఉంచడం జరుగుతోంది మళ్ళీ ఎందుకు రివైజ్డ్ అవుతోందంటే ఎక్కువగా కర్రప్షన్ జరుగడంవలన రివైజ్ చేయడం జరుగుతోంది ఎందుకనగా అనేకంగా చెరువులు, కుంటలు మరమ్మతు చేయవలసి వస్తోంది వీటిలో ఏ కొన్నిటినో మినహాయిస్తే మిగతా వాటికన్నింటికి రివైజ్డ్ ఎస్టిమేట్ చేయకుండా పని జరుగుటలేదు ఇప్పటికి పెద్దగా పి. డబ్ల్యు. డి ఏమిచేస్తోందోయని విచారిస్తే పి డబ్ల్యు డి ఎప్పటికప్పుడు మార్పుజరపడం మాత్రం తెలుస్తోంది 30 సంవత్సరములనుంచి నేను చూస్తోందేమంటే పి డబ్ల్యు డి లో ఇరిగేషన్ బ్రాంచిఅని జనరల్ బ్రాంచిఅని రెండు వున్నాయి ఒక్కొక్కప్పుడు ఈ రెండు కలుపుతారు ఒక్కొక్కప్పుడు ఈ రెండు విడదీస్తారు ఇవి ఎందుకో అర్థంకావడంలేదు పెద్ద పెద్ద వాళ్ళకు ఉద్యోగాలు తక్కువైనప్పుడు కొంతమంది గెజిటెడ్ ఆఫీసర్ల ఉద్యోగాలకోసం విడదీస్తారని అనుకుంటాను.

పోలీసు యాక్షన్ తరువాత చెప్పుకోతగిన ప్రాజెక్టులు గాని లేక క్రొత్తగా ఏదైన పనులు చేస్తున్నారా అంటే నాకు ఏమీ కనపడడం లేదు నైజాము ధర్మమా అంటూ నిజాంసాగరు ప్రాజెక్టు కట్టారు అప్పుడే తుంగభద్ర ప్రాజెక్టు ఓపెన్ (Open) చేయబడింది దానిని తప్పని సరిగా కంటిన్యూ చేస్తున్నారు. ఏ పెద్ద వర్క్సు ఇప్పుడు తయారయినట్లు కనబడుట లేదు. ఏదైనా తయారు అయినవంటే అవి సక్రమంగా పని చేస్తున్నట్లు కూడా కనబడదు ఉదాహరణకు వరంగల్ జిల్లాలో పాలేరు, వైరా ప్రాజెక్టులు ౨౫ సంవత్సరాలకు పైన నిర్మాణమయ్యాయి. ఆ చివక రోజుల్లో వైరాకు నలభై లక్షలకు పైగానూ, పాలేరుకు ౨౦ లక్షలకు పైగానూ ఖర్చు

పెట్టారు ప్రతి సంవత్సరము మరమ్మతులకు రు ౧౨,౦౦౦ లు పైరాకు ఖర్చు పెడు తారు ఇవన్నీ దమ్మిడీ తక్కువ కాకుండా పనులు జరుగుతున్నాయి ఈ ప్రాజెక్టులు ఎప్పుడో ఫెయిల్ అయినాయి పైరా క్రింద ౧౫,౦౦౦ ఎకరాలు సాగు చూపించారు గాని పైరా క్రింద ౧౭ వేలు, పాలేరుక్రింద ౧౦ వేలు మాత్రమే సాగవుతోంది ఇది ఏ పేటా తగ్గిపోతోంది ఇవి ఎందుకు ఫేల్ (Fail) అవుతున్నాయంటే ఈ ప్రాజెక్టులు ౨౦, ౩౦ సంవత్సరాల క్రిందట ఫౌండేషన్ (Foundation) వేసి కట్టారు ఆ రోజుల్లో వర్షపాతము ఎక్కువగాడు వుండేది కాని కాలక్రమేణ వర్షాలు తగ్గుతూ వచ్చాయి భగవంతుని మీద ఆధారపడవలసి వస్తోంది భగవంతుడు కన్ను తెరిస్తే చెరువులు నిండుతున్నాయి లేకపోతే లేదు పైరాకు మున్నేరునదిలో నుంచి ౫, ౬ మైళ్ళ కాలవ త్రవ్వి పంగిడి అనే వాగులో కలిపితే బాగుంటుంది ఈ స్కీముకు సర్వే ఎస్టిమేట్సు, ప్లాను (Survey, estimates, plan) ఎప్పుడో తయారు అయినాయి ఇవన్నీ చదలు పట్టిపోయాయి వాటినిగురించి ఆలోచించేవారు లేరు పైరా చెరువు ఎండిపోయిన సంవత్సరం మాత్రం అధికారులు వచ్చి నీరులేదని తహతహ పడతారు ఇంజన్సు (Engines) పెట్టి చెరువులో నీరు పంపు చేయాలని అంటారు గాని అట్లా చేయరు మళ్ళీసంవత్సరం నిండుతుంది దాంతోటి స్కీమ్సు అన్నీ పోతాయి దాదాపు ౨౦ సంవత్స రాలనుంచి రైతులు అష్టకష్టాలపాలవుతున్నారు ౧౫,౦౦౦ ఎకరాలున్న రైతులు మొదట్లో వీటి మరమ్మతులకు శిస్తులకు భూములు విడుదలపెట్టారు శిస్తులు దండుగబెట్టేదానికంటే నాలుగు సంవత్సరాలకు ఒకసారి ఫేల్ అగుటవల్ల చెరువు మరమ్మతుకు ఎకరానికింత అని డబ్బుకూడా ఇస్తామంటున్నారు గాని వీటిని గురించి ఎందుకు ఆలోచించరో తెలియుటలేదు అయితే ఇతరపద్దులమీద, పోలీసుమీద, కమ్యూనిస్టుల అల్లరి అణచడానికంటూ ఖర్చు పెడుతున్నారు ఇకవేశంలో అంతా కమ్యూనిస్టులేనా అని అడుగుతాను దేశములో కమ్యూనిస్టులేయితే ఈ రకంగా పని జరుగదు అల్లా కాకుండా ఈ నాడు ప్రజలంతా అన్నమో రామచంద్రాయని ఏడుస్తోంటే వారికి అన్నము పెట్టకపోగా వాళ్ళ కమ్యూనిస్టులని జైళ్ళలో పెట్టడంతప్పితే అటువంటివాటిమీద ఏమి ఖర్చు పెట్టుటకు ఆలోచించుటలేదు నేను దాదాపు నా నియోజకవర్గంలో చాలాగ్రామాలు తిరిగాను చాలాభూములు పడావాపడి ఉన్నాయి చింతలచెర్వు అనేచోటు చూశాను పోలీసుయాక్షన్ తరువాత కమ్యూనిస్టుల అల్లరులుఅంటూ అక్కడ ఏమీ పనిచేయకుండా వదలిపెట్టారు అల్లర్లు పోయిన తరువాతకూడా ఎందుకు వాటివిషయం ఆలోచించరో తెలియుటలేదు. బిల్లుపాడు అనే చెరువుఉంది దానిక్రింద దాదాపు ౧౫౦ ఎకరాలు ఆయకట్టు సాగు అవడానికి అవకాశం ఉంది కొద్ది మొత్తములో ఆ గండిని బిగించవచ్చును ఎర్రుపాలెం పట్టీలో ఎన్నద్రమ్మ చెరువులోకి కొండల్లోనుంచి నీరు వస్తుంది. దీనికి గండి బిగిస్తే కొన్నివేల ఎకరాలు సాగు అవుతుంది. మామునూరు చెరువు క్రింద ౧౦౦ ఎకరాలు సాగవుతుం ది అక్కడ ఇంకొక చెరువు వుంది దానిపేరు ఏదోవుంది దానికింద ౧౦౦౦ ఎకరాలు సాగవుతుంది అక్కడకూడా గండిఉంది. న్యాయంగా ఈ గళ్ళు అన్నీబిగిస్తే కావలసినంత ధాన్యం పండుతుంది వీటినన్నింటిని కొద్దిడబ్బుతో బిగించవచ్చును అయితే, ఈ చెరువులకు చాలా పెద్ద మొత్తాలు కావు. ఈ చిన్న చెరువులు మరమ్మతుకు ప్రభుత్వం కొంతడబ్బు యిస్తే, మేముకూడా కొంత డబ్బు ఇస్తామని ప్రజలు అన్నారు. సరిగా పంటలు లేక అవస్థపడుటకంటే ఎట్లాగో కష్టపడి మేము కూడా కొంతడబ్బు ఇస్తామని వారంటున్నారు. గాని ప్రభుత్వం ఎందుకు ఈపనులు చేయించదు ? అసలు వీటిని చేయిస్తే పటేలు, పట్వారీలు బంజరుదార్లకు నష్టం వస్తుంది వాళ్ళకు ఆఫీసర్సుతో సంబంధం ఉంటుంది. కాబట్టి ఆ పనులను చేయనివ్వరు. ఈ చిన్నచిన్న చెరువులు పదేండ్లక్రింద అయిదేళ్ళక్రింద గండ్లు పడినవి

చాలా వున్నాయి చెరువులోదట్టు భూములు నీటిలో మునిగిపోయి ఆదాయం రాకపోయినా పటేలు, పట్వారీలు బంజరుదార్ల లాభంకోసం, అట్లాగే వుంచారు ఈ రకంగా చేస్తూ చిన్న రైతులను బాధిస్తున్నారు నా ఉద్దేశం ఈ బంజరుదార్లక్రింద లేకుండా ప్రభుత్వం స్వాధీనం చేసుకోకూడదా? వాటికి కంపెన్సేషన్ (Compensation) యివ్వకతప్పదు అంటారు ఈలోదట్టు పట్టాలమీద వుంచుటకంటే ప్రభుత్వస్వాధీనంలో వుంటే వాటినిఎప్పటికప్పుడు బాగుచేయించడానికి వీలుంటుంది సైంటిఫిక్‌గా గూడా మంచిది కాబట్టి ముఖ్యంగా ఈ మరమ్మతులన్నీ చేయించడానికి మంత్రిగారిని ప్రార్థిస్తున్నాను ఓవర్సీర్లు ఏమి చేస్తున్నారంటే పైరాలో వారు ఎప్పుడూ హెడ్‌క్వార్టర్సులోనే ఉంటారు కాని కాలవ మధ్యలో సబ్–ఓవర్సీర్లను ఎందుకు పెట్టరు? వీరు వెళ్ళి అక్కడ తూములు అవ్వీ చూడరు పటేలు, నీరిడీలే చూడాలి వీళ్ళు రైతులకు మేలు చేయరు ఈ పనులన్నీ ఖచ్చితంగా చేయిస్తే నీరు సక్రమంగా అంది పంటలు బాగా పండుతాయి

ఇకరోడ్లమీద, చెరువుగట్లు, కాలవ గట్లమీదవుండే తుమ్మ, మామిడి వగైరా చెట్లకు ఎందుకు నెంబర్లు వేయించరు? ఈ చెట్లన్నింటిమీద నెంబర్లు వేయించడంవల్ల ప్రభుత్వానికి సరిగా లెక్క తెలిసి ఆదాయం వస్తుంది గాని ఆ విధంగా నెంబర్లువేస్తే అక్కడి స్టాఫ్‌కు వారి మిత్రులకు, బంధువులకు కట్టెలకు ఇబ్బంది వస్తుంది కాబట్టి ఈ చెట్లకు నెంబర్లు లేకపోతే స్వప్రయోజనాలకు ఉపయోగించవచ్చును కాలవగట్లమీద గడ్డినికూడా సకాలంలో ఎందుకు వేలం వేయరు? వేలంవేసేటప్పుడు అందరికీ తెలియపరచడం కూడా లేదు అక్కడి స్టాఫ్ వారికి పాలు కావాలి వారి గేదెలకు మేత కావాలి

వీటన్నింటిని మంత్రిగారు ఆలోచించి ప్రజలు చెప్పినది విచారించి దాంట్లో కుళ్ళును తీసివేసి ఈ పనులకు బడ్జెటులో డబ్బు ఎక్కువ ఖర్చు పెడతారని కోరుతూ నేను ఇంతటితో విరమిస్తున్నాను.

Shri Shamrao Naik: Mr. Speaker, Sir, My intention in bringing the cut motion is to ensure the Government's policy regarding the maintenance and repairs of tanks in our State. It is only very recently that the Government are taking interest in the matter of maintenance and repairs of tanks, and that too, in the Telangana Districts only. It is well known that these tanks, natural streams, etc., which afford irrigation facilities are already existing there, but the interest evinced by the Government in this direction is very meagre. The matter deserves much more attention than what has been paid till now. The amounts spent towards repairs and maintenance of tanks is not sufficient. If we think the matter from the point of view of GROW MOOR FOOD, I think much provision ought to have been made in the present Budget.

In Telangana Districts, it is only very recently that interest is being shown by the Government in this direction. There

are nearly 4,000 tanks besides Osman Sagar and such other major projects Curiously, it is only in Telangana that the Government has been taking so much interest during the last two years and some crores of rupees have been spent there for repairs of breaches and maintenance of tanks. I think there are many tanks and perennial streams in Marathwada and Karnataka also but no attention till now has been directed towards maintenance and repairs of these tanks. This sort of negligence on the part of the Government is telling upon the *grow more food policy* also. The Telangana districts are predominantly primary rice growing areas, while Marathwada and Karnataka areas produce wheat and jawar. If Government concentrates on repairs of breached-tanks and other sources of water supply in these Districts also, I think the Grow More Food Policy would be more successful, and our State will be self-sufficient in food The lack of interest shown by the Government in this direction, I think, should be criticised severely and most of my hon friends are of opinion that the negli gence of the Government to repair and maintain these tanks in Marathwada and other Districts of the State deserves serious attention of the Treasury Benches.

Within the last two years, 2,000 tanks have been repaired in Telangana and lakhs of acres of land have been brought under wet cultivation. Consequently, there is considerable increase in rice production, and also corresponding increase in revenue to the Government. If steps are likewise taken in the other districts of the State also, corresponding increase in revenue to Government and in the production of foodgrains will be visible.

In this connection, I would like to make one suggestion. The Government is taking interest in supplying engines and water appliances to the rice growing areas only and not to the other districts of the State. In the other districts also, some sort of help is needed most urgently. I hope that the Government would spend much more amount towards this item, and supply water appliances to the cultivators in the other districts also. The perennial streams in the districts of Marathwada, and Karnataka should be utilised for these purposes, so that most of the land now lying fallow in those districts could be brought under cultivation. I therefore request that sufficient provision be made in the budget, so that the food problem may be solved easily and our State may become self-sufficient in its resources of food materials.

There are enough streams flowing in Marathwada and Karnataka districts If these streams and rivers are utilised to the best advantage, there will be increase in food production. According to the Five Year Plan, the Major Projects in Telangana only are being paid attention to If sufficient water supply is provided to the lands in Marathwada and Karnataka which are also fertile lands, there will be increase in the yield of jawar and wheat, and much of the difficulty that is now being experienced in the matter of food supply can be easily solved.

With these suggestions, I appeal to the hon Minister in charge to pay greater attention to these problems and make suitable provision in the Budget.

*شری اباجی راؤ گوانے - مسٹر اسپیکر - میں نے جو کٹ موشن پیش کیا ہے وہ خاص مقصد کے تحت ہے - اری گیشن پراجکٹس (Irrigation Project) جو پانچ سالہ پلان کے تحت بتلائے گئے ہیں انکے لئے بڑی رقم خرچ کیجانے والی ہے - لیکن اسکے تحت حیدرآباد اسٹیٹ کے ایک بڑے حصہ میں جسکو مرہٹواڑہ کہتے ہیں ایسا کوئی پراجکٹ تعمیر کرنے کا منصوبہ نہیں رکھا گیا ہے جس سے مرہٹواڑہ کو کافی فائدہ پہنچے - پانچسالہ پلان کے تحت آپکو معلوم ہے کہ ۴۰ کروڑ روپیہ رکھا گیا ہے - اس کو مختلف مدات کے تحت خرچ کرنے کا مقصد ہے جسمیں سے ۲۶ کروڑ ۵۷ لاکھ روپیے اری گیشن پر خرچ ہونے والے ہیں - تقریباً ۲۷ کروڑ میں جسکا ذکر میں نے کیا ہے میجر پراجکٹ کی رقم بھی شامل ہے - اس کے تحت جو خرچ ہونے والا ہے اسے میں آپکے سامنے رکھونگا -

۱ - تنگبھدرا پراجکٹ تو بہت کچھ بن چکا ہے اور اس کا کچھ کام باقی ہے -

۲ - راجولی بنڈہ پراجکٹ کا کام بھی پروگرس (Progress) میں ہے -

۳ - گوداوری پراجکٹ -

۴ - دیورکنڈہ پراجکٹ اور کرشنا پراجکٹ ہیں - ان سب کا کام فائیو ایر پلان (Five-Year Plan) کے تحت ہورہا ہے - اسکے علاوہ محبوب نگر، بیڑ، عثمان آباد اور نلگنڈہ میں بھی پراجکٹ بنانے کی اسکیم ہے - لیکن ان تمام میجر پراجکٹس سے مرہٹواڑہ کے علاقہ کو کوئی فائدہ نہیں ہوتا - آپکو معلوم ہیکہ گوداوری سب سے بڑی ندی ہے اور یہ چار بڑے اضلاع میں سے بہتی ہے جس سے گوداوری پراجکٹ تیار ہورہا ہے لیکن اس سے مرہٹواڑہ کے اضلاع کو فائدہ نہیں ہوتا - مائینر پراجکٹس (Minor Projects) کے تحت عثمان آباد اور بیڑ ڈسٹرکٹ میں مسورہ پراجکٹ کیلئے ۱۹ لاکھ روپے رکھے گئے ہیں - میں یہاں یہ واضح کرنا چاہتا ہوں کہ جملہ ۴۰ کروڑ روپیوں میں سے ۲۶ کروڑ روپیے خرچ کئے جانے والے ہیں - لیکن اس میں مرہٹواڑہ کیلئے صرف ۵۰ لاکھ روپئے خرچ کئے جائینگے - یعنی مرہٹواڑہ پر فی روپیہ صرف ۴ پائی خرچ کئے جائینگے - حالانکہ آپکو

*Confirmation not received.

معلوم ہے کہ مرہٹواڑہ کا علاقہ بہت زرخیز ہے جہاں سوائے چاول کے جوار، باجرہ اور گیہوں پیدا ہوتا ہے - لیکن افسوس ہے کہ مرہٹواڑہ کے پراجکٹس پر صرف ۴ پائی کی حد تک خرچ ہوگا - میں یہ نہیں کہتا کہ چونکہ تلنگانے کے کسان گڑگڑا رہے ہیں اس لئے وہاں پر پراجکٹس تعمیر کئے جارہے ہیں اور چونکہ مرہٹواڑہ میں امن ہے اس لئے وہاں توجہ نہیں کیجارہی ہے اور نا انصافی کیجارہی ہے مرہٹواڑہ میں بڑی بڑی ندیاں بہتی ہیں جن میں پورنا ندی اور دودھنا ندی مشہور ہیں - لیکن وہاں کوئی میجر پراجکٹ (Major Project) نہیں ہے - آنریبل چیف منسٹر صاحب نے اورنگ آباد میں اپنی تقریر میں فرمایا تھا کہ مرہٹواڑہ کیلئے میجر پراجکٹس نہیں بنائے جاسکتے - میں پوچھتا ہوں کہ وہاں کونسے اکسپرٹس (Experts) بھیجے گئے تھے جنہوں نے یہ رائے دی کہ وہاں کوئی کام نہیں ہوسکتا ؟ اگر یہ صحیح نہیں ہے تو پھر ہاؤس کو اس پر غور کرنا چاہئے اور مرہٹواڑہ کے ساتھ جو نا انصافی ہورہی ہے اسکو ختم کرنا چاہئے -

مرہٹواڑہ میں جو ٹینکس (Tanks) ہیں انکی ریپرنگ (Repairing) بھی نہیں ہوتی - مرہٹواڑہ کی فرٹائل سائل (Fertile Soil) ہونے کی وجہ سے اسٹیٹ کے خزانہ میں وہاں سے کافی آمدنی آتی ہے - لیکن پھر بڑی پراجکٹس کے بارہ میں صرف ۴ پائی خرچ کئے جاتے ہیں - اس پر ہاؤس کو غور کرنا چاہئے جس کی میں درخواست کرتا ہوں - کیونکہ میں نہیں جانتا کہ فائیو ایر پلان (Five Year Plan) کے تحت کونسی کمیٹی تھی جس نے مرہٹواڑہ کیلئے ایسی رائے دی ایسی اسکیموں کی خاص ضرورت اسلئے بھی ہے کہ جب گرمی کا موسم ہوتا ہے تو مرہٹواڑہ میں پینے کا پانی تک نہیں ملتا - اور وہاں کے کسان ، مزدور اور کاشتکار یہ کہتے ہیں کہ اگر انکو پانی دیا جائے تو وہاں کی زمین سونا اگلے گی - لیکن افسوس ہے کہ وہاں کیلئے کوئی انتظام نہیں ہے - اب وقت نہیں ہے اسلئے میں اس پائینٹ (Point) پر کچھ زیادہ بحث نہ کرونگا - لیکن میں مکرر یہ درخواست کرونگا کہ مرہٹواڑہ میں جو ایسے حالات ہیں انکو دور کیا جائے - چونکہ وہاں کے کسان ، وہاں کے مزدور اور وہاں کے کاشتکار کوئی مانگ پیش نہیں کرتے اسلئے آپ ان کا خیال نہیں کرتے اگر آپ یہ چاہتے ہیں کہ ہم بھی وہی طریقہ اختیار کریں جو کہ تلنگانہ میں اختیار کیا جارہا ہے تو ہم بھی وہی کرینگے - اسلئے میں چاہتا ہوں کہ فائیو ایر پلان میں مرہٹواڑہ کیلئے کوئی نہ کوئی میجر پراجکٹ ضرور رکھا جائے - مجھے اس سے شکایت نہیں ہے کہ تلنگانہ میں کام ہورہا ہے . میں کہتا ہوں کہ آپ تلنگانہ میں اور بھی پراجکٹس کھولیں - لیکن اسکے ساتھ ساتھ مرہٹواڑہ کا بھی خیال رکھئے تاکہ جو غلہ مرہٹواڑہ سے آتا ہے وہ زیادہ سے زیادہ مقدار میں آسکے کیونکہ میں جانتا ہوں کہ ہمارے ممبرس مرہٹواڑہ سے خاص محبت رکھتے ہیں .

Mr. Speaker : Shri Ankush Rao.

Shri Ankush Rao Venkat Rao : There was some mistake about the Cut Motion and..........

Mr. Speaker Not the Cut Motion.

Shri Ankush Rao Venkat Rao On this point, I have nothing to say.

Mr Speaker Shri Rajalingam.

Shri M.S Rajalingam (Warangal). Mr. Speaker, Sir, without referring to politics and provincialism on this particular subject, I want

An hon Member Please speak in Hindi

Shri M. S Rajlingam As I have already started in English, I want to finish in English, but I can assure the House

Shri Annaji Rao Gavane. The hon. Member has started in English, but he can finish in Hindi.

(*Pause*)

Shri M.S Rajalingam · I want to draw the attention of the House towards one point. Little importance has been attached to the Minor Irrigation Projects. It had been our experience—and it is also evident from the figures we have got on hand—that certain injustice has been done to the Minor Irrigation Projects. Whereas under the Minor Irrigation Projects, we could cultivate about 1,24,000 acres within a period of ten years, we could cultivate only about 1,40,000 acres under the Major Irrigation Projects. From the figures, it is clear that what we have lost in the Minor Irrigation has not been balanced by the Major Irrigation Projects. The amounts we have been spending for the last ten years have been huge, and although these amounts may be for capital expenditure, and may, in the long run, give us something. yet, it is our feeling, Sir, that there are no immediate results, and there is much discontent. Hence it is quite essential that the Government should pay greater attention to the Minor Irrigation Projects this year and in the years to come till material results in concrete shape come forth through the Major Irrigation Projects.

The next point I want to dwell upon, is about wells. Through the P.W.D., we are having a set of contractors and these contractors have been addicted to a particular way of life. As such, they have become a part and parcel of the present administration It is desirable that this system should now cease. We are trying to have, so to say, a multi-purpose agency in each and every village and that spirit is going to be extended to the Panchayat Boards. It is quite essential that these particular contracts are taken up by the Panchayat Boards themselves, and they have only to take the assistance

given by the P W.D. It is also essential that we should now try to give grants, or subsidies, and will even go to the extent of saying that the particular Panchayat Board, or the Public Organisations, which have taken to the sinking of wells, or repairing of tanks, be given a chance of repairing them

With these two suggestions, I close my speech and I hope they will be accepted by the Government.

* شری ایم نرسنگ راؤ - (کالوا کرتی - عام) جناب اسپیکر صاحب - میں صرف ایک ھی پائینٹ ھاوس کے سامنے رکھنا چاھتا ھوں - میں اس خیال کا ھوں کہ تلنگانہ مرھٹواڑہ اور کرناٹک کو ملحوظ رکھتے ہوئے یہاں کے ہر بوند کو محفوظ کر کے اس سے استفادہ کرنا چاھئیے - اور اسکی کوشش کرنا چاھئیے کہ وہ بہہ کر کہیں بیکار ہوکر سمندر میں نہ مل جائے بلکہ اس سے زمین کی سیرابی ھو اور ھماری پیداوار بڑھے - یہ تو جیالوجسٹس (Geologists) اور انجینیرس ٹھیک بتاسکتے ھیں کہ کہاں پراجکٹس بنائے جاسکتے ھیں - لیکن ایک روایتی خیال یہ ھے کہ جہاں دریا کے قریب زمینات ھیں وھاں مائسچر (Moisture) کو رزرو (Reserve) کیا جاسکتا ھے اور اس سے زمینات تری کاشت کے قابل بنائی جاسکتی ھیں - عموماً بارش کا پانی جو ندی نالوں کے ذریعہ بہکر آتا ھے اسے کنٹوں اور تالابوں میں محفوظ کیا جاتا ھے - تلنگانہ میں ایسا کوئی موضع نہیں جہاں کنٹے نہوں - یہ ایک نیچرل (Natural) چیز ھے - نہ معلوم آجکل کے انجینیرس اور جیالوجسٹس اس بارے میں کیا خیال رکھتے ھیں - لیکن میں یہ عرض کرونگا کہ اب جو بھی قدم اٹھائیں تلنگانہ مرھٹواڑہ اور کرناٹک کا خیال کئے بغیر کام ھو تو بہتر ھے - مثلاً رائچور میں تنگبھدرا پراجکٹ کا کام کیا جارھا ھے - یہ فیمن ایریا (Famine area) ھے - اسکے ساتھ رایل سیما بھی ھے اور پورا فیمن بلٹ (Famine belt) ھے - یہاں قحط سے بچنے کا طریقہ یہی ھے کہ تنگبھدرا پراجکٹ بنایا جائے - چنانچہ حیدرآباد اور مدراس کی گورنمنٹس نے مشترکہ طور پر ایک رزروائیر (Reservoir) بنانا طئے کیا ھے - وہ جتنا جلد تیار ھوجائے اچھا ھے تا کہ اس قحط سے چھٹکارا ملے - دوسرے میجر پراجکٹس گوداوری سے عادل آباد اور اورنگ آباد میں بن سکتے ھیں انہیں بنانا چاھئیے - اس پر کسی کو اعتراض نہیں ھوسکتا -

شری بی - ڈی - دیشمکھ :- مسٹر اسپیکر سر - اس ھاؤس کے سامنے چند آنریبل ممبرس نے جن خیالات کا اظہار کیا وہ حقیقی واقعات تھے اور انہیں حکومت کی توجہ میں لانا ضروری تھا - آنریبل ممبر فار کلوا کرتی نے کہا کہ اس سلسلے میں مرھٹواڑہ تلنگانہ کا خیال نہ کرنا چاھئیے - جس اسپرٹ سے یہ تقریر کی گئی ھے میں اس اسپرٹ میں تقریر کرنا نہیں چاھتا - حقیقت یہ ھے کہ مرھٹواڑہ کی زمین کی زرخیزی سے کوئی انکار نہیں کرسکتا - لیکن پانچ سال سے مرھٹواڑہ میں بارش کی قلت ھے - اور گذشتہ پانچ سال میں دو مرتبہ قحط کے آثار بھی نمایاں ھوگئے - چنانچہ اس موقع پر آنریبل مسٹر فار اگریکلچر نے بھی دورہ کیا تھا - اس وقت اورنگ آباد میں قحط کے حالات تھے - آج بھی ھم دیکھتے ھیں کہ بارش کا موسم شروع ھوچکا ھے - لیکن اب تک بارش نہیں ھوئی - گرمیوں کے موسم میں مرھٹواڑہ

* Confirmation not received.

ہیں کئی مواضعات ایسے تھے جہاں سے کسانے پانی پانچ پانچ دس دس میل سے لانا پڑا ۔ دریا ۔ دودھنا اور کلنا یہ دریائیں سوکھ کر ریگستان بن گئی ہیں ۔ یہ واقعات میں ہاؤس کے سامنے اسلئے پیش کر رہا ہوں تا کہ یہ معلوم ہو کہ اگر وہاں پراجکٹس ہوتے تو کم از کم سے کسانے کو پانی کی دشواری نہیں ہوتی ۔ واقعہ یہ ہے کہ سمرحیدر آباد تلنگانہ میں ہونے کی وجہ سے یہاں کی وزارتوں کے سامنے تلنگانہ ہی کا سوال رہتا ہے ۔ ہر دور میں یہاں کی وزارتوں کا یہی حال رہا ۔ مرھٹواڑہ پر زیادہ توجہ نہیں دی جاتی ۔ مرھٹواڑہ کی زمین زرخیز ہے اور سونا پیدا کرسکتی ہے ۔ ہندوستان کی کوئی زرعی پیدا وار ایسی نہیں جو مرھٹواڑہ میں نہ پیدا ہوسکتی ہو ۔ ہر قسم کا میوہ تک مرھٹواڑہ میں پیدا ہوسکتا ہے ۔ لیکن یہاں پانی کی قلت ہے جسکی وجہ سے کسان مایوس ہے ۔ آپ اس سے اندازہ لگاسکتے ہیں کہ دریا ریگستان بن چکے ہیں ۔ آندھرا میں جن دریاؤں پر بڑے بڑے پراجکٹس بن رہے ہیں وہ سب دریائیں مرھٹواڑہ سے آتی ہیں ۔ یہ کہا گیا کہ تلنگانہ کی زمین بنجر ہے اور پانی کو جذب نہیں کرسکتی ۔ لیکن تلنگانہ سے زیادہ بنجر زمین مرھٹواڑہ کے کچھ حصوں میں ہے ۔ اورنگ آباد و ضلع بیڑ کا سرحدی علاقہ اور عثمان آباد کے سرحدی علاقے کی وہ حالت ہے جو تلنگانہ کی ہے ۔ مرھٹواڑہ کے ان چار اضلاع میں جو بمبئی اور برار کی سرحد سے ملے ہوئے ہیں وہاں بھی یہی حالت ہے ۔ دیہی مرھٹواڑہ میں پانی کی قلت رہتی ہے ۔ اس لئے میں اس جانب ٹریژری بنچ کے ارکان کی توجہ مبذول کراتے ہوئے یہ کہونگا کہ فائیو ایر پلان (Five-Year Plan) کے تحت بھی اس جانب زیادہ سے زیادہ توجہ کرنے کی ضرورت ہے ۔

شری شیش راؤ مادھو راؤ واگھمارے (تلنگہ) اسپیکر سر ۔ مجھے دو تین باتیں عرض کرنی ہیں ۔ کانگرس گورنمنٹ کو آئے بہت تھوڑا عرصہ ہوتا ہے ۔ اس عرصہ میں یہ توقع نہیں کرسکتے کہ پورا کام مکمل ہوجائے ۔ ہمارے ایک آنریبل ممبر نے کہا کہ پراجکٹس کے معاملے میں تلنگانہ مرھٹواڑہ اور کرناٹک اس طرح نہیں دیکھنا چاہئے ۔ بلکہ اسکیموں کو دیکھنا چاہئے ۔ اگر ہم تلنگانہ میں ہوتے تو ہمیں ایسا ہی کرنا پڑتا لیکن چونکہ ہم مہاراشٹر کے ہیں اسلئے ہمیں اپنے مقام کیلئے بھی غور کرنا پڑتا ہے ۔ ہم دیکھتے ہیں کہ عثمان آباد اور بیڑ کیلئے تو ۵۰ لاکھ روپئے رکھے گئے ہیں لیکن بیدر کیلئے کچھ بھی نہیں ۔ اسے بھی کسی پراجکٹ میں موقع دیا جانا چاہئے ۔ میں آنریبل منسٹر سے کہونگا کہ وہاں پانی کی قلت ہے ۔ سڑکیں برابر نہیں ہیں ۔ اسطرف گورنمنٹ کو دھیان دینا ضروری ہے ۔

دوسری بات جو میں کہنا چاہتا ہوں وہ یہ ہیکہ گورنمنٹ گتہ داروں کو جو کام دیتی ہے اسکی آدھی رقم گتہ دار اپنی جیب میں اتارلیتے ہیں ۔ گتہ لینے سے پہلے جن گتہ داروں کو ادھر ادھر رقم مانگنا پڑتا تھا وہ بعد میں ۵-۵ بنگلے بنالیتے ہیں ۔ ظاہر ہے کہ وہ اس رقم میں سے اپنا کافی منافع حاصل کرلیتے ہیں ۔ ہماری حکومت تیں مہینے میں اس طرف کافی دھیان دے سکتی تھی ۔ گورنمنٹ کی برابر نگرانی نہ ہونے کی وجہ سے کئی اسکیمیں فیل (Fail) ہورہی ہیں ۔ مثلاً تلنگہ سے بھالکی تک ایک سڑک بن رہی ہے وہ میرے بچپن میں بھی بن رہی تھی جوانی میں بھی بنتی رہی اور شائد میرے بڑھاپے ۔

میں بھی ستی ہی رہیگی - میں کہونگا کہ آخر یہ کب تک ستی رہیگی - اس ہاؤس کی ریکارڈری میں جتنے روپئے لگائے گئے ہیں اگر آدھے پیسے بھی اس سڑک پر صرف کئے جاتے تو وہ سڑک کبھی کی تیار ہوجاتی - احمد پور ناندیڑ کی ایک سڑک پر پل ٹوٹ گیا ہے - اور حالت یہ ہے کہ کوئی گربھو استری (गर्भवती स्त्री) اس پل پر سے گزر نہیں سکتی - یا را کے سمے (समय) وہاں ۱ - ۱ ہزار ملک جمع رہتی ہے - دو سال ہوگئے ہیں لیکن ابھی تک پل تعمیر نہیں ہوا - پی - ڈبلیو - ڈی اس پر دھیان نہیں دیتا - میں آنریبل منسٹر سے یہ عرض کرونگا کہ ملگنہ کو انڈمان نہ بنایا جائے - سڑک مکمل کی جائے اور مرہٹواڑہ کے مسئلوں پر بھی غور فرمایا جائے -

شری داور حسین (نظام آباد)- مسٹر اسپیکر سر - یہ عجیب بات ہے کہ آج تک ہم ہاؤس میں یہ سنتے آئے ہیں کہ حیدرآباد کا مسئلہ تلنگانہ کا مسئلہ ہے لیکن آج ایک نئی بات معلوم ہو رہی ہے کہ تلنگانہ کے مسئلہ کی رٹ لگانے والے مرہٹواڑی کی بات بھی کرسکتے ہیں - میں یہ کہونگا کہ اگر ہمارے آنریبل ممبرس ہر جب کو اس طریقہ سے پیش کریں کہ یہ کسی خاص ضلع ، کسی خاص تعلقہ ، یا کسی خاص مقام کا مسئلہ ہے تو یہ ٹھیک نہ ہوگا - البتہ مجموعی طور پر مجموعی ضروریات کو دیکھتے ہوئے تعمیری نقطہ نظر سے امور پیش کئے جائیں اور ہاؤس کو مطمئن کیا جائے کہ فی الواقعی وہاں کی ضروریات اسقدر اہم ہیں کہ بجٹ کا ایک بیشتر حصہ اس پر صرف کیاجانا چاہئے تو میں پہلا شخص ہونگا جو اسکی تائید کرونگا اور ہم دوسرے کام کو روک کر ان ضروری امور کی طرف توجہ کرینگے - لیکن اگر اس طریقہ سے ہم سوچیں کہ یہ مرہٹواڑی کا مسئلہ ہے ، نظام آباد کا مسئلہ ہے یا گلبرگہ کا مسئلہ ہے تو شائد ہم گروپ میں بٹ جائینگے اور مسائل کبھی حل نہیں ہوسکینگے - ہمارے لائق دوست جنہوں نے ایک موضع کے مسئلہ کو مرہٹواڑہ کے مسئلہ کی حیثیت سے پیش کیا ہے ، ان سے میں کہونگا کہ اگروہ جس ضلع کی ضرورت کو پیش کرنا چاہتے ہیں وہاں کی کسی خاص ندی پر پراجکٹ بنانے کے متعلق کوئی ٹھوس تجویز پیش کرتے یا وہاں کسقدر رقبہ زیر کاشت لایا جاسکتا ہے اس کا اطمینان اگر ہاؤس کو دلاتے .. .

شری بی - ڈی - دیشمکھ - تو کیا آنریبل ممبر کے خیال میں وہاں کوئی ندی نہیں ہے ؟

شری داور حسین - آنریبل ممبر نے پیش نہیں کیا -

شری شیش راؤ واگھمارے - کیا ملگنہ میں کوئی سڑک نہیں ہے ؟

شری داور حسین - میں ابھی ریزروائر (Reservoir) کے مسئلہ پر آرہا ہوں - اس وقت . . . .

شری شیش راؤ واگھمارے - تقریر کوصحیح اسپرٹ میں لیا جائے - خواہ مخواہ غلط فہمی پیدا کرنے کی کوشش کی جا رہی ہے -

شری داور حسین - ریزروائر کےسلسلہ میں اوسکو جسطرح پیش کرنے کی ضرورت ہے اوس پر غور کرکے اگر مواد پیش ہوتا اور یہ بتایا جاتا کہ کسی پراجکٹ کے لئے پانی

کی وادمی کافی ہے یا وہاں کے زمینی حالات اچھے ہیں تو میرا خیال ہے کہ یہ ٹھیک ہوتا ۔ اگر کافی مواد پیش کیا جاتا تو ۔

ایک آنریبل ممبر ۔ کافی مواد سے کیا مطلب ہے ؟

شری داور حسین ۔ اسکے بعد میں ایک ضروری نقطہ نظر سے اس مسئلہ پر توجہ دلاؤنگا وہ یہ کہ نظام ساگر پراجکٹ کا جو پانی ڈپارٹمنٹ سے وہاں کی ضروریات اور کاشت کرنے کے لئے دیا جاتا ہے اس سلسلہ میں میں یہ محسوس کرتا ہوں کہ باوجود حکومت کی کوششوں کے محکمہ زراعت محکمہ مال اور محکمہ آبپاشی میں فی الوقت تعاون نہیں ہو رہا ہے ۔ اسکی وجہ سے رعایا پریشان ہے اگرچہ ایک بڑی حد تک کافی رقبہ زیر کاشت آیا ہے ۔ بعض رقبے ایسے ہیں جہاں رعایا نے کاشت تو کی مگر بعد میں معلوم ہوا کہ نظام ساگر کا پانی اتنی سب اراضی کی ضروریات کے لئے کافی نہیں ہوسکتا ۔ لہذا صرف ۵۰ ہزار ایکر کی حد تک پانی دیا جائیگا ۔ نہروں کے سلسلہ میں یہ چیز مقرر کردیگئی ہے کہ اس سے زیادہ پانی نہ دیا جائے ۔ کاشتکاروں کی فصلیں پانی نہ ملنے کی وجہ سے تلف ہو رہی ہیں ۔ اسلئے ایسا انتظام کرنا چاہئے کہ رعایا کو پانی مل سکے اور وقت پر مل سکے ۔ میں سمجھتا ہوں کہ حکومت کے جملہ محکمے آپس میں تعاون عمل کرکے رعایا کو پانی دیسکتے ہیں ۔ میں آنریبل صدر المہام تعمیرات سے عرض کرونگا کہ ہمارے بہت سے تالوں کا پانی بیکار جاتا ہے انکو روک کر پانی دینے کا انتظام کیا جانا چاہیئے ۔ ممکن ہے کہ رعایا کی طرف سے پانی رائیگاں کرنے میں زیادتیاں ہوئی ہوں لیکن حکومت کے عہدہ داروں اورسلوس میں (Sluicemen) کی طرف سے پانی دینے کے سلسلہ میں ناجائز مطالبات کئے جاتے ہیں ۔ اسلئے ہم کو اسکے متعلق ایک ایکٹ لانا چاہئے جسکے ذریعہ سے ان چیزوں کی روک تھام ہوسکے اور پانی کو زیادہ سے زیادہ مفید طور پر کام میں لایا جاسکے ۔

* **شری مہدی نواز جنگ** ۔ عالیجناب صدر ۔ جو کٹ موشنس پیش کئے گئے ہیں ان سے مجھے دلچسپی ہے اور ان سے مجھے پوری ہمدردی ہے ۔ مجھے اگر شکایت ہوسکتی ہے تو خود سررشتہ فنانس سے جس نے ہمارے ۲۱ کروڑ کے مطالبہ کو گھٹا کر ۱۰ کروڑ کردیا ۔ لیکن جو مالی مشکلات ہیں وہ ہم سب پر روشن ہیں ۔ تعمیرات کے صیغہ کی سود مندی اور اوسکی جو خدمات عوام سے متعلق ہیں ان کا لحاظ کرتے ہوئے جتنا بھی روپیہ دیا جائے وہ کم ہوگا ۔ عرض یہ کہ ان کٹ موشنس کے ضمن میں مجھے جو احساس ہو رہا ہے اور جو مسرت اور خوشی ہو رہی ہے وہ اس چیز سے ہو رہی ہے کہ اس ایوان کے ہر رکن نے تعمیرات کے شعبہ میں خاص دلچسپی لی ۔ اور کیوں نہ ہو ملک کی ترقی اس صیغہ کی کارگزاریوں سے متعلق اور وابستہ ہے ۔ میں سلسلہ وار ان کٹ موشنس کے متعلق جن پر بحث ہوئی ہے مختصراً عرض کرنے کی اجازت چاہتا ہوں ۔ آنریبل رکن راجہ رام صاحب نے جن خیالات کا اظہار فرمایا ہے اسکے متعلق مجھے اس امر کی وضاحت کرنے دیجئے کہ ورک شاپ میں جنگ کے بعد کام میں کمی ہوئی ہے لیکن جہاں تک ان کی پارٹی کا تعلق ہے وہ یہ سنکر مطمئن ہوجائینگے کہ وہ سب امینیٹیز (Amenities)

*Confirmation not received.

ورکشاپ کے ملازمین کو دی گئی ہیں اور اس بات کی کوشش کی جا رہی ہے کہ ورکشاپ کو اس طرح کام میں لایا جائے کہ ہمارے محکمہ جات کی ضروریات پوری ہوں۔ لیکن اس سلسلہ میں میں ایسے معلومات بہم پہونچا سکتا ہوں جن سے واضح ہوگا کہ ہماری ورکشاپ اپنی کارکردگی میں ترقی کر رہی ہے۔ اس سلسلہ میں واٹر ورکس کے مزدوروں کے متعلق بھی کہا گیا ہے۔ میں یہ کہنے کے قابل ہوں کہ بڑی حد تک انہیں مستقل کردیا گیا ہے رہا سوال سڑکوں پر کام کرنے والے گینگ میں کا تو میں یہ کہونگا کہ ان کو رخصت کی سہولت دیگئی ہے۔ اور ۲۴ ہزار سے زیادہ کی آبادی میں رہنے والوں کے لئے کرایہ مکان دینے کا تصفیہ کیا گیا ہے۔ جہاں تک ان کے پراویڈنٹ فنڈ (Provident Fund) کا تعلق ہے وہ ہمدردی کے قابل ہیں۔ اس کی طرف ضروری قدم اٹھایا جا رہا ہے۔ کڈم کے بارے میں ہمارے ایک معزز رکن نے جو کچھ فرمایا ہے اوس کی نسبت میں وہاں کے انجینیر متعلقہ سے دریافت کرونگا۔ کیونکہ یہ ٹکنیکل مسئلہ ہے اسلئے اسے وہاں کے جو انجینیر کارگزار ہیں ان کے علم میں لایا جائیگا۔ نارائن ریڈی صاحب نے ملدی پیٹھ کے تالابوں کی ترمیم کے متعلق متوجہ کیا ہے۔ یہ چیز میں کہونگا کہ صرف ملدی پیٹھ سے متعلق نہیں بلکہ ہر علاقہ میں یہی حال ہے۔ جتنے تالاب ہیں سررشتہ آبپاشی حتی الامکان ہر تالاب کی درستگی اور مرمت کر رہا ہے۔ ایسے تالابوں کی دوسرے تیسرے سال نگہداشت کی جاتی ہے اور جو بڑے تالاب ہوتے ہیں ان کی سال بہ سال مرمت کا انتظام کیا جاتا ہے۔ رام ریڈی صاحب نے فرمایا کہ مینٹیننس (Maintenance) کے متعلق رعایا سے کام نہیں لیا جا رہا ہے۔ یہ بڑی حد تک صحیح ہے۔ لیکن اون سے کام کیسے لیا جائے جب کہ اون میں طاقت جسمانی نہ ہو؟ ایسے مقامات جہاں ہر وقت نئے وقت تالابوں یا راستوں کی مرمت کی ضرورت ہوتی ہے کوآپریٹیو سوسائیٹی کی شکل میں لوگوں کو منظم کیا جا رہا ہے اور ایک اسکیم کا انتظام کیا جا رہا ہے۔ خصوصاً ایسے کاموں کے متعلق جو سال بہ سال لئے جاسکتے ہیں۔ تالابوں کی عدم نگرانی کے متعلق جو کہا گیا ہے اوس کی نسبت ضروری دریافت کی جائیگی۔

راج ریڈی صاحب نے تنگبھدرا پراجکٹ اور دوسرے بڑے کاموں کے متعلق اشارہ کیا ہے جو بالکل صحیح ہے۔ تعمیرات نے جو رقمی مطالبات کئے تھے وہ پورے مہیا نہیں کئے جارہے ہیں۔ کچھ مالی مشکلات کی وجہ سے ایسا ہو رہا ہے۔ تنگبھدرا کے لئے گزشتہ سال کے لحاظ سے ۵ کروڑ ملنا چاہئے تھا لیکن صرف ۴ کروڑ کی رقم ملی ہے۔ لیکن یہ چیز قابل شکایت نہیں ہے اس واسطے کہ جو مالی مشکلات ہیں وہ ہم سب پر عیاں ہیں۔ اسٹیمیٹس کمیٹی نے بھی غور کیا ہے۔ مجھے یہ یقین دلانا ضروری ہے کہ گورنمنٹ اس بات کی پوری پوری کوشش کر رہی ہے کہ پراجکٹس کا کام ختم کرنے کے لئے جو مدت معین کردی گئی ہے جلد از جلد ان کاموں کو اس مدت کے اندر پورا کردیا جائے۔ تنگبھدرا پراجکٹ کے متعلق یہ خیال تھا کہ سنہ ۵۵ع میں اوس کی تکمیل ہوجائیگی۔ اب اندازہ کیا جا رہا ہے کہ سنہ ۵۷ع تک یہ کام چلے گا۔ لیکن آج کل کی جو مشکلات ہیں وہ ظاہر ہیں۔ بہر حال اس کے لئے روپیہ مہیا کیا جا رہا ہے۔

آنریبل ممبر راج ریڈی صاحب نے اس طرف بھی اشارہ کیا کہ ہمیں میجر پراجکٹس کے علاوہ چھوٹے چھوٹے تالابوں کی طرف بھی توجہ دینی چاہئیے۔ یہ سوال بدیہی ہے کہ ہمارے ملک کی ضروریات کے لحاظ سے قابل بھروسہ ذرائع آب جب تک مہیا نہ کریں کامیابی نہیں ہوسکتی۔ جب تک ہم ندی کے پانی کو جمع نہ کرلیں آبپاشی کے اغراض پورے نہیں کئے جاسکتے۔ عوام کی ترقی و خوشحالی کا خیال رکھتے ہوئے ہم چھوٹے تالابوں پر بھروسہ نہیں کرسکتے کیونکہ تجربہ کے لحاظ سے یہ بات ثابت ہے کہ وہ قابل اطمینان نہیں ہیں۔ آپ سب جانتے ہیں کہ محبوب نگر کی حالیہ بارش میں ایسے تالابوں کا کیا حال ہوا۔ چھوٹے تالابوں کا یہ حال ہے کہ پانی زیادہ ہو تو کٹے ٹوٹ جاتے ہیں۔ ان تمام تجربات کے لحاظ سے جو ہمیں حاصل ہوئے ہیں یہ تہیہ کرنا پڑا کہ بڑے بڑے آب گیر بنائے جائیں۔ آپکو اس کا علم ہے کہ ہمارے ملک میں تقریباً ۳۳ ہزار تالاب ہیں ان تالابوں کے تحت ۳۳ لاکھ ایکر زمین کی کاشت ہوتی ہے۔ چار پانچ آب گیر بڑے ہیں انکے تحت ساڑھے تین لاکھ ایکر زمین کی کاشت ہوتی ہے۔ جب اور بڑے تالاب بن جائینگے تو ہمارے یہاں ۵۴ لاکھ ایکر زمین کاشت کے قابل بن جائیگی۔ ایسی اسکیمات بھی روبعمل لائی جائینگی جن سے حمل و نقل کا انتظام ہوسکے۔ نیز برقابی کے کام بھی زیر غور ہیں۔ بہر حال یہ ایسی چیزیں ہیں جو زندگی میں بڑی اہمیت رکھتی ہیں۔ انکو نظر انداز نہیں کیا جاسکتا۔ ان حالات کے تحت ہم کسی طرح بھی میجر پراجکٹس کو نظر انداز نہیں کرسکتے۔ پرانے ذرائع آب پر بھروسہ کرنا قابل اعتبار نہیں ہے۔

شری اے۔ راج ریڈی۔ میں نے یہ نہیں کہا کہ میجر پراجکٹس پر توجہ نہ کی جائے۔

شری مہدی نواز جنگ۔ ممکن ہے آپ کا منشاء یہ نہ ہو لیکن میں نے جو سمجھا اسکے متعلق آپ سے عرض کیا۔

آنریبل ممبر شری وینکیا نے جو تقریر فرمائی اور میں نے انکا جو سوال نوٹ کیا وہ یہ ہے کہ برآوردات و اسٹیمیٹس کی تیاری میں ایسا عمل کیا جاتا ہے جس پر بھروسہ نہیں کیا جاسکتا۔ ہمکو آیا کٹ کے جو اعداد دیئے جاتے ہیں ان میں بھی ترمیم ہوتی ہے۔ اسکے متعلق کہنا یہ ہے کہ وہ ایک تخمینہ ہوتا ہے۔ جو پیش بندی یا تخمینہ کیا جاتا ہے ضروری نہیں کہ وہ درست ہو۔ اسی لئے روائیزڈ اسٹیمیٹ (Revised Estimate) کا طریقہ رائج ہے۔

ویرا پراجکٹ کے متعلق یہاں جن خیالات کا اظہار کیا گیا ہے میں اسکے متعلق دریافت کرکے ضرور کارروائی کرونگا۔

آنریبل ممبرس شری نائک اور شری اناجی راؤ نے خصوصیت کے ساتھ اسکا اظہار کیا ہے کہ حکومت کی توجہ زیادہ تر تلنگانے کی طرف مائل ہے اور وہ مرہٹواڑہ کی ضرورتوں کو نظر انداز کرتی ہے۔ میرے لئے یہ کہنا مشکل ہے کہ میں تلنگانے کا ہوں یا مرہٹواڑہ کا۔ اپنے وطن کے ہر حصے کو خواہ وہ تلنگانہ ہو یا مرہٹواڑہ میں یکساں

سمجھتا ھوں ۔ جو جانے ھیں وہ اس سے واقف ھیں کہ ان مقامات سے میرا کیا تعلق ھے ۔ میرے لئے یہ ممکن نہیں ھے کہ میں تلنگانے یا مرھٹواڑے کے ساتھ تعاون کروں ۔

برقابی اسکیم کے متعلق بھی کہا گیا اور کشمیر کا حوالہ دیا گیا ۔ کشمیر کو ھالس ویسٹرن گھاٹ کی وجہ سے قدرتی وسائل حاصل ھیں ۔ ھمارے یہاں بھی اکثر اضلاع مثلا ناندیڑ او ربھی وغیرہ میں بجلی کا انتظام کیا گیا ھے ۔ یہ کہنا کہ بمبئی میں بجلی سستی ھے اسی طرح یہاں بھی بنانا چاھئے درست نہیں ھے ۔

کہا گیا ھے کہ مرھٹواڑے میں تالاب کیوں نہیں بنائے جاتے ۔ مرھٹواڑے میں بھی تالاب بنانے کے اسکیمس تیار ھیں ۔ ان میں سوداوا گو ۔ گھاٹ نسورہ ۔ پورنا ۔ کملی ۔ تلول ۔ نسورہ اور جاجا پور میں کام ھو رھا ھے ۔۔۔۔۔۔

شری گوپال شاستری شنکر دیو (مدھول) کیا مرھٹواڑہ کے ان اسکیموں کو پانچ سالہ پروگرام میں شریک رکھا گیا ھے یا ان کے لئے نسبے نہیں رکھے گئے ؟ تالابوں کی اسکیم کس لحاظ سے بنائی جاتی ھے ؟

شری مہدی نواز جنگ ۔ معاشی اور عوامی مفاد کو پیش نظر رکھکر اسکیم بنائی جاتی ھے ۔ اور جب اسکیم تیار ھو جاتی ھے تو اسکو جانچا جاتا ھے اور ماھرین سے مشورہ کیا جاتا ھے اگر اس میں معاشی مفاد نہ ھو تو ایسی اسکیم پر عمل نہیں کیا جاتا ۔

اراضیات کا معاوضہ سوداوا گو کی اسکیم کے لئے (۸٦٦) روپیہ فی ایکر ، کھوڑ کے لئے ایک ھزار روپیہ ، نسورہ کے لئے (۱۲۲۰) روپیہ ، پورنا کے لئے (۷۲۰) روپیہ ، کملی کے لئے (۳۰۰۰) روپیہ ، اور جاجا پور کے لئے (٦۸۰) روپیہ مقرر کیا گیا ھے ۔۔۔۔۔۔۔

شری گوپال شاستری شنکر دیو ۔ کیا پورنا کی اسکیم کو ۱۰ سالہ اسکیم میں رکھا گیا ھے ؟

شری مہدی نواز جنگ ۔ اس وقت میں جو عرض کر رھا ھوں وہ اوس سوال کا جواب تھا جو شری انا جی راؤ اور سری نائک نے فرمایا تھا ۔ مرھٹواڑہ کے کاموں میں کسی قسم کا تامل نہیں کیا جاتا ۔ وہ اسکیم ھاتھ میں لی جا رھی ھے ۔ بعض چیزیں ھیں جو رکاوٹ پیدا کرتی ھیں ۔

دوسری چیز یہ ھے کہ مرھٹواڑہ کے حالات اور مرھٹوں سے میں خوب واقف ھوں ۔ ۔ ۔

شری گوپال شاستری شنکر دیو ۔ کیا ٹکنیکل انجینیرس کی رائے میں مرھٹواڑہ ایسا مقام نہیں ھے جہاں پراجکٹس بنائے جائیں تو کافی اور زیادہ سے زیادہ فائدہ ھوسکے ؟

شری مہدی نواز جنگ - مرہٹواڑی کی زمین نہایت اچھی ہے - مشہور ہے کہ وہاں کی اصناف سونا اگلتی ہیں - دیہاتوں کی کاشت ہو سکتی ہے ناسک کے کام کے متعلق اطلاع دیگئی ہے کہ وہ اکنامک (Economic) پراجکٹ نہیں تھا - جہانتک مجھے علم ہے ناسک کا کام اسی طرح چلایا گیا جس طرح اور کام ہوگا - دوسری چیز جو پیش نظر رکھنا ضروری ہے وہ یہ کہ ملک کے ہر حصہ میں وہ چیزیں نہیں پیدا کی جاسکتیں جو کسی خاص حصہ میں پیدا کی جاسکتی ہیں مثلاً گنٹور میں بہترین چاول ہورہا ہے - مرہٹواڑی میں جوار اور گیہوں - تلنگانے میں چاول ہورہا ہے . . . .

شری وی۔ ڈی۔ دیشپانڈے - نگر ضلع میں جو فیمین ورک کنال سسٹم ہے پٹھن گنگا پور میں کیا ایسی اسکیم رائج نہیں کی جاسکتی ؟

شری مہدی نواز جنگ - وہاں گوداوری کے نالے ایسا ہوا - پمپنگ کے ذریعہ پانی دیا جاتا ہے اور کاشت ہوسکتی ہے - اگر یہاں بھی پمپنگ کے ذریعہ کاشت کی جائے تو (۲) روپیہ کے حساب سے لگان دینا پڑیگا - اسلئے نہیں کیا گیا ہے - میں اس کے لئے تیار ہوں - اگر دیشپانڈے صاحب اسکے متعلق معلومات بہم پہنچائیں اور مناسب مشورہ دیں تو میں ڈپارٹمنٹ کے لوگوں سے کنسلٹ (Consult) کرونگا۔ میں نے اسپیکر صاحب اسمبلی کو لکھا ہے کہ وہ کانفرنس طلب کریں تا کہ ایسی اسکیموں کے بارے میں مشورہ کیا جاسکے -

نرسنگ راؤ صاحب نے کہا کہ تلنگانے کے جیسے حصے میں کنٹے اور تالاب ہیں لیکن مرہٹواڑی میں تالابوں کی کمی ہے - اسکے متعلق کہنا یہ ہے کہ تلنگانے کی زمین میں نشیب و فراز ہے - قدرتی طور پر زمین کچھ ایسی واقع ہوئی ہے کہ یہاں آسانی سے آب گیر بنائے جاسکتے ہیں اور مرہٹواڑی کی زمین مسطح ہے -

Black cotton soil is very good, but at the same time for purposes of foundation, it is very expensive; that is why cost of construction goes up very high.

شری راج لنگم صاحب نے کہا کہ تالابوں کی تعمیر کا کام عوام کے حوالہ کیا جانا چاہئے - چھوٹے تالابوں کی حدتک ایسا ہوسکتا ہے - جہاں کہیں اسکا موقع ملے کوشش کی جائیگی -

تلنگانے کے کسان کے تعلق سے میں یہ کہونگا کہ تلنگانے کا کسان زندہ دل ہوتا ہے وہ ہرگز مایوس نہیں رہتا - وہ خوش مزاج ہوتا ہے -

نلگنڈہ کے تعلق سے جس پل کے ہونے کی شکایت کی گئی ہے میں پہلے بھی اسکے متعلق سن چکا ہوں - اس پل کا کام پورا ہوچکا ہے - تین مہینے میں یا ممکن ہے کہ اس سے پہلے ٹرافک کے لئے وہ کھولدیا جائیگا

معزز رکن داؤد حسین صاحب نے جو تکالیف بیان فرمائے ہیں انکو آسانی رفع کیا جاسکتا ہے - اگر نظام آباد کی اسکیم تکمیل پا جائے تو اس طرح آرمور کے رقبہ تک پانی کی قلت کو دور کرنا کوئی بڑی بات نہیں ہے -

میں سمجھتا ہوں کہ میں نے ہاؤس کا کافی وقت لیا ہے اور بہت سے مسائل ڈسکس ہونے والے ہیں اس لئے اب میں اپنی تقریر ختم کرتا ہوں -

شری وی - ڈی - دیسپانڈے - میں یہ معلوم کرنا چاہتا ہوں کہ بھیما ندی پر پل نہ ہونے کی وجہ سے بہت سے لوگ حادثہ کے شکار ہوئے - جب میں وہاں گیا تھا تو وہاں کے کارکنوں نے مجھے یہ بتلایا - کیا آنریبل منسٹر اسکی وضاحت فرمائینگے ؟

شری مہدی نواز جنگ - کاگنہ ، بھیما اور اسور وغیرہ پر پل بنانے کے لئے اسکیم گورنمنٹ آف انڈیا کو بھیجی گئی تھی اور وہ منظور ہوکر واپس آگئی ہے - اسلئے بھیما پر پل بن جائیگا -

شری شیش راؤ واگھمارے - کیا آنریبل منسٹر یہ بتلاسکتے ہیں کہ ناندیڑ کے پل کے متعلق کیا ہوا ؟

شری مہدی نواز جنگ - مجھے علم نہیں ہے - نوٹس چاہئیے -

مسٹر اسپیکر - پہلا کٹ موشن سری کے - وی - نارائن ریڈی کا ہے -

Demand No. 11 . *Other Revenue Expenditure Financed from ordinary Revenue Works for which no capital Accounts are kept*—(Rs 52,82,000).

Shri K V. Narayan Reddy Mr Speaker, Sir, I beg leave of the House to withdraw my Cut Motion to Demand No. 11.

The Motion was, by leave of the House, withdrawn.

Shri K. Ram Reddy Mr Speaker, Sir, I beg leave of the House to withdraw my Cut Motion to Demand No. 11.

The Motion was, by leave of the House, withdrawn

Demand No. 63 · ' *Works and Establishment* '— (Rs. 1,62,64,000)

Shri G Rajaram: Mr. Speaker, Sir, I beg leave of the House to withdraw my Cut Motion to Demand No. 63.

The Motion was, by leave of the House, withdrawn.

Demand No. 89 : ' *Construction of Irrigation, etc , works* '— (Rs. 3,73,81,000)

Shri G. Rajaram · Mr. Speaker, Sir, I beg leave of the House to withdraw my Cut Motion to Demand No. 89.

The Motion was, by leave of the Huose, withdrawn.

Shri A Raj Reddy: Mr Speaker, Sir, I beg leave of the House to withdraw my Cut Motion to Demand No 89

The Motion was, by leave of the House, withdrawn

Demand No 91 '*Capital Outlay on Multi-Purpose River Schemes*'—(Rs 93,04,000)

Shri K Ram Reddy Mr. Speaker, Sir, I beg leave of the House to withdraw my Cut Motion to Demand No. 91.

The Motion was, by leave of the House, withdrawn.

Demand No. 11 *Other Revenue Expenditure Financed from Ordinary Revenue works for which no Capital Accounts are kept*—(Rs. 52,82,000)

Shri Shamrao Naik. Mr Speaker, Sir, I want my Cut Motion to be put to vote.

Mr Speaker: The Question is —

"That the Demand under the Head '*Other Revenue Expenditure Financed from ordinary Revenue works for which no Capital Accounts are kept*' be reduced by Rupee 1."

The Motion was negatived.

Demand No 97 · '*State Road Fund*' (Rs 1,50,000).

Shri K. Venkiah Mr Speaker, Sir, I beg leave of the House to withdraw my Cut Motion to Demand No. 97

The Motion was, by leave of the House, withdrawn.

Demand No. 89 · '*Construction of Irrigation, etc., work*'—(Rs. 3,73,81,000).

Shri Annaji Rao Gavane My Cut Motion was altogether different, Sir, and I would request that it may be put to vote.

Mr. Speaker: Your Cut Motion has already been bracketted.

Shri Annaji Rao Gavane: There is no major irrigation project in Marathwada and hence....

(Pause)

Mr Speaker All right. I shall put it to vote.

Mr Speaker The question is

" That the Demand under the Head 'Construction of Irrigation, etc , Works' be reduced by Rupee 1 "

The Motion was negatived

Shri V D Deshpande Mr Speaker, Sir, I demand a division on this

The House divided.

Ayes 69. *Noes* 86.

The Motion was negatived

شری ادھو راؤ پٹیل جیسا کہ دلی پارلیمان میں ہے ویسا ۔

Mr Speaker . Order Order The Question is ·

" That an aggregate amount of Rs 8,10,81,900 be granted to the Rajpramukh to defray the several charges which will come in course of payment for the year ending the 31st day of March, 1953, in respect of Demands Nos. 9, 10, 11, 25, 56, 63, 67, 72, 89, 91, 95 and 97.'

The Motion was adopted

Now, Minister for Excise, Forests and Customs will move his demands

Demand No 2 · State Excise Duty.

Shri K V. Ranga Reddy :

Mr. Speaker, Sir, I beg to move.

" That a sum not exceed ing Rs. 78,31,000 be granted to the Rajpramukh to defray the several charges which will come in course of payment for the year ending the 31st day of March, 1953, in respect of Demand No. 2. The Demand has the recommendation of the Rajpramukh."

Demand No. 4 : Forests.

Mr. Speaker, Sir, I beg to move. " That a sum not exceeding Rs. 26,36,000 be granted to the Rajpramukh to defray the several charges which will come in course of payment for the year ending the 31st day

of March, 1953, in respect of Demand No. 4 The Demand has the recommendation of the Rajpramukh."

Demand No. 8 *Inter-state Transit Duties.*

Mr. Speaker, Sir, I beg to move "That a sum not exceeding Rs. 35,90,000 be granted to the Rajpramukh to defray the several charges which will come in course of payment for the year ending the 31st day of March, 1953, in respect of Demand No. 8 The Demand has the recommendation of the Rajpramukh."

Mr. Speaker Motion moved

"That an aggregate amount of Rs 1,40,57,000 be granted to the Rajapramukh to defray the several charges which will come in course of payment for the year ending the 31st day of March, 1953 in respect of Demands Nos 2, 4 and 8"

Mr. Speaker. Now Cut motions can be moved·

Demand No. 2 : '*State Excise duty*'– (Rs. 78,31,000).

Shri M. Buchiah Mr Speaker, Sir, I beg to move

"That the Demand under the Head 'State Excise Duty' be reduced by Rs 10,00,000 to discuss Economy—by reducing superfluous expenditure on staff."

Mr. Speaker. Motion moved

"That the Demand under the Head 'State Excise Duty' be reduced by Rs. 10,00,000 to discuss Economy by reducing superfluous expenditure on staff."

Shri K. V Ram Rao· Mr. Speaker, Sir, I beg to move :

"That the Demand under the Head 'State Excise Duty' be reduced by Rupee 1, to discuss the policy regarding contract system in Excise Department"

Mr. Speaker : Motion moved·

"That the Demand under the Head 'State Excise Duty' be reduced by Rupee 1, to discuss the policy regarding contract system in Excise Department."

Demand No. 4 —'*Forests*' (Rs 26,37,000).

Shri Gopidi Ganga Reddy Mr Speaker, Sir, I beg to move:

"That the Demand under the Head 'Forests' be reduced by Rs 4,00,000 to discuss the expenditure on the Five-Year Plan which is unnecessary"

Mr Speaker Motion moved.

"That the Demand under the Head 'Forests' be reduced by Rs 4,00,000 to discuss the expenditure on the Five-Year Plan which is unnecessary"

Shri K V Narayan Reddy Mr. Speaker, Sir, I beg to move.

"That the Demand under the Head 'Forest' be reduced by Rupee 1 to discuss the policy of the Government as regards the defcrestation and afforestation in the State."

Mr. Speaker Motion moved

"That the Demand under the Head 'Forests' be reduced by Rupee 1 to discuss the policy of the Government as regards the deforestation and afforestation in the State."

Shri K. L Narsimha Rao Mr Speaker, Sir, I beg to move·

"That the Demand under the Head 'Forests' be reduced by Rupee 1 to discuss the policy of Government regarding the Forest produce and the tribes living there."

Mr. Speaker Motion moved:

"That the Demand under the Head 'Forests' be reduced by Rupee 1 to discuss the policy of Government regarding the Forest produce and the tribes living there."

Shri A. Gurva Reddy Mr. Speaker, Sir, I beg to move:

"That the demand under the head 'Forests be reduced by Re. 1 to discuss the failure of the Government to prevent bribery in the Forest Department."

Mr. Speaker · Motion moved:

"That the demad under the head 'Forests' be reduced by Re. 1 to discuss the failure of the Government to prevent bribery in the Forest Department."

Shri Daji Shankar Rao · Mr. Speaker, Sir, I beg to move :

"That the demand under the head 'Forests' be reduced by Re. 1 to discuss the cultivable land in the protected forests"

Mr Speaker What is happening to cultivable land ?

شری داجی شنکر راؤ ـ قابل کاشت زمینوں کو بلاوجہ محصور کرکے رکھا گیا ہے ۔ میرا کٹ موشن اسی بارے میں ہے ۔

Mr Speaker Motion moved .

"That the demand under the head 'Forests' be reduced by Re 1 to discuss the cultivable land in the protected forests"

Demand No 8 Inter-State Transit Duties (Customs)

Shri Rajamallu (Luxetipet–Reserved) · Mr. Speaker, Sir, I beg to move

"That the demand under the head 'Inter State Transit Duties' be reduced by Rs. 2,00,000 to discuss economy—after abolition of import duty, naturally there should be reduction to this extent."

Mr. Speaker Motion moved :

"That the demand under the head "Inter-State Transit Duties" be reduced by Rs 2,00,000 to discuss economy in the Department."

Demand No 4—Forests.

The next mover on the list, Shri Annaji Rao Gavane, was found not present in the House, and, therefore, the cut motion standing in his name was not moved.

Demand No 2—State Excise Duty

Shri Ankushrao Venkatrao Mr Speaker, Sir, I beg to move:

"That the demand under the head 'State Excise Duty' be reduced by Re. 1 to discuss the policy of the Excise Department, particularly laxity in superintendence."

Mr. Speaker. Motion moved :

"That the demand under the head 'State Excise Duty' be reduced by Re. 1 to discuss the laxity in superintendence in the Excise Department."

These are all the cut motions that have been moved, except one which stands in the name of Shri Annajirao Gavane Now Shri M. Buchiah.

Shri M Buchiah. Mr. Speaker, Sir Now a demand for Rs 78,31,000 is before the House, which is scheduled to be spent on the Excise Department machinery, official staff in the districts, and also on the T A. Bills of the officials, who go round the districts and in their respective places where the excise work is going on. .

Mr. Speaker: Just a minute..

جیسا کہ میں نے دو پہر میں کہا تھا ہمارے سامنے ڈیمانڈس ہیں اور انکا تصفیہ ہونا ہے - اس کے لئے دو دن یعنی ۲۷ اور ۲۸ کی اجازت دی گئی ہے - میں سمجھتا ہوں کہ اجازت کے بغیر ہم ۳ تاریخ تک ڈیمانڈس کی سطری کے لئے ڈسکشن جاری نہیں رکھ سکتے - ایسی صورت میں اگر ہم کل ہاؤس کو صبح ہی سے طلب کریں تو ہمیں زیادہ وقت مل سکیگا - اس سلسلے میں میں ہاؤس کی رائے معلوم کرنا چاہتا ہوں کہ کیا ہم کل ۹ بجے سے اجلاس شروع کرکے آفٹر نون (After noon) میں بھی بیٹھیں اور پورے ڈیمانڈس ختم ہونے تک کام کریں ؟

شریمتی لکشمی بائی - کل ایک ہی دن کی حد تک ہے یا روزانہ یہی وقت رہیگا ؟

مسٹر اسپیکر - کل ایک دن کی حد تک -

شری وی - ڈی - دیشپانڈے - کیا اپروپریشن بل (Appropriation Bill) ۳۰ جون کو آئیگا ؟

مسٹر اسپیکر - ہاں ۳۰ جون کو آئیگا - کل شام میں ۸ بجے تک بیٹھیںگے یا ۹ بجے تک ؟

شریمتی شاہجہاں بیگم - ۸ بجے تک ٹھیک ہوگا -

مسٹر اسپیکر - میں سمجھتا ہوں ۸ بجے تک ہمارا کام ختم ہو جائیگا -

شری وی - ڈی - دیشپانڈے - بہر حال پورے ڈیمانڈس ختم ہونے تک بیٹھنا ہوگا -

مسٹر اسپیکر - ہاں ڈیمانڈس ختم ہونے تک ہی بیٹھنا ہوگا - آنریبل ممبر آپ اپنی تقریر جاری رکھ سکتے ہیں -

Shri M. Buchiah:—This amount of Rs 78,31,000 is going to be spent on the Government machinery in the districts, House-rent and also T.A Bills of the officials, who go round in their respective talukas and districts As it is, we have got 3 Deputy Commissioners, 17 Superintendents, 70 Assistant Superintendents, 84 Inspectors, 476 Sub-Inspectors, 28 Dafedars and 2115 Jamedars in the districts All these officials are expected to go round their respective places for inspection and to take preventive measures to stop any illegal or illicit things which are going on In addition to this, an amount of Rs 2,68,580 is also shown towards their T A Bills in the same Budget But I find these people not doing their duties properly, nor going round inspecting These jawans or whatever they are called—are never seen in the talukas doing duties properly On the other hand, we see these jawans doing the duties in the houses of Inspectors or Sub-Inspectors I do not think that we are paying such huge amounts to be utilised by these officials for their household purposes, nor are such huge amounts meant for their private use We also see that huge corruption is prevailing in this Department Last year as per the statement of 1951-52 we see that 32,69,436 trees have been tapped, the revenue of which has been remitted into the Treasury, but I contend—and it may be a fact-that not less than 50% of the trees, which means Rs 15 lakhs, have been tapped without number Thus, approximately they amount to something like Rs. 3 crores Well, I do not think that we are paying these officials, Jamedars and Dafedars, to see that they come in the way of the Government, and prevent that amount which ought to have come to the Government Exchequer, to pocket it for their private use.

شری بھگونت راؤ گاڑے - هندی میں فرمائے -

Shri M. Buchiah : I am sorry, I cannot express myself in Hindi

مسٹر اسپیکر - جو اردو زبان میں بھاشن نہیں دے سکتے وہ انگریزی میں بولتے هیں اسلئے بار بار یہ مسئلہ اٹھانا مفید نہ ہوگا -

Shri M Buchiah In this connection, I would like to bring to the notice of the House a few facts about the contractors who acquired shops in the districts, or cities and towns. I think every hon. Member of the House is aware that the contractor has not only to pay 12 months 'Baithak' to the

Government, but he has also to pay as illegal gratification not less than three or four months 'Baithak'—to the Superintendents, Assistant Superintendents, Inspectors and others This amounts to something like a crore of rupees, and these gratifications, I believe, contractors have no pleasure in paying nor are they in favour of losing this amount, unless they derive sufficient benefit by way of giving that I wish to bring to the notice of this House that there are nearly 7983 licensed shops in the State, but we observe that not less than a lakh of unlicensed shops exist under the very nose of the Government Officials inspite of the fact that we pay them not less than Rs. 2 lakhs and odd to go round the places, inspect and prevent such illegal things going on But we do not see anything coming out of that.

My intention in bringing this cut motion was to impress upon the House that the Inspectors or other Government Officials get more by way of illegal gratification than what they would get by way of salaries If an Inspector gets a monthly remuneration of Rs. 150 a month, it may amount to not more than 2 thousand rupees a year I can assure the House that his income privately would be more than 20 thousand a year If the Government cannot prevent this sort of corruption and bribery, and if it is bold enough, let it declare that it would like to have in Government Inspectors without salaries I am sure that hundreds and thousands of applicants will pour in, accepting the appointment in view of the fact that they would get more through bribery than what they would get through salaries. Not only that, if the Government is still more bold, it can go a little further and say that they want people who could work without salary and also afford to pay something to the Government . I am sure that many people will come forward and will be prepared to pay something like 2 or 3 thousand rupees per month to the Government and work without salaries. Therefore, what I want to say is that the Government should cut down its allotted budget by 10 lakhs to see that money is in no way lost to the exchequer If the Government is capable or if it is efficient it can see its ways and means to ensure that this 3 or 4 crores of rupees which are going into the private pockets of corruptive Government Officials, is brought into the State's exchequer. This money, I am sure, will not only save our deficit budget but also sufficient to run our industries such as the Sirpur Paper Mills and the Sirsilk Factory which is under completion and thus they, can be prevented from being sold to private enterprises. These factories, as the Minister concerned admitted the other day,

are going to be sold in view of the fact that Government has no finance It has been stated that the Sirpur Paper Mills requires $2\frac{1}{2}$ crores of rupees and the Sirsilk, to complete its construction, requires.... .

The Minister for Argiculture and Supply (Dr. Chenna Reddy) I think we are discussing demands on Excise

Shri M Buchiah I am speaking about Excise only If the Excise Department is run efficiently, the Government can get about 3 crores and with these 3 crores we may help the industries, which we want to sell out

Shri V.D. Deshpande · He is only suggesting a source of income.

Shri M Buchiah The next point I wish to deal with is the adulteration of toddy The other day when a question was raised as to whether the Minister is aware that adulteration of toddy is going on in the State, the Minister replied that he is not aware of any such thing but he will see into it whether any poisonous drugs are being used for the adulteration of toddy. But I am sure this reply would not have convinced the people, who are every day observing the illicit adulteration of toddy The common man is feeling it an everyday problem and the Minister's reply would not go near him

(At this stage Mr. Speaker rang the bell)

I have not spoken in this House before and I request that more time may be allotted to me.

مسٹر اسپیکر - کل ۱۰ رکٹ موسس ھیں - اگر ۱۰ - ۱۰ منٹ بھی دیئے جائیں تو جو ٹائم رکھا گیا ھے وہ کافی نہ ھوگا - اسلئے یہ کہا کہ مجھے اس سے پہلے موقع نہیں دیا گیا غیر ضروری ھو جاتا ھے -

Shri M. Buchiah : I have not taken up the time of the House before.

Mr. Speaker : That does not mean that the hon Member can make it up by speaking the whole of today. (Laughter)

Shri M. Buchiah . Lastly, I want to say something about the tappers, who form the backbone of the Government because they contribute more than one-thirds of the total revenue of the state, about 11 corores and odd. These people are being overlooked from the beginning and no facilities or amenities have been given to these poor tappers, who are

worse off than those of the scheduled castes or the backward classes in the State I am of the opinion that these people ought to be included among the backward classes and schedule tribes, as I feel, from their status and conditions of work, they are in no way better than the scheduled castes or other backward people

This tapping is an industry by itself which pays to Government something equal to one-thirds of the entire revenue The treatment given to this particular class of people—who are said to be not totally unskilled, but skilled labourers is poor and they have not been given their proper and due share in the budget Nothing is mentioned about aemnities for them. This job of tapping--this work of getting on trees day in and day out, is a dangerous job and accidents may take place frequently Nothing is provided for first-aid or relief to the tappers in the districts noı does anyone take any interest in their needs In this connection I would request the Minister concerned and also the Chief Minister, who was the Excise Minister in the previous Government to see that some sort of relief is given to this particular class, not only for their economic and social upliftment but also for the elimination of the middlemen If the present contract system is abolished, it may go a long way to help them in their economic life

I have something to say on Prohibition As one of my hon friends pointed out the other day, I am of the opinion, and the Socialist Party has made it clear, that prohibition cannot be tried in this State, when our sister States have failed Let us not make another experiment here in our State at the cost of public exchequer. Before launching on Prohibition, I would like the Minister concerned to think about the people who are in the tapping profession, about their livelihood, which is completely dependant on this particular type of work. Let the Government make adequate arrangements before they think of Prohibition.

شری کے-وینکٹ رام راؤ - مسٹر اسپیکر سر - آبکاری کے محکمہ کے لئے
جو ڈیمانڈس پیش کئے گئے ہیں اسکے متعلق و نیز محکمہ آبکاری اور مستاجرین کے
باہمی تعلقات کے سلسلہ میں میں اپنے خیالات رکھنا چاہتا ہوں - کنٹراکٹرس کا
جو سسٹم انٹروڈیوس (Introduce) کیا گیا ہے اسکے پہلے تعہداری سسٹم تھا - اسکو
ختم کرکے اسکی جگہ پر کنٹراکٹرس (Contractors) کا سسٹم (System)
لایا گیا ہے اور یہ کہا گیا ہے کہ اس سسٹم سے رعایا کو فائدہ ہوگا - لیکن میں سمجھتا

ہوں کہ یہ رعایا کے فائدہ کے لئے نہیں ہے بلکہ حکومت کی انکم بڑھانے کے لئے کنٹرا کٹرس کا سسٹم انٹروڈیوس کیا گیا ہے ۔ لیکن کنٹرا کٹرس کا سسٹم انٹرو ڈیوس کرنے کے بعد جو سیندھی ناسنے والے مزدور ہیں ان کو کسی قسم کا فائدہ نہیں ہوا ۔ اس سے ان کی بھلائی ہو یہ حکومت کا مطمح نظر نہیں تھا ۔ اور کلالوں کی طرف حکومت خیال نہیں کر رہی ہے ۔ " جوتنے والے کی زمین " کے نعرہ کی طرح آنریبل منسٹر نے فرمایا ہے کہ ناسنے والے کو درخت ملنے چاہئیں ۔ لیکن میں دیکھتا ہوں کہ جو مختلف بلس پیش کئے گئے ہیں اون میں ایسی کوئی چیز نہیں تھی اور نہ کوئی لیجسلیشن اس سلسلہ میں ہاؤس کے سامنے آیا ۔ صرف پروپیگنڈے کی خاطر صرف کلالوں کو لبھانے کی خاطر یہ نعرہ لگایا گیا ہے ۔ اگر یہ اسکیم پورے ہاؤس کے سامنے آجاتی تو شائد اسکی بھلائیوں اور برائیوں کے بارے میں غور کیا جاسکتا ۔ کنٹرا کٹرس کا سسٹم جو تعہد داروں کی جگہ ریپلیس (Replace) کرنے کے لئے لایا گیا ہے اس سے تو بڑے بڑے تعہد داروں کو ہی فائدہ پہنچ رہا ہے ۔ خصوصاً دیہات میں جو دیسمکھ اور بڑے بڑے زمیندار ہیں اور جو فیوڈل (Feudal) طبقہ ہے وہ کنٹرا کٹرس سسٹم سے فائدہ اٹھارہا ہے ۔ گاؤں میں جب کوئی کلال ہمت کر کے آگے بڑھتا ہے اور معاملہ اپنے نام پر لیتا ہے تو یہ دیسمکھ اسکی راہ میں کئی قسم کے روڑے اٹکاتے ہیں ۔ اور ایسے حالات پیدا کئے جاتے ہیں کہ اوس کا معاملہ ہرگز نہ چل سکے ۔ لیکن پھر بھی کوئی کلال یا مزدور ان مشکلات کو حل کرنے کے بعد چھوٹا موٹا سرمایہ اکٹھا کر کے اپنا معاملہ چلانا چاہتا ہے تو ان حالات کے تحت مجبوراً اوسکو اپنے معاملہ سے دستبردار ہونا پڑتا ہے ۔ اور پھر انہی دیشمکھوں کے ہاتھوں میں اپنا معاملہ سونپنا پڑتا ہے ۔ کنٹرا کٹرس سسٹم کے تحت ان کلالوں کی حیثیت امپلائز (Employees) کی ہے ۔ وہ چار پانچ سو سے لیکر ہزاروں کا معاملہ کرتے ہیں اور خود منصبداروں کی طرح بیٹھکر فائدہ اٹھاتے ہیں ۔ جو روٹین (Routine) ہے اسکی وجہ سے دیسمکھوں کو فائدہ ہورہا ہے اسکو روکنے کے لئے گورنمنٹ کام نہیں کر رہی ہے ۔ آج آبکاری کے محکمہ میں ہزاروں روپیہ کا بقایا وصول طلب ہے ۔ اگر راست کلالوں کو معاملات آبکاری دئے جاتے تو یہ بقایا نہ رہتا ۔ مستاجری سسٹم کی وجہ سے یہ بقایا رہتا ہے ۔ حکومت کا اب بھی اسی مستاجری سسٹم کو قائم رکھنے کا ارادہ ہے ۔ چھوٹے چھوٹے کلال ہراج میں حصہ نہیں لے سکتے کیونکہ ہزاروں روپیہ کی بولی بولنا پڑتا ہے ۔ نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ وہ بڑے مستاجروں کے پاس نوکری کرتے ہیں اور انکو ہر قسم کے ظلم سہنا پڑتا ہے ۔ بڑے بڑے لوگ اس کام کے مانوپلسٹ (Monopolist) ہوگئے ہیں مثلاً ڈساجی مہتا ۔ یہ لوگ کئی دیہات کی سائلی لے لیتے ہیں ۔ ان لوگوں کی طرف سے کلالوں پر جو ظلم ہوتا ہے اسکا مرافعہ اعلی سے اعلی عہدہ داروں کے پاس بھی کریں تو اسکی شنوائی نہیں ہوتی ۔ یہ لوگ اپنے اثرات کی وجہ سے مرافعہ ختم کرالیتے ہیں ۔ ایسی چیزوں کو دور کرنا ضروری ہے ۔

اس محکمہ میں جسقدر کرپشن (Corruption) ہے اسکو دیا جاتی ہے۔۔۔۔

شری گو پی ڈی گنگا ریڈی۔ کیا ایم۔ ایل۔ اے کے علاوہ غیر اشخاص بھی اس اجلاس میں ایم۔ ایل۔ اے کی سیٹس پر بیٹھ سکتے ہیں ؟

مسٹر اسپیکر۔ کیا مطلب ؟

(The question was repeated)

مسٹر اسپیکر۔ میں نہیں سمجھتا کہ کوئی غیر آدمی ہے۔ غیر آدمی تو نہیں بیٹھ سکتا۔

شری گو پی ڈی گنگا ریڈی۔ ایک غیر آدمی بیٹھا تھا۔ میں دوسری مرتبہ سوال کرنے سے پہلے ابھی ابھی وہ باہر چلا گیا۔

شری کے۔ ویکنٹ رام راؤ۔ حالت یہ ہے کہ گرائجویٹ بھی اہلکاری اور سب انسپکٹری پر آنے کی کوشش کرتے ہیں۔ جسطرح سیدھے سادھے ہوئے اشخاص بے لگام ہوجاتے ہیں اسی طرح اس محکمہ کا بھی حال ہے۔ اس محکمہ کے لوگ بھی بے لگام گھوڑے کی طرح ہوگئے ہیں۔ آنریبل منسٹر کو چاہئے کہ وہ ان بے لگام گھوڑوں پر کنٹرول کریں۔ دیکھنا یہ ہے کہ وہ خود ان بے لگام گھوڑوں پر کنٹرول کرتے ہیں یا یہ بے لگام گھوڑے ان پر کنٹرول کرتے ہیں۔

شری گو پی ڈی گنگا ریڈی۔ میں جنگلات کے وشئے (विषय) میں کچھ کہنا چاہتا ہوں۔ جسطرح منوشیہ (मनुष्य) کو سوستھ بنانے کیلئے اور اسکا آروگیہ (आरोग्य) رکھنے کیلئے رکشا (रक्षा) کی ضرورت ہوتی ہے۔ اسطرح جنگل کو بچانے کیلئے بھی حکومت کو چاہئے کہ اسکی رکشا کرے۔ لیکن میں جانتا ہوں کہ جب رضاکاروں کی حکومت تھی تب کانگریسی بھائیوں نے جنگل سیہ گرہ کہکر جنگل کو برباد کردیا۔ یہ ایسا ہی ہوا جیسا کہ کہا جاتا ہے کہ جس ساخ پر بیٹھے اوسی کو کاٹے۔ بڑا بھائی جس راستے سے نکلتا ہے چھوٹا بھائی بھی اسی راستے سے نکلتا ہے۔

مسٹر اسپیکر۔ کیا آنریبل ممبر کا مقصد ۵ سالہ پلان کے بارے میں ہے؟

شری گو پی ڈی گنگا ریڈی۔ جی ہاں۔ اسی کے بارے میں ہے۔ جنگل کی رکشا کیلئے جنگل میں جنگلی جانور رہتے ہیں۔ ان جنگلی جانوروں کو افسر جسطرح ختم کردیتے ہیں اسیطرح اس جنگل کو بھی ختم کردیتے ہیں۔ گاؤں کے کسان لوگ ناگر پٹی وغیرہ لیکر اسکا ستیا ناس کردیتے ہیں۔ اگر منسٹر صاحب دورے پر آئیں اور میرے ساتھ دورہ کریں تو میں انکو دکھاؤں گا کہ کسقدر جنگل برباد ہوئے ہیں۔ مگر دوروں کا طریقہ ایسا ہوتا ہے کہ ۱۵ - ۲۰ روز پہلے اطلاع آتی ہے کہ منسٹر صاحب دورے پر آنے والے ہیں۔ انکے سواگت (स्वागत) کی تیاری ہوتی ہے۔ اسطرح وہ وہاں جاتے ہیں۔ وہ جنگل کو جاتے ہیں نہیں معلوم نہیں۔ نرمل میں کتنی بربادی ہوئی ہے میرے ساتھ چلکر دیکھیں تو

معلوم ہوگا - کوئی عہدہ دار وہاں آئے تو میں انکو دکھانے کیلئے تیار ہوں - جنگل کی رکشا کا بلان ڈالتے ہیں مگر اسکو ٹھیک طریقہ سے چلانے کا کوئی انتظام نہیں ہے -

سجرائی وصول کیجاتی ہے - جسے رسمدار اور پٹہ دار ہیں انکے پاس گائیاں ہیں - ۳۲ جانور تک فی جانور ۸ آنہ لئے جارہے ہیں - لیکن غریبوں سے جن کے پاس کوئی زمین نہیں ہوتی اور جو ایک دو بھینس رکھتے ہیں ۱۲ آنے کے حساب سے پیسے لئے جاتے ہیں - یہ طریقہ درست نہیں ہے - اسطرح سے محصورہ گھیرے گئیں - گاؤں کے بالکل بازو سے محصورہ گھیرتے ہیں اور کوئی جانور اس میں جاتا ہے تو پکڑ کر کونڈ واڑے میں ڈال دیتے ہیں - کہا جاتا ہے کہ رسوت دینے والا اور لینے والا دونوں بھی مجرم ہیں - جانور اناڑی بھی اسطرح کا مجرم ہے - یہ بالکل ایسی ہی مثال ہے کہ مکان مضبوط بناتے تو چور کیسے چوری کرسکتا ؟ قابل کاشت زمین جنگلات میں رکھکر کہتے ہیں کہ زمین کی قلت ہے - محصورہ کے نام پر ایسی ہزاروں ایکڑ زمین میں بتاسکتا ہوں - رضاکاروں کے زمانے میں مہاجرین آتے تھے تو انکو محصورہ میں زمین دیتے تھے - آج ہریجن زمین زمین کہتے ہیں تو انکو اس میں سے کیوں نہیں دیتے ؟ مہاجرین کی طرح انکو بھی زمین دینا چاہئیے - جسوقت منسٹر صاحب نے جھاڑ لگانے کا حکم دیا تو صحرا میں لاکھوں جھاڑ لگائے گئے لیکن انکی حفاظت کرنے والا کوئی نہیں ہے - ایک اصلی کے جھاڑ کے پیچھے ایک جھاڑ لگا دیا گیا ہے جسکا آلہ بنانے کیلئے اسکی بندش کیلئے ساڑھے تین سو روپیہ خرچ ہوئے - ہم پوچھتے ہیں کہ یہ صحرا یہ جنگل کیوں برباد کئے جارہے ہیں - جوکیداروں کا حال یہ ہے کہ وہ کمیونسٹوں کا حیلہ بتا کر انکا سہارا لکر سرہ کر رہے ہیں - غلط پروپگنڈے سے مستاجر اور جوکیدار فائدہ اٹھارہے ہیں اور گورنمنٹ کو نقصان ہورہا ہے - جسطرح کسان ایک کھیتی کی رکشا کرتا ہے اسیطرح جنگل کی بھی رکشا کرنی چاہئیے - میں یہ کہونگا کہ پنج کمیٹی مقرر کرکے جنگل کی حفاظت کا انتظام کرنا چاہئیے - گاؤں کے آرو بازو کے مواضعات کے لوگوں کو پنج کمیٹی میں شریک کرنا چاہئیے - اور جنگل کی نگرانی کیلئے جو فضول خرچہ ہورہا ہے اسمیں کمی کرنی چاہئیے - جو بھی خرچہ ہوتا ہے اسکا فائدہ حاصل ہونا چاہئیے - ہمیں سوچنا چاہئیے کہ ہم اپنے دیش کی کسطرح سیوا کرسکتے ہیں - کسطرح حیدرآباد کو آگے بڑھاسکتے ہیں - مجھے بھارت کی ایک کہانی یاد آتی ہے - اگر اسپیکر صاحب کی اجازت ہو تو میں سناؤنگا - آپ کو معلوم ہے کہ بھارت کے اندر کورو (कौरव) اور پانڈو (पाडव) تھے - پانڈو صحیح راستے پر تھے - کوروؤں نے پانڈوؤں کو دھوکے میں رکھا - آج بھی ہمارے بھائی ایسا ہی کر رہے ہیں - میں کہتا ہوں کہ ہمکو دیش کی بھلائی کیلئے ایسا کام کرنا چاہئیے کہ غریبوں کا بھلا ہو - ایسا کہکر میں اپنی تقریر ختم کرتا ہوں -

شری کے - وی - نارائن ریڈی - تقریباً ۸۰ سال ہوئے کہ حیدرآباد میں محکمہ جنگلات قائم کیا گیا تھا جسکے تحت ہماری ریاست کے کل رقبہ کا ۱۱ پرسنٹ علاقہ ہے - دوسرے ممالک کو دیکھیں تو معلوم ہوگا کہ بڑھتی ہوئی ضروریات کیلئے یہ پرسنٹیج بہت کم ہے - اگر ہم جنگلات میں اضافہ کرنا چاہتے ہیں اور اسکی بہبودی چاہتے ہیں

تو ہم کو سائنٹیفک طریقہ پر کام کرنا ہوگا تاکہ جنگلات کا ناسب ۲۰-۳۰ فی صد ہوجائے۔ یہاں میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ ہمارا جنگلات کا ڈپارٹمنٹ بہت فرسودہ قسم کا ہے۔ اسلئے میں کہونگا کہ ہاؤس میں جو کنسٹرکٹو کرٹیسیزم (Constructive Criticism) ہوتا ہے اس پر عمل کرنے کی کوشش ہو کیونکہ ہاؤس میں جو ڈسکشنس ہوتے ہیں وہ ڈبیٹنگ سوسائٹی (Debating Society) کی طرح کے نہیں ہوتے ۔ افوریسٹیشن (Afforestation) یا ڈی فوریسٹیشن (Deforestation) ایک سائنٹفک سبجکٹ (Scientific subject) ہے اسلئے اسکے متعلق بہت زیادہ معلومات کی ضرورت ہے ۔ لیکن ہمیں کم ازکم اسکے نقائص معلوم کرنا چاہئے ۔ میں سمجھتا ہوں کہ آبادی بڑھ رہی ہے اور ہر ہر منٹ میں ایک بچہ یا بچی وارد ہوجاتی ہے ۔ اسلئے ہمیں جنگلات کے متعلق توجہ کرنی چاہئے ۔ مالتھس کے نظریہ کے مطابق ہماری خوشحالی اور زرعی ضروریات کو پورا کرنے کیلئے بارش کی ضرورت ہے۔ اور بارش زیادہ ہونے کے لئے و نیز ہماری آمدنی میں اضافہ ہونیکے لئے جنگلات کا ہونا ضروری ہے ۔ اسلئے جنگلات ہمارے لئے کافی اہمیت رکھتے ہیں ۔ اسکے علاوہ ہمارے قبائلی عوام جنگلات ہی سے اپنی غذا اور دوسری اشیاء حاصل کرتے ہیں کیونکہ وہاں راشنگ کا انتظام نہیں ہے ۔ لیکن قبائلی عوام پر جنگلات کے چوکیدار اور دوسرے ملازمین ظلم و زیادتی کرتے ہیں اسکو ختم کرنا چاہئے ۔ اور اسطرح جنگلات میں جو کرپشن (Corruption) ہے اسکو بھی دور کرنا چاہئے کیونکہ یہ جمہوریت کا دور دورہ ہے ۔

اسکے علاوہ لکڑی کے استعمال کیلئے گورنمنٹ کے پاس کوئی اسکیم نہیں ہے ۔ اور نہ جنگلات کی بہترین لکڑی کے استعمال کیلئے ہمارے پاس کوئی منسٹری وغیرہ ہے اسلئے گورنمنٹ کو چاہئے کہ اسبارے میں توجہ کرے ۔

اسکے بعد میں جنگلی درندوں کا بھی تذکرہ کرونگا جن سے کہ ہمیں بہت نقصان پہنچ رہا ہے ۔ اسلئے انکو تباہ کرنا چاہئے ۔ ظہیر آباد کے قریب ایسے جنگلی درندے موجود ہیں جو وہاں کے آدمیوں کو نقصان پہنچاتے ہیں ۔ اسکا فوری تدارک کرنا چاہئے ۔

ڈی فارسٹیشن کے متعلق میں کہنا چاہتا تھا لیکن اب وقت نہیں ہے ۔ میں صرف اتنا کہونگا کہ یورپین ممالک کے لوگ جو جنگلات کے ماہر ہیں انکی سرویسس سے استفادہ کیا جائے تاکہ اس سے ہمارے ملک کو فائدہ پہنچے ۔

శ్రీ కె ఎల్ నరసింహారావు

అధ్యక్ష మహాశయా,

ఇప్పుడు అటవీశాఖ విషయంలోనూ అబ్కారీశాఖ విషయంలోనూ ప్రజలకు ఎంతవరకు ఉపయోగ పడుతున్నాయని చర్చ జరుగుతోంది. ఒకటేమంటే అటవీశాఖ అబ్కారీ శాఖల విషయంలో స్టేటు కాంగ్రెసు అనగా ఇవ్వాళ్ళ ప్రభుత్వంలో వున్న అధికార వర్గంవారి అభిప్రాయాలు ఏవైతే యుండెనో, వాటిని ఎంతవరకు అమలు జరుపుతున్నారనునది చూడవలసి వుంది. నైజాం నిరంకుశత్వానికి ఆజాదు హైదరాబాదుకు వ్యతిరేకంగా పోరు జరుగుచున్న కాలమందు ప్రజలకు

అనేక రీతుల వాగ్దానాలు చేశారు నేడు మరచారు ఆంధ్రరాష్ట్ర కాంగ్రెసుచే ప్రకటింపబడిన ౧౭–౭–౪౭ తేదీ కరపత్రంలో ఈ విధంగా స్పష్టం చేసియున్నారు

“(౧) తన పొలంలో ఉన్న తాటిచెట్లు, ఈత చెట్లు తన అవసరాలకు తాను కొట్టుకొనడానికి వీలు లేదు. ఎవరి తాతగారి సొమ్ము? వద్దనడానికి తమ సేద్య భూములలో ఈతబొత్తలు మొలచి తన రమణ బీటిచేలలో, చెలకల్లో ఈతబొత్తలు వ్యాపించి వ్యవసాయాన్ని పశువుల మేతను నాశనం చేస్తూంటే వీటిని తీసివేయడానికి కొట్టివేయడానికి అధికారం లేదట, అబ్కారీ శాఖవారి అవ్వల్ తాలూకాదారు అనుజ్ఞ కావాలట శాస్త్రోక్తంగా సంచరిస్తే ౧౫ సంవత్సరములైనా వీరి ఆజ్ఞ దొరకదు ప్రజలకు నష్టం కలిగించే ఈ పిచ్చి పిచ్చి ఖానూన్లు ఎగిరిపోవాలె

(౨) జంగ్లాత్ ఖానూన్లు అంతకన్నా అధ్వాన్నం అమలు ఇంకా ఘోరం చుట్టుప్రక్కల జనులకు, తమ పశువులను అడవులలో స్వేచ్ఛగా మేపడానికి తమ స్వంత అవసరాల కొరకు కావలసినంత వంటచెరకు, తమ వ్యవసాయపు పనిముట్లకు కావలసినంత కర్రను తెచ్చుకొనడానికి, తమ ఇండ్లను కట్టుకొనడానికి కావలసిన కలపను రైతులు స్వేచ్ఛగా అడవులలోనుంచి తెచ్చుకొనుటకు జన్మహక్కు ఉంది ఏ ప్రభుత్వం, ఏ సర్కారువారు దీనిని కాదంటారో వారికి నిలిచియుండే అధికారమే లేదు ఇది ప్రజా ప్రభుత్వ యుగం

ఐతే మనకు కూడా స్పష్టంగా తెలుసు జనరలుగా ఆ రెండు శాఖలను గురించి ప్రకటించి నటువంటి ౨౨–౯–౪౭ కరపత్రంలో ఇలావుంది— “(౧) పట్టా భూముల్లో ఉన్న తాటి, ఈత, విప్పచెట్లు కొట్టుకొని స్వంతంకోసం ఉపయోగించండి (౨) బంచరాయి, మొదలైన సమిష్టి గ్రామ ఖండాలలో ఉన్న తాటి, ఈత, విప్పచెట్లను సమిష్టిగా కలసి కొట్టాలి (3) చెట్ల ఆకులను కలపను మీరే మీ ఇండ్లు కట్టుకోడానికి ఉపయోగించండి.” ఆ రోజుల్లో స్టేటు కాంగ్రెసు ప్రజానీకానికి పై విధంగా ప్రబోధించింది నా తాలూకాలలో పరిస్థితినిగురించి ముందు చెబుతాను అక్కడంతా కోయజాతివారు జీవిస్తున్నారు అడవులలో పండేవాటితో పొట్టపోసుకునే అలవాటు వారికున్నది ఈత, తాడి, విప్పచెట్లు కొట్టుకోమని, తమపట్టా భూములలో ఉన్న విప్పపువ్వు తీసుకొన వచ్చునని కాంగ్రెసువారు పోరాటకాలంలో చెప్పారు. కాని నేడు తిండికి లేక బాధ పడుతున్నవారు తమ స్వంత భూములలోని విప్పపువ్వు తెచ్చుకుంటే శిక్షిస్తున్నారు

శ్రీ గోపాల రెడ్డి:

దాని ఉపయోగం చెప్పబోతారా ? దాంతో సారా చేస్తున్నారా ?

శ్రీ కె ఎల్ నరసింహారావు

లేదు తిండికి ఉపయోగిస్తున్నారని చెబుతున్నాను వారు ఆహారంగా తింటూంటే వారి మీద జుర్మానాలు విధించటం, అనేక విధాల బాధలు పెట్టడం జరుగుతోంది. ఈ అటవీశాఖ దేశాభివృద్ధికి ఎంతో అవసరం. మేసన్ అనే ఆయన అనేక సంవత్సరాల క్రితం గవర్నమెంటుకు ఒక రిపోర్టు దాఖలు చేశాడు. అటవీ ప్రాంతంలో ఉన్నవారిమీద కేసులుతెచ్చి జుర్మానాలు విధించడం బాగుండలేదు. ఆ ప్రాంతీయ గ్రామాల్లో ప్రజానీకానికి సరియైన రీతిగా వ్యవసాయ

అవసరాల కొరకు వంట చెరకు, తదితర రోజు వారి అవసరాలకు గాను ప్లాట్సు నిర్మించి, వాటినుండి తెచ్చుకొని ఉచితంగా వినియోగించు కొనుటకు ఏర్పాట్లు చేయాలని సలహా ఇచ్చారు

౧౯౪౩ లో ఒక కరపత్రం నైజాంకు వ్యతిరేకంగా మీరు అడవిమీద ఉన్న హక్కు [illegible] యిచ్చారు అడవులలో కట్టెలు కొట్టి తెచ్చుకొని ఏ పావలాకో, రెండణాలకో [illegible] తద్వారా అనాదిగా తమ పొట్ట నింపుకొంటున్న పేదలను అదే, నేరానికి ఈరోజు కాంగ్రెసు [illegible] వారిని కోర్టుల కెక్కించడం, జుర్మానాలు వేయించడం, లంచాలు కాజేసి చౌకిదార్లు, [illegible] బాగుపడడం జరుగుతోంది మొదట వీరికి అడవిమీద సర్వహక్కు ఉందని కాంగ్రెసు ప్రబోధం చేసింది కావున వాళ్ళ అవసరాలకు కలప సప్లయి చేయవలసి వుంది నిరంకుశంగా [illegible] టేషన్ స్కీము అమలు జరుప బడినందున ఇండ్లు తగుల బెట్టినందున వాళ్ళు నివసించుటకు గృహాలు లేక సర్వనాశనం అయిపోయారు పై స్కీమువల్ల వ్యవసాయం చేసుకొను అవకాశం లేక వదిలి నందున వేల ఎకరాలు పట్టాభూములు నాలుగు సంవత్సరములనుంచి పడావా పడిన భూములలో ఈ నాలుగు సంవత్సరాల కాలంలో పెరిగిన కొద్ది లావుపాటి బడితెలు, వరక వగైరా తెచ్చుకొని, పందిగుడిసెలుమాదిరి చిన్న చిన్న గుడిసెలు కట్టుకుంటూ పడివుంటే వాళ్ళమీద చౌకిదారులు కేసులుపెట్టి బాధిస్తున్నారు లంచండబ్బు చెల్లించలేని వారిని నానాబాధలు పెడు టున్నారు

శ్రీ ఎస్ ఎల్ శాస్త్రి

వాళ్ళు పట్టాభూములలోవుండే విప్పచెట్లును కొట్టుకొంటున్నారు ఇది మీకుతెలుసా ?

శ్రీ కె ఎల్ నరసింహారావు

అదికాదని ఋజువుచేయడానికి నేను సిద్ధంగా యున్నాను మేము ఏదైతే చెబుతామో దానికి "మీకు తిట్టడమే పని" అని మీరంటారు. గాని అలాంటివాటిని గురించి విచారించ వలసిన బాధ్యత ప్రభుత్వంమీద ఉన్నది మీకు ఇంకొక నిదర్శనం చూపిస్తాను మంచిర్యాలలో అమీను మరియు స్థానిక ముస్తాజరు కలిసి అక్కడ రిజర్వు ఫారెస్టును కొట్టుకొని లక్షోపలక్షలు సంపాయించడం జరిగింది దాన్ని గురించి దరఖాస్తు మినిస్టరుగారికి పంపించారు వారు నాయబ్ నాజింగారిని ఎంక్వయిరీకి పంపించారు గాని ఆయన వెళ్ళి ఎవరిమీదైతే దరఖాస్తు పెట్టారో ఆ ముస్తాజరుగారింట్లో నే మకాం పెట్టారు. ఆ దరఖాస్తును విచారించనే లేదు [illegible] స్ట్రగ్గల్ (Struggle) లో ముస్తాజరులను కంట్రాక్టులు వదలుకొమ్మని కాంగ్రెసు కోరింది రైతులను అడవి కొట్టుకొమ్మని కోరింది దానిప్రకారం కర్ర కొట్టుకొనుట, కంట్రాక్టులు వదలుకొనుట జరిగింది అయితే మనకు చేతుల్లోకి ప్రభుత్వము వచ్చిన తరువాత అధికారులు చేస్తున్నదేమిటి ? హైద్రాబాదులలో పాల్గొని స్టేటు కాంగ్రెసు ఆదేశానుసారం సంచరించిన వారికి వారు దాఖలుచేసిన డబ్బు తిరిగి యివ్వలేదు కాని అమల్ దాఖలు తీసుకొని కలప అమ్ముకొని లాభపడిన వారికి పూర్తిడబ్బు తిరిగియిచ్చారు అమల్ దఖల్ కూడా తీసుకొనకుండా తాను పాట పాడిన కోపును వదలుకొన్నవారికిమాత్రం తిరిగి యివ్వబడుటలేదు అమల్ దఖల్ తీసుకొన లేదంటే అడవిని ముట్టుకోలేదన్న మాట ఖానూన్ ప్రకారం కూడా అట్టివారికి డబ్బు తిరిగి పొందుటకు పూర్తి హక్కు వుంది కాని కంట్రాక్టు బాపతు నగదు డబ్బు అట్లా తిరిగి యివ్వడం లేదు. స్టేటు కాంగ్రెసు ఆదేశంప్రకారం జంగ్లాత్ సత్యాగ్రహం చేసినవారికే తతిమ్మాడబ్బు

చెల్లించమని పట్టిడి చేశారు గాని అమలుదఖలు చేసుకొని లాభపడినవారికే డబ్బు తిరిగి ఇవ్వడం జరిగింది వట్టిపల్లి అనంతసత్యనారాయణ కారేపల్లిగారిది ఇటువంటిదే కేసు ఉంది వారు అన్నిచోట్ల మొత్తుకొని తుదకు ఒక సంవత్సరం క్రితం మురాఫా చేసుకోవడం జరిగింది నాయబ్ నాజింగారు, మంత్రిగారు అతని డబ్బు అతనికి తిరిగి యివ్వడం మంచిదేనని ఒప్పుకొంటారు రికమెండు చేస్తారుగాని నాజరుగారికి అది అయిష్టమయినందున పేషీలు తబ్దీలుచేయడం, ఆఫీసు చుట్టూ త్రిప్పుకోవడం తప్పదు దీని విషయంలో కనీసం విచారణకైనా శ్రద్ధ తీసికోరు దీనికి కారణం నేను వేరుగా చెప్పనవసరంలేదు ఇలాంటి రహస్యాలు తెలుసుకొనుటకు బాధపడి బుర్ర పాడు చేసుకోవలసిన అవసరం ఏమీ ఉండదు ఇది అందరికీ తెలిసిన బహిరంగ రహస్యమే. అన్నిచోట్ల జరుగుచున్న పనేకదా? పోరాటకాలంలో ఏవైతే వాగ్దానం చేశారో వాటిని నెరవేర్చవలసిన బాధ్యత ఉన్నది దాన్ని కరపత్రాలలో ఏవైతే వ్రాసుకొన్నామో, పాటించక పోతే ఎంతోకాలం నిలువబోరు కావున వాటిని గమనించి ఆ విషయాలను మనం ఆలోచిస్తే బాగుంటుందని నేను చెబుతున్నాను నా కోతతీర్మానం అంగీకరించవలసినదిగా కోరు చున్నాను

شری گروا ریڈی - مسٹر اسپیکر سر - میں ہماری حکومت سے یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ ہمارے جنگلات خاص توجہ کے محتاج ہیں - اور نہ صرف موجودہ جنگلات کی حفاظت ضروری ہے بلکہ مزید جنگلات لگانے کی بھی ضرورت ہے - لیکن مسٹی حی کے اصول کے لحاظ سے یہاں ایک درخت وہاں ایک درخت لگا دیا جائے تو اس سے کوئی فائدہ نہیں ہوسکتا - جنگلات کا جو مقصد ہے وہ اس طرح پورا نہیں ہوسکتا - جنگلات کی وجہ سے بارش ہوتی ہے - اور زمین کی فرٹیلٹی (Fertility) باقی رہتی ہے - اس مقصد کے لئے مسٹی حی کا طریقہ کامیاب نہیں ہوسکتا -

محکمہ جنگلات میں جو رشوت کا دور دورہ ہے اسکی جانب میں آنریبل منسٹر کو توجہ دلانا چاہتا ہوں - وہاں کے چوکیدار کی تنخواہ ایک چپراسی کے برابر ہوتی ہے - لیکن وہ اچھے اچھے مکان بنا سکتا ہے - زمین خرید سکتا ہے اور کئی جائدادیں پیدا کر سکتا ہے - یہ سب کچھ سوائے رشوت کے ممکن نہیں - چونکہ چوکیدار رشوت لیتے ہیں اسلئے انکے اوپر کے ملازمین صحرا دار اور امین بھی انکے پاس دعوتیں اڑانا اپنا حق سمجھتے ہیں - چوکیدار انہیں کھلا تا پلاتا ہے - اگر ان لوگوں کی جائدادیں دیکھی جائیں تو پتہ چلتا ہے کہ وہ کتنی رشوت لیتے ہیں - مگر یہ رشوت لینے کا رواج کیوں ہے ؟ میں سمجھتا ہوں کہ محکمہ جنگلات کی بنیاد ہی کچھ ایسی ہے کہ اس میں رشوت کا بیج بویا گیا ہے - وہاں کی کارروائیاں اس قسم کی ہوتی ہیں کہ رشوت کے بغیر کام نہیں ہوتا - مثال کے طور پر میں یہ کہونگا کہ پٹہ دار کو اپنی اراضی میں سے لکڑی کاٹنے کا حق دیا گیا ہے - لیکن صحرا دار جا کر کارروائی کرنے کے بعد وہ لکڑی بیچ سکتا ہے - اس طرح کافی رشوت کی گنجائش پیدا ہو جاتی ہے - محکمہ کی حالت یہ ہے کہ اگر کوئی شخص درخواست دے تو چھ چھ مہینے تک کوئی کارروائی نہیں ہوتی اور جب تک رشوت نہ دی جائے کام نہیں نکلتا - اسی طرح بن چرائی کے سلسلے میں بھی

رشوت کی کافی گنجائش ہے۔ گاؤں کے گائے بیل بکریوں کے چرنے کے لئے ایریا (Area) مقرر کر دیا جاتا ہے اور جب اس ایریا کے باہر جانور چرتے ہیں تو چوکیدار اس کے لئے ان جانوروں کے مالکوں سے رشوت لئے بغیر اجازت نہیں دیتا ۔ اور حالت یہ ہے کہ ایسی رشوتوں کے معمول مقرر ہوگئے ہیں ۔ اگر نہ دی جائے تو ڈرایا دھمکایا جاتا ہے ۔ اسکے علاوہ ناگر ٹی بھی وصول کرکے جو کیدار کہا جاتا ہے ۔ ظاہر ہے قریب کی رعایا اپنی ضروریوں کو پورا کرنے کے لئے لکڑی استعمال کرنا چاہتی ہے ۔ ایک زمانہ میں کانگریس بھی یہ چاہتی تھی کہ اسکا حق دیا جائے ۔ لیکن اب تک اسکی اجازت نہیں دی گئی ۔ اور اس طرح بھی جو کیدار اور امین کے لئے رشوت لینے کا موقعہ رکھا گیا ہے ۔

جنگل کی پیدا وار گوند ، شہد ، چرونجی ، موہے کا پھول وغیرہ سے جنگل کے ٹرائیبس (Tribes) ہی استفادہ کرتے ہیں اسلئے کہ ان کے لئے کوئی دوسرا ذریعہ نہیں ہوتا ۔ انکے پاس کاشت کے لئے زمین نہیں ہوتی ۔ لیکن گورنمنٹ انہیں بھی اسکی اجازت نہیں دیتی ۔ اسکی کیا وجہ ہے ؟ شہد ہراج کیا جاتا ہے ۔ ٹھیکہ دار شہد حاصل کرکے بیچتا نہیں بلکہ ٹرائبس ہی کو دیکر ان سے ٹیکس وصول کرلیتا ہے ۔ ہر گھر پر یا گھرسی پر مرغی یا پیسے وصول کرلیتا ہے ۔ اس عمل میں بھی رشوت کی گنجائش رکھی گئی ہے ۔

بہر حال ان تمام خرابیوں کو دور کرنے کے لئے منسٹر صاحب کی توجہ کی ضرورت ہے ۔

شری د ا جی شنکر راؤ ۔ اسپیکرسر ۔ میں نے یہ کٹ موشن اسلئے پیش کیا ہے کہ سات آٹھ سال پہلے کچھ کاشتکار اپنے مواضعات چھوڑ کر چلے گئے ہیں ۔ آج یہ مواضعات بے چراغ ہوگئے ہیں ۔ وہاں ارسالی جوبینہ نہیں ہے ۔ اس کے باوجود بھی وہاں کی اراضیات کو محکمہ جنگلات نے محصور کرلیا ہے اور جو کاشتکار یہاں کاشت کرنا چاہتے ہیں انہیں اجازت نہیں دیجاتی ۔

اس میں شک نہیں کہ جنگلات کی ہمیں سخت ضرورت ہے لیکن جن مقامات پر جوبینہ ہو انہیں محصور کر کے کاشت نہ کرنے دینا قابل توجہ ہے ۔ کئی درخواستیں پیش کی گئیں مگر ابھی تک اس پر کوئی زیادہ توجہ نہیں دی گئی اور نہ ان کا کوئی جواب دیا گیا ۔ اس سلسلہ میں میں عادل آباد کی ایک مثال دونگا ۔ ایک موضع میں جو عادل آباد سے ۳ یا ۴ میل کے فاصلہ پر ہے دو ڈھائی سو ایکر زمین کا اخراج عمل میں آیا اسکی کارروائی لائق علی منسٹری کے زمانہ سے چل رہی ہے ۔ ایک دوسرے موضع میں تقریباً ۹ سو یا ہزار ایکر زمین کا اخراج عمل میں آیا ۔ وہاں کاشتکار جا کر کاشت کرنے کے لئے تیار ہیں ۔ اسی طرح بوتھ نرمل اور کموٹ میں بھی ایسے بے چراغ اراضیات موجود ہیں جہاں کاشتکار اب بھی جانے کے لئے تیار ہیں اور وہاں کاشت کرنا چاہتے ہیں ۔ لیکن محکمہ جنگلات اس سلسلہ میں کوئی موثر کارروائی نہیں کر رہا ہے ۔ ہم نے اس سلسلہ میں کلکٹر ضلع عادل آباد کے پاس اپروچ (Approach) کیا ۔ انہوں نے ہم سے اسارے میں ضروری کارروائی کرنے کا وعدہ فرمایا اور کاشتکاروں کو یقین

دلایا کہ محکمہ جنگلات کے مشورہ سے ایسی زمین دلانے کی کوشش کرینگے ۔ لیکن ۳ - ۴
ماہ کا عرصہ ہوا کہ اس بارے میں کیا کارروائی ہوئی ہے اس کا پتہ نہیں چلا ۔ ہمارے معزز
اراکین نے جنگلات بڑھانے کی ضرورت پر زور دیا ہے ۔ جنگلات کا بڑھایا جانا میں
بھی ضروری سمجھتا ہوں ۔ مگر ایسی زمینات جو قابل کاشت ہیں اور جن میں ارسالی
چونکہ نہیں ہے ان کو کاشتکاروں کو دینے سے میں نہیں سمجھتا کہ جنگلات کا کوئی
نقصان ہوگا ۔ ضلع عادل آباد میں ۳ - ۴ تعلقہ جات سے ایسی کارروائیاں نہیں ہوچکی
ہیں ۔ اور دوسرے تعلقہ جات میں بھی اسی قسم کی کارروائیاں چل رہی ہیں ۔ میں امید
کرتا ہوں کہ آنریبل منسٹر اس طرف ضرور دھیان دیکر ایسی اراضیات کاشتکاروں کو دینے
کے انتظامات کرینگے ۔

Shri Rajmallu I moved a cut motion, which as a matter of fact should not have been moved because Government have already taken steps towards the abolition of Customs on import. They have already stated that in the future they are going to abolish customs on exports also In view of the fact that for the sake of a few persons, big amounts are spent for their salaries, I wanted to move the cut motion Anyhow, Government has made known its intention to abolish it and I have nothing to say further

Mr Ankush Rao Venkat Rao Mr Speaker, Sir, I have moved a cut motion about the laxity of superintendence in the Excise Department We all know that the P.W D and the Excise are the two Departments in which great supervision is needed, because P.W.D spends money and the Excise is a great source of income to the State. But exactly these are the two Departments, in which supervision is absent

In the Excise Department, in all there are 84 Inspectors to check up the country liquor shops in our State. There are 155 depots, and there are almost 8079 shops in the State. The shops are given to the distributors by auction But the trick that is played by the distributors is that one and the same person continues to get the shop for years to come. When a person who wants to buy the shop goes to the auction, there is some mysterious arrangement between the Inspector and the man who is already owning the shop One man appointed by the shopkeeper will say that he will pay one-thousand and another will say two thousand and so on, until they increase the amount to an extent when the new man will be driven away. But what reaches the exchequer of the Excise Department is the amount stipulated between the shopkeeper and the Inspector Thus the new man is driven away automatically and the old order continues.

There is a great lag in the superintendence and detection of illicit distillation in the countryside The amount that we collect for the Excise Department is 11 crores 8 thousand and odd But if the Moha flowers and the Sendhi trees are also taken into account, then I am sure, the amount may be something like 15 crores There is no account in the Excise Department about the Sendhi trees that have been cut I can say that a number of Sendhi trees have been cut down without the knowledge of the Department, and whatever that we now have, there is no proper system of numbering I am sure reports are being received by the Excise Department now and then, but the officials do not go into the villages and see what exactly is the position. This is a very important Department, and the tricks played by the industry owners should be looked into

I would suggest another thing We get something like 51 lakhs from the Government controlled Distilleries at Narayanguda and Kamareddy What we spend on them is 41 lakhs and some thousands This is an item which is very doubtful in its results and we can do away with it

I woud therefore plead that the number of Inspectors and the staff for superintendence should be increased and the amount of 17 thousand rupees now allotted for marking Sendhi trees is very less The amount given as D A and T A. may be reduced, and more amounts may be spent on the numbering of trees We now sell by contract the Moha flowers I should point out that this is a very defective system A certain amount should be fixed by the Government and if anyone wants to take it, he may do so on our terms. The contracts that are now given are not very successful.

Another point, which I wish to point out is that while alloting the shops, the Government must fix a certain amount, beyond which limit there should be no reduction in the auctions. If these suggestions are accepted, I am sure the revenue from the Excise Department will be much more and our treasuries will be full

مسٹر اسپیکر - جتنے معزز ارکان نے کٹ موشنس پیش کئے تھے ان کی تقریریں ختم ہو گئی ہیں - اگر کسی اور صاحب کو کچھ کہنا ہو تو کہہ سکتے ہیں -

شری وینکٹیشور راؤ (یاکٹ) - سررشتہ جنگلات میں آئے دن جو رشوت چل رہی ہے وہ بیان سے باہر ہے - سررشتہ جنگلات کے عہدہ دار جن پر جنگلات کی نگرانی کی ذمہ داری ہے وہ خود جنگلات کاٹ کر اپنی ناجائز آمدنی کا ذریعہ بنا رہے ہیں - ان باتوں کے سلسلہ میں مسلسل اطلاعات عہدہ داران کو دی گئی ہیں - لیکن انکے انسداد کی طرف کوئی خیال

نہیں کرتا بلکہ اندرونی طور پر خاطیوں کو اطلاع دیدیتے ہیں تاکہ جو کچھ ثبوت فراہم ہونے والا ہو اوسکو ختم کردیا جاسکے - مجھے ڈر ہے کہ اگر سررشتہ جنگلات کا حال اسی طرح رہیگا تو ۱ سال کے اندر ایک بھی جنگل ہمارے ملک میں باقی نہیں رہیگا - میدک ضلع کی حالت میں بیان کرتا ہوں - چند ایسے جنگلات تھے جہاں سے تعمیر مکانات کی لکڑی وغیرہ درآمد ہوسکتی تھی مگر آج ناگر کا دستہ بھی نہیں مل رہا ہے - سررشتہ آبکاری کے متعلق اور خاص کر سیندھی کے دوکانات کے متعلق مجھے یہ عرض کرنا ہے کہ سرکاری دوکانات کے علاوہ ہر موضع میں بلکہ شہروں میں اور سڑکوں پر جگہ جگہ دوکانات قائم کئے جاتے ہیں بلااجازت عہدہ داران مقتدر وہ لوگ ایسے دوکانات قائم کرتے ہیں اور عہدہ داران مقتدر اس سے چشم پوشی کرتے ہیں - موضع اوسل پلی میں بھی ایسے واقعات ہوئے تو اسکی اطلاع کلکٹر صاحب کو دیگئی جنہوں نے فوری محکمہ کے نام حکم جاری کیا - لیکن افسوس کے ساتھ عرض کرنا پڑتا ہے کہ ۶ ماہ کا عرصہ گزر گیا لیکن کیا کارروائی ہوئی اوسکا پتہ نہیں چل رہا ہے - عہدہ داران کا ایسا طرز عمل ہے کہ خلاف ورزی ہوتی ہوئی دیکھکر بھی چشم پوشی کرتے ہیں - ان کی ایسی پالیسی اسلئے ہے کہ یہ اون کی ناجائز منفعت کا ذریعہ ہے - اسلئے میں حکومت سے عرض کرونگا کہ ان عہدہ داروں کو جو خلاف ورزیاں دیکھکر بھی چشم پوشی کرتے ہیں سزا دیجائے اور اسکا انسداد فرمایا جائے -

شری عبدالرحمن - محکمہ جنگلات اور محکمہ آبکاری کے تعلق سے دو باتیں مختصراً عرض کرنا چاہتا ہوں - محکمہ جنگلات اور محکمہ آبکاری نہایت ہی غیر ذمہ دارانہ طریقہ سے اپنے فرائض انجام دیتے ہیں - ان محکموں کے تعلق سے اگر میں یہ کہوں تو بیجا ہوگا کہ یہ بجائے حکومت کے احکام کی پابندی کرنے کے ہمارے ملک کے عوام کے ساتھ غداری کر رہے ہیں - میں ایک مثال بتاتا ہوں - ہمارے ایک آنریبل ممبر نے ضلع میدک کے محکمہ جنگلات کی بدانتظامی کے متعلق جو کہا ہے وہ صحیح ہے - تعلقہ نرساپور ضلع میدک کے ہمارے دیں محترم دوست گازول ویریا - ٹیکرمایا - وڈلا ویریا نے ایک سو ایکڑ سے زیادہ محصورہ سرکاری جنگل کو بلا اجازت قطع و برید کیا - کہا جاتا ہے کہ ۵۰ ہزار سے زیادہ کا سرکاری نقصان ہوا - وہاں کے مقامی لوگوں نے محکمہ متعلقہ میں اسکی اطلاع کردی اور درخواستیں دیں - ٹیلیگرام بھی کئے - لیکن صرف اتنا ہی ہوا کہ ناظم صاحب جنگلات نے کسی صاحب کو وہاں بھیجا - موصوف پنچنامہ اور معائنہ کر کے واپس آگئے لیکن اسکے بعد ان خاطیوں کے خلاف کوئی کارروائی میرے علم کے مطابق نہیں کیگئی - اور یہ سلسلہ اب تک جاری ہے - اسی طرح کے اور دیگر واقعات ہیں - یہاں حیدرآباد سے صرف ۸ میل کے فاصلہ پر کورے پلی کے پاس سے ایک شخص لنگال سویا مستاجر آبکاری روزانہ سیندھی بلدہ کو لاکر مختلف جگہ فروخت کرتا ہے - جس کے متعلق کہا جاتا ہے کہ اس نے ۱۰ یا ۱۲ ہزار درخت بلا ادخال محصول تراش لئے ہیں - اسکی اطلاع آبکاری کے محکمہ کو کیگئی لیکن متعلقہ عہدہ دار بجائے اسکے کہ تحقیقات کرتے رپورٹ دینے والے ہی کے ساتھ بداخلاقی سے پیش آئے - یقیناً ایسے عہدہ دار اس قابل ہیں کہ ان کو علحدہ کردیا جائے - اور خاطی مستاجر کی ساری جائداد ضبط کرلی جائے - مہتمم اور مددگار مہتمم آبکاری تو کام قطعاً نہیں کرتے - میں متعلقہ منسٹر صاحب

سے یہ عرض کرونگا کہ اس جانب توجہ کریں - محکمہ آبکاری میں سب سے زیادہ اہم اور ذمہ دارانہ کام ہمر امداری کا ہے - اہمیت کے باوجود اس کام کی نگرانی مہتمم یا انسپکٹر کرتے ہیں اور نہ سب انسپکٹر - انکا کام تو صرف بیٹھک وصول کرنا حکم دینا ، تنخواہ حاصل کرنا ، معمول اور رسوم لیکر عیش کرنا ہے - ایک غریب جسکو (۳۰ تا ۳۲ ۱/۲) کا گریڈ ملتا ہے ہمر امداری کے اس اہم کام کو انجام دیتا ہے اور بھی وہ ملازم ہے جو اس ڈپارٹمنٹ کے اہم فرائض انجام دیتا ہے - میری رائے میں ان ہمر امداروں کی حوصلہ افزائی کی ضرورت ہے - ہونا تو یہ چاہئیے کہ سینیر ہمر امداروں کو جنمیں اہلیت ہو سب انسپکٹری کی جائداد پر ترقی دیجائے - جو یقیناً سب انسپکٹری کے لئے موزوں ثابت ہوسکیں گے - ہمر امداروں کی تنخواہوں میں بھی کافی اضافہ ہونا چاہئیے -

اب میں چاہتا ہوں کہ پولیس ایکشن کے عین قبل اور بعد کے زمانے میں مستاجرین کے جو نقصانات ہوئے ہیں ان کی طرف توجہ دلاؤں - مہتمان آبکاری کی فرضی اور غیر صحیح رپورٹوں کی بناء پر مستاجرین کو نقصانات اٹھانے پڑے ہیں - میں یہ نہیں کہتا کہ سب کے سب مستاجر نقصان برداشت کئے ہیں - ایسا نہیں ہے بلکہ بعض مستاجرین کو فی الواقعی نقصان ہوا ہے اور ان کی حالت قابل رحم ہے - انکے اسوقت کے مطالبات معاف کئے جا سکتے ہیں - متعلقہ مہتمان آبکاری نے ان کے خلاف اس لئے غلط رپورٹ کی کہ انہوں نے حسب الطلب ان کو رشوت نہیں دی تھی - آج ہی کا واقعہ ہے کہ ابراہیم پٹن میں رام کشٹا ریڈی نامی ایک صاحب سے بقایا وصول کرنے کا حکم دیا گیا حالانکہ وہ پولیس ایکشن کے بعد تباہ ہوگئے تھے - انکے پاس صرف مویشی باقی رہ گئے تھے اور وہ بھی ہراج ہورہے تھے - مجھے وقت نہیں تھا اور وہاں کے تحصیلدار صاحب بھی موجود نہ تھے - ورنہ اگر وہ ہوتے یا مجھے انکے آنے تک ٹھیرنے کا وقت ہوتا تو میں ان سے اس بارے میں کہتا کہ یہ بقایا قابل معافی ہے ملتوی کردو - ٥ - ٧ مستاجروں کے حالات سے سررشتہ بخوبی واقف ہے کہ انکے پاس کافی دولت ہے اور وہ ادا کرسکتے ہیں لیکن ان کو معاف دیگئی ہے - اور ایسے مستاجرین سے جو تباہ حال ہیں بے دردی کے ساتھ بقایا وصول کیا جارہا ہے - مجھے امید ہے کہ موجودہ منسٹر صاحب وکیل ہونے کے ناتے پچھلی کارروائیوں کو دیکھیں گے اور ان کا منصفانہ تصفیہ کرنے کی کوشش کرینگے تاکہ یہ خرابیاں دور ہوں -

*** شری ورکانتم گوپال ریڈی** - آج بحث کا موضوع سرکاری آمدنی کے محکمہ سے تعلق رکھتا ہے - جس طرح شہد کے لئے مکھیاں جمع ہوتی ہیں اسی طرح جو آمدنی کا محکمہ ہوتا ہے اس میں بھی برائیاں جمع ہوجاتی ہیں - سررشتہ آبکاری - کروڑ گیری اور جنگلات یہ آمدنی کے محکمے ہیں - ان محکموں میں ناجائز حرکات بھی بہت ہوتے ہیں - لیکن دور اندیشی سے غور کریں تو معلوم ہوگا کہ غیر سماجی عناصر کی جدوجہد کی وجہ سے یہ چیزیں پیدا ہورہی ہیں - جہانتک مجھے علم ہے جب یہ جدو جہد شروع ہوئی اوس زمانے میں آبکاری کی جو آمدنی وصول طلب تھی وہ کمیونسٹوں کے تشددانہ عمل کی وجہ سے جو سرمایہ دار تھے انہوں نے بھی نہیں دی -

* Confirmation not received.

ایک آنریبل ممبر - یہ بالکل جھوٹ ہے - ....

شری ورکانتم گوپال ریڈی - وہاں ابھی کے معاملات چلتے ہیں - دوسروں کے معاملات نہیں چلتے - میں نلگنڈے کا ہوں اسلئے مجھے وہاں کے حالات معلوم ہیں - ہم جب کبھی ان باتوں کو روکنے کی کوشش کرتے ہیں تو چوکیداروں کو ختم کردیا جاتا ہے - چوکیدار - صحرا دار جنگل میں جانے کےلئے تیار نہیں ہوتے - سرکاری عہدہ‌دار بھی بغیر پولیس کے جانے کےلئے تیار نہیں ہوتے - جو کچھ ہو رہا ہے اسکا میں ہماری نظروں کے سامنے ہے- پیدا وار پیدا کرنے کی بجائے فصلوں کو جلا دیا گیا ہے -

رشوت کے متعلق کہا جاتا ہے کہ اس محکمہ میں رشوت لی جاتی ہے - میں اسکو ماننے کےلئے تیار ہوں مگر یہ تو غیر سماجی عناصر کی وجہ سے زیادہ ہوگئی ہے - دولاکھ سے زیادہ بغیر لائسنس کے دوکانات قائم کئے گئے - پولیس ایکشن کے پہلے کی گورنمنٹ یہ چاہتی تھی کہ کم سے کم دوکانات رکھنا چاہئیے اور جتنا جلد ہوسکے آبکاری کے سررشتہ کو ختم کرنا چاہئیے - اسوقت سے غیر سماجی عناصر کی جدوجہد شروع ہوئی اور دوکانات کی تعداد بڑھنے لگی - ہر محلہ میں دوکان ہر گلی میں دوکان چنانچہ ہر جگہ‌اور ہر مقام پر دوکان کھلنے لگے -

شری وینکٹ رام راؤ - کیا پولس ایکشن سے پہلے اس محکمہ میں رشوت نہیں لی جاتی تھی ؟

شری ورکانتم گوپال ریڈی - میں نے یہ تو نہیں کہا -

***شری جے - رام ریڈی** - اسپیکرسر - جنگلات کے تعلق سے بہت کچھ کہا گیا ہے - میں ان لوگوں میں سے نہیں ہوں جو یہ کہتے ہوں کہ جنگلات کے محکمہ میں خرابیاں نہیں ہیں - میں کہونگا کہ خاصکر پولیس ایکشن کے بعد سے جنگلات کا محکمہ مائل بہ ترقی ضرور ہے - نرسا پور تعلقہ کی حدتک جہاں سے میں منتخب ہوکر آیا ہوں میں کہہ‌سکتا ہوں کہ غیر سماجی عناصر نے بعض لوگوں کی ہمت افزائی کی ہے اور انکی ہمت افزائی کی وجہ سے ۳۰ ہزار درخت تباہ ہوئے ہیں - اسبارے میں تحقیقات کی جائے تو حقیقی تعداد معلوم ہوگی کہ کسقدر درخت تباہ ہوئے ہیں - یہ نہیں کہا جاسکتا کہ رشوت کا انسداد نہیں ہوا ہے - لیکن میں یہ کہونگا کہ یکدم رشوت ستانی کا انسداد ہو جائے یہ ممکن نہیں ہے - اسقدر تھوڑے عرصہ میں اسکی توقع کرنا صحیح ہوگا ایک قابل آنریبل ممبر نے فرمایا کہ نرسا پور میں ایک سو ایکر کے رقبہ میں جنگلات تباہ ہوئے ہیں - شائد معزز رکن کو غلط فہمی ہوئی ہے - جس جنگل کا ذکر کیا گیا ہے وہ جنگل کا علاقہ نہیں ہے - وہاں صحرا بندی نہیں ہوئی بلکہ محکمہ مال نے لکھا تھا کہ یہ زمینات پٹے پر دئے جائیں - چیدہ چیدہ چوبینہ کاٹا گیا ہے - وہاں جو چوبینہ کاٹا گیا اس کا پنچنامہ کیا گیا ہے - اسلئے یہ کہنا کسی طرح صحیح نہیں ہے -

دوسری بات یہ ہے کہ جنگلات کی جانب سے ۲۹ مواضعات میں جو صحرا بندی ہوئی ہے وہ مواضعات سے ایک فرلانگ کے فاصلہ سے کی جا رہی ہے جسکی وجہ سے

* Confirmation not received.

مواصعات کے باسدوں کو تکلیف ہو رہی ہے ۔ میں مسٹر صاحب متعلقہ سے درحواست کرونگا کہ جنگلات کی صحرا بندی ایک یا دو میل کے فاصلہ سے کی جائے تاکہ وہاں کے باشندوں کو تکلیف نہ ہو ۔ مواصعات قریب ہونے کی وجہ سے عملی طور پر یہ ہوتا ہے کہ مواصعات کی بکریاں جو جنگل میں آجاتی ہیں تو چوکیدار ان کے لئے جرمانہ لیکر بکریوں کو چھوڑ دیتے ہیں ۔ اسکا انسداد اس طرح کیا جاسکتا ہے کہ تین چار سال کے جنگل میں چرنے کی اجازت دیہاتی چاہئے ۔ میں سمجھتا ہوں کہ اس سے موجودہ رشوت ستانی کا انسداد ہو جائیگا ۔ اور یہ بھی معلوم ہوسکے گا کہ ہم قانون کو کس حدتک مانتے ہیں ۔ اگر ان احکام سے فائدہ ہو تو اس حکم کو بل کی سکل میں لا کر سطوری لے سکتے ہیں ۔

آبکاری کے تعلق سے جیسا کہ میرے دوست نے فرمایا کہ دوکانات بہت کم ہیں زیادہ سے زیادہ دوکانات ہوں تو زیادہ سے زیادہ رقم آئیگی لیکن کچھ مدت کے بعد یہ دوکانات بھی ختم ہو جائینگے ۔ میرا خیال یہ ہے کہ جتنے بھی چوری کے دوکانات پر سیندھی بیچی جا رہی ہے بیچنے کے عملے کی غفلت کی وجہ سے ایسا ہورہا ہے ۔ میرے کہنے کا مطلب یہ ہے کہ حالات کے لحاظ سے نیچے کے عہدہ داروں کو بدلنا چاہئے ۔ کتنے بھی احکام نکالے جائیں اس پر عمل نہ ہو تو اصلاح نا ممکن ہے ۔ میں مسٹر صاحب سے متوقع ہوں کہ وہ اس کا انتظام کرینگے کہ عملے کے خیالات کی اصلاح ہو ۔ . . . .

مسٹر اسپیکر ۔ اب آٹھ بج چکے ہیں ۔ چونکہ میں پہلے ہی اعلان کرچکا ہوں کہ ۸ بجے اجلاس کی کارروائی ختم ہوگی اسلئے اب هاؤس برخاست ہوگا ۔

ایک چیز اور میں هاؤس کے علم میں لانا چاہتا ہوں وہ یہ کہ پہلے سے جو نوٹس بھیجی گئی ہے اسکے لحاظ سے کل ۲ بجے سے ٹائم رکھا گیا ہے ۔ لیکن وہ نوٹس کیسلڈ (Cancelled) سمجھی جائے ۔ کہیں غلط فہمی نہ رہے اسلئے میں دوبارہ کہہ رہا ہوں کہ کل ہم نو بجے یہاں جمع ہونگے ۔ اس بارے میں غلط فہمی نہ ہونی چاہئے ۔

ڈاکٹر چنا ریڈی ۔ کوئسچن آور کب سے رکھا جائیگا ؟

مسٹر اسپیکر ۔ کوئسچن آور تو دو بجے ہی سے رکھا جائیگا ۔ کل شروع ہی میں مسٹر متعلقہ آج کی تقریروں کا جواب دینگے ۔

The House then adjourned till Nine of Clock on Saturday, the 28th June, 1952